قسمتوں کی لکیروں میں

فلزہ ارشد

وہ اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھنے میں مگن تھی۔یوں شاید کچھ تلاش کرنا چاہ رہی ہو۔ پچھلے دو گھنٹوں سے وہ ایک ہی حالت میں کھڑکی سے ٹیک لگا کر کھڑی تھی۔یہ کیسے ہو گیا تھا۔اس نے جو چاہا وہ کیسے مل گیا۔وہ بے یقین تھی۔اس کی خواہش پوری ہو گئی تھی مگر کن حالات میں ہوئی وہ تقدیر کے اس کھیل کو دیکھ کر حیران تھ کیا قسمت ایسے بھی بدلتی ہے۔تو عارش حسان تم میری زندگی میں شامل بھی ہو گئے۔کسی بن مانگے دعا کی طرح۔ابھی تو تم آنکھوں میں خواب کی طرح اترے تھے۔وہ خود سے ہی ہم کلام تھی۔

عارش حسان سب سے مقبول چینل کا مشہور و معروف اینکر تھا۔جس کا آج کل ہر جگہ چرچا تھا۔اتنا حسین وجاہت سے بھرپور جس کی ذہانت پورے ملک میں مشہور تھی۔ آج وہ اس کا ہو گیا تھا۔کیا وہ دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی تھی۔اللہ نے اس کی

All Rights Reserved by Novels lounge

ساری دعائیں سن لی تھی۔یا پھر ایک نئی آزمائش اس کی زندگی میں باقی تھی۔یہ تو وقت ہی بتائے گا۔رات آہستہ آہستہ تاریکی میں ڈوب رہی تھی۔اور اس کی سوچیں ماضی میں سفر کر رہی تھی۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

حسان صاحب جب آفس سے آئے تو ساتھ میں عاصمہ اور زرناش کو دیکھ کر ناعمہ حیران ہوئیں۔

"ناعمہ جاؤ پانی لے کر آؤ۔کھانا بھی لگواؤ اور ہاں انیکسی صاف کروادو۔آج سے یہ لوگ وہیں رہینگی۔" ناعمہ فوراً اٹھیں۔

"بیٹا تم پریشان مت ہو۔میں ہوں تمھارے ساتھ۔" حسان صاحب نے پریشان سی زرناش کو اپنے ساتھ لگا لیا۔

عاصمہ حسان کی اکلوتی بہن تھی۔جو ان سے حیثیت میں تو کم تھیں مگر اپنے گھر میں خوش تھیں لیکن دو ماہ پہلے ان کے شوہر کا انتقال ہو گیا۔تو لوگوں نے ان پر زندگی

All Rights Reserved by Novels lounge

تنگ کر دی اور حسان صاحب بے خبر تھے۔ وہ تو آج عاصمہ نے کال کی تو وہ اپنے گھر لے آئے۔ انہیں افسوس بھی تھا کہ بہن کو اس حالت میں اکیلا چھوڑا ہوا تھا۔ وہ تو خبر رکھتے مگر اچانک ایک میٹینگ کی وجہ سے ملک سے باہر تھے۔ کل ہی واپس آئے تھے۔

ناعمہ بیگم نے کھانا لگوا دیا تھا۔ حسان صاحب نے انہیں حقیقت سے آگاہ کر دیا تھا۔ وہ بھی عاصمہ اور زرناش کی دل جوئی کر رہی تھیں۔ وہ لوگ کھانا کھانے بیٹھے ہی تھے کہ ڈائینگ ہال میں کوئی داخل ہوا۔ حسان صاحب فورن اٹھے

"اوہ مائی جینٹل مین! کیسا رہا انٹرویو؟" آنے والا عارش حسان تھا۔

حسان صاحب کا اکلوتا بیٹا۔ نیلی جینز پر بلیک شرٹ پہنے جس کی آستین کہنی تک مڑی ہوئی تھی۔ چوڑی پیشانی جس پر کچھ بال بکھرے ہوئے تھے اور مغرور کھڑی ناک چہرے پر سج رہی تھی۔ ہلکی ہلکی داڑھی اور ڈارک براؤن ذہین آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی۔ وہ واقعی کسی ریاست کا شہزادہ ہی لگ رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بلکل شاندار آپ کے بیٹے کی طرح۔" وہ اب مسکراتے ہوئے کرسی پر بیٹھ رہا تھا اور حیران نظروں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔ اپنی خوشی میں اس نے اس طرف دیکھا ہی نہیں تھا۔ حسان صاحب کو بھی ابھی خیال آیا۔

"بیٹا پھپھو سے ملو۔ "

"اَلسَلامُ عَلَیکُم " گھمبیر لہجے میں سلام کیا۔

"وَعَلَیکُم السَّلَام۔ کیسے ہو بیٹا! کتنا بڑا اور کتنا خوب رو ہو گیا ہے بھائی صاحب۔" عاصمہ جو اتنی دیر سے خاموش تھیں۔ اب بھتیجے پر نہال ہوئی جا رہی تھیں اور زرناش غصّے سے پیچ و تاب کھا رہی تھی۔ دل چاہ رہا تھا امی کو چپ کروا دے۔ جن موصوف کی تعریف میں وہ رطب السان تھیں۔ اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا۔ وہ بڑے مزے سے فارک میں کباب کا ٹکرا پھنسا رہا تھا۔ حسان صاحب اور ناعمہ بیٹے کی تعریف میں مسکرا رہے تھے زرناش اس مغرور سے شخص کو دل میں ہی بہت کچھ بول چکی تھی۔ ٹام کروز

All Rights Reserved by Novels lounge

کا چھوٹا بھائی سمجھتا ہے خود کو اور وہ ٹام کروز کا چھوٹا بھائی نیپکن سے منہ صاف کر کہ اٹھ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے پھپھو! بعد میں ملاقات ہوتی ہے۔ مجھے کچھ کام ہے۔" اور پھپھو اتنی ہی سی بات پر نہال ہو گئیں۔

"ٹھیک ہے بیٹا جاؤ۔" نائمہ بھی اٹھنے لگیں۔

"میں ذرا کمرہ سیٹ کروا کہ آتی ہوں۔" اب حسان صاحب زرناش کی تعلیم کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

الارم کی آواز سے اس کی آنکھ کھلی تو ٹائم دیکھا دور سے اذانوں کی آواز آرہی تھی۔ جلدی سے بستر سے اٹھی وضو کیا اور جائے نماز بچھا کر کھڑی ہو گئی۔ نماز سے فارغ ہوئی تو کچن سی آتی آواز سے سمجھ گئی کہ امّی اٹھ چکی ہیں۔ اس کا روز کا معمول تھا نماز ادا کرنے کے بعد سورۃ یٰسین کی تلاوت کرتی اور صبح کی پہلی کرن کو دیکھتی شبنم کے

All Rights Reserved by Novels lounge

قطروں کی نمی کو محسوس کرتی۔ اپنے ہی گھر کے چھوٹے سے آنگن میں چہل قدمی کرتی اور اپنی آنکھوں میں بہت سے خواب بنتی۔ یہ جانے بغیر کے کچھ خوابوں کی تعبیر بہت بھیانک ہوتی ہے اور آج اس کے سارے خواب بکھرے پڑے تھے۔ آج اس نئی جگہ میں اس کی پہلی صبح تھی۔ وہ چہل قدمی کرنے کے غرض سے لان میں نکل آئی۔ اپنے چھوٹے سے آنگن کو دیکھ کر وہ اکثر سوچا کرتی کہ کاش وہ ہرے بھرے گھاس کی نمی کو محسوس کرے۔ کبھی کبھی یہ شکوہ زور سے کرتی تو ابو خفا ہوتے۔ زرناش بہت بری بات ہے بیٹا۔ اللہ کو بات بات پر شکوہ کرنے والے لوگ بلکل پسند نہیں ہیں۔ ابو کی یاد آتے ہی اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ اسے اپنا چھوٹا سا گھر یاد آیا۔ جہاں تھوڑی بہت پریشانی صحیح مگر خوشی اور سکون تھا۔ اپنا گھر اور باپ کا سایہ تھا۔ پل بھر میں سب ختم ہو گیا تھا۔ باپ کے انتقال کے بعد لوگوں کے اصل چہرے سامنے آگ ئے تھے کہ اپنے ہی گھر سے دربدر ہونا پڑا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"زرناش! کیا کررہی ہو؟ باہر آجاؤ۔" امّی کی آواز پر وہ خیالوں سے چونکی اور جلدی کچن سے ملحق لاؤنج میں آئی جہاں ملازمہ ناشتہ رکھ رہی تھی۔ دونوں خاموشی سے ناشتہ کررہی تھیں۔

"زرناش ناشتہ کرلو۔ پھر حسان بھائی سے تمھاری ایڈمیشن کی بات کرونگی۔" عاصمہ نے کہا۔

امی ان کے بیٹے کا بی ہیویئر کچھ عجیب نہیں تھا۔ آپ کی تعریف پر شکریہ بھی نہیں کیا۔"

"بیٹا! اس کی عادت ہے۔ خاموش طبع سا بچہ ہے اور پھر ہم لوگوں کا آنا جانا ہی کم تھا۔ اتنی ملاقات ہی نہیں ہوئی۔"

"امّی! ہم یہاں کب تک رہینگے۔ کاش میں آپ کا بیٹا ہوتی تو آپ کو پریشانی نہیں ہوتی۔ کیا باپ کے چلے جانے سے سارے لوگ بدل جاتے ہیں" آخری بات کرتے ہوئے اس کی آواز رندھ گئی۔ عاصمہ فوراً اٹھی اور گلے سے لگایا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بیٹا! ایسے نہیں کہتے۔ ہمیں لوگوں سے کرنا بھی کیا ہے۔ اللہ ہے نہ ہمارے ساتھ۔ پھر کسی کی کیوں فکر کریں ہاں۔ اللہ تو ہے۔ اسی نے تو اس کو غلط لوگوں سے محفوظ رکھا۔"

ورنہ گھر کے لالچ میں لالچی تایا اس کی اپنے آوارہ ۳۵ سالہ شادی شدہ بیٹے سے سے شادی کر رہے تھے۔ جس کی بیوی دو سال پہلے اسے چھوڑ کے جا چکی تھی۔ تب ہی اس نے حسان ماموں کو کال کر کے صورتحال بتائی اور آج وہ یہاں تھی۔ پتا نہیں اب یہاں کب تک رہنا ہے اور زندگی کس طرح گزرے گی۔ وہ ناشتے کے برتن دھوتے ہوئے مسلسل سوچ رہی تھی۔ عاصمہ اندر کمرے میں اپنا سامان سیٹ کر رہی تھیں کہ اچانک بیل ہوئی تو حسان صاحب اور ناعمہ اندر آئے۔ وہ اس کا ایڈمیشن فارم لائے تھے۔ ناعمہ بھی دونوں سے مختلف سوال کر رہی تھیں۔ پھر وہ دونوں تھوڑی دیر بیٹھے اور چلے گئے۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

All Rights Reserved by Novels lounge

زرناش کا ایڈمیشن ہو گیا تھا۔ وہ بی اے کر رہی تھی۔ روز کالج اس کو حسان صاحب خود چھوڑتے کیونکہ ان کا دفتر راستے میں پڑتا تھا اور واپسی ڈرائیور لے آتا۔

زندگی ایک نئے طریقے سے شروع ہو چکی تھی۔ اس دوران حسان صاحب سے بہت اچھی دوستی ہو گئی تھی۔ اس کی پڑھائی کا پوچھنا۔ روزمرہ کی باتیں کرنا۔ ور ٹام کروز کے چھوٹے بھائی سے اس کی پھر ملاقات نہیں ہوئی۔ ہاں کبھی کبھی بالکونی سے اسے نظر آجاتا۔ اس نے امی سے سنا تھا کہ وہ کسی چینل میں ٹاک شو کرتا ہے مگر اس نے اب تک نہیں دیکھا تھا۔ ابھی بھی وہ اپنے کمرے کی بالکونی کے پاس اپنی کتاب لے کر کھڑی تھی کہ نیچے نظر پڑی تو وہی ٹام کروز کا بھائی مطلب عارش حسان گاڑی سے اترا۔ اس کے ساتھ کوئی لڑکی بھی تھی۔ شاید اس کی کزن تھی خالہ کی بیٹی۔ اب وہ کسی بات پر مسکرا رہا تھا تو اس کے بائیں گال پر پڑنے والا ڈمپل اسے اور حسین بنا رہا تھا۔ کیا کوئی اتنا مکمل ہو سکتا ہے؟ زرناش کی نظر وہی ٹکی تھی۔ اب وہ وہاں سے جا چکا تھا مگر زرناش کے دل میں رہ گیا تھا۔ یہ کیا ہو رہا تھا؟ اسے جو بھی ہو رہا ہے بلکل ٹھیک نہیں ہو رہا ہے۔ عانیہ کچن میں تھی مگر سوچ انیکسی کے برابر دوسرے پورشن میں

All Rights Reserved by Novels lounge

گھوم رہی تھی۔اس کو شروع سے ماموں کی فیملی پسند تھی۔ حسان صاحب نے اپنا لیڈر کا کاروبار شروع کیا تھا۔جو ترقی کر کے پھیلتا چلا گیا اور وہ ایک کامیاب بزنس مین بن گئے۔اسی دوران انہوں نے اپنی بہن کی شادی حیدر آباد میں کر دی جو مالی اعتبار سے کمزور تھے مگر اچھے انسان تھے۔حیدر آباد سے کراچی کے سفر کی وجہ سے ان کی ملاقات کم ہوتی تھی۔ پھر زرناش کی تعلیم کی وجہ سے جانا کم ہو گیا۔ کبھی حسان صاحب ہی آ کے مل لیتے پھر عارش ماس کمیونیکیشن کی ڈگری کے لیئے لندن چلا گیا۔اسی لیئے عارش کو وہ اب دیکھ رہی تھی اور جب سے وہ یہاں آئی تھی۔عارش حسان اسے بہت مغرور لگا تھا۔ایک تو اس سے سامنہ بہت کم ہوتا اور کبھی نظر آتا بھی تو مکمل لا تعلق رہتا۔یہ اپنے آپ میں رہنے والا لڑکا کب اس کے دل میں آبسا اسے خبر بھی نہیں ہوئی اچانک اس کو ہوش آیا تو بارہ بج چکے تھے۔کل اس کا ٹیسٹ تھا اور اب تک تیاری نہیں تھی اس کی۔ آج کل اس کے ساتھ یہی ہونے لگا تھا۔کب وہ عارش حسان کو سوچنے لگ جاتی۔اسے پتا بھی نہیں چلتا۔عارش حسان اس کی خواہش بننے لگا تھا۔ضروری نہیں ہر خواہش پوری ہو۔کچھ خواہش ہمارے دل میں حسرت بن کر رہ جاتی ہے لیکن انسان کے بس میں کب ہوتا ہے کہ کسی کو دل سے نکالا جائے یا بسایا

All Rights Reserved by Novels lounge

جائے وہ کچن میں ہی تھی کہ عاصمہ کی آواز آئی وہ جب کمرے میں گئی تو اس کی چیخ نکل گئی۔عاصمہ بے ہوش پڑی تھیں۔

"امی! کیا ہوا ہے؟امی آنکھیں کھولیں؟"اس کے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

وہ ہاسپیٹل کی راہداری میں بے آواز آنسو بہاری تھی۔یااللہ! میری امی کو بچالے۔یا اللہ! میری امّی کو کچھ نہ ہو۔اسے ایسالگ رہا تھا وہ اکیلی رہ گئی۔امی بھی نہیں رہیں تو میں کیا کرونگی رہ کر۔

"بس کردو بیٹا! تمھاری طبیعت خراب ہو جائے گی۔دعا کرو سب ٹھیک ہو گا۔"حسان صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"آپ کی مریض کو ہوش آگیا ہے۔ہلکا سا انجائنا اٹیک تھا۔اب وہ خطرے سے باہر ہیں۔آپ مل سکتے ہیں۔"ڈاکٹر نے یہ خبر سنائی تو زرناش کی جان میں جان آئی۔اس وقت وہ دونوں عاصمہ کے پاس تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بھائی صاحب! میری بیٹی کا خیال رکھیے گا۔ مجھے نہیں لگتا کہ اب میرے پاس اور مہلت ہے۔" عاصمہ بول رہی تھیں۔ ان کی بات پر زرناش تڑپ کر رہ گئی۔

"ایسا مت کہو عاصمہ! بچی کو تمھاری ضرورت ہے۔ تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔"

"نہیں بھائی! مجھے پتا ہے۔ میں نہیں رہ سکتی۔ آپ مجھ سے ایک وعدہ کریں بھائی۔ دو دن میں زرناش کی شادی کر دیں۔ میں اس کی خوشی دیکھ کر مرنا چاہتی ہوں تا کہ مجھے سکون ملے۔"

"عاصمہ! کیسی باتیں کر رہی ہو۔ تمھیں کچھ نہیں ہو گا۔"

"نہیں بھائی صاحب! آپ میری بات سمجھ کیوں نہیں رہے۔" عاصمہ خود بھی رو رہی تھیں اور ان دونوں کے آنسو بھی نہیں رک رہے تھے۔ "اچھا تم ٹھیک ہو جاؤ۔ میں زرناش کا نکاح عارش کے ساتھ کر کر دونگا۔ میں تم سے عارش کے لیئے زرناش کا رشتہ مانگتا ہوں۔" زرناش بے یقینی کے عالم میں حسان صاحب کی طرف دیکھ رہی ہوتی ہے جب کہ عاصمہ کی تو جیسے دلی مراد پوری ہو گئی تھی۔ ان کی خوشی کی انتہا نہیں رہی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"سچ کہہ رہے ہیں بھائی؟ مجھے بہت خوشی ہے۔"

"بس تم جیسے ہی گھر چلو گی۔ میں ان دونوں کا نکاح کروادونگا پھر زرناش کی تعلیم مکمل کے بعد دھوم دھام سے رخصتی ہو جائے گی۔"

"بھائی صاحب! میں آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولونگی۔ "

" کیسی باتیں کر رہی ہو عاصمہ! زرناش میری بھانجی ہے۔ بیٹی ہے۔ اور اس کے مستقبل کا سوچنا میرا فرض ہے۔ میں اپنی بیٹی لے رہا ہوں بس۔ اب کوئی بات نہیں۔ جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ۔"

"بھائی بھابھی سے پوچھا آپ نے اور عارش کیا وہ مان جائے گا؟" عاصمہ کے چہرے پر خوف تھا کہ اگر عارش نے منع کر دیا تو۔

"نہیں عاصمہ! تم ان کی فکر نہ کرو۔ وہ میرا مسئلہ ہے۔ تم نکاح کی تیاری کرو۔" زرناش ان کی باتوں کے درمیان خاموشی سے اٹھ کر باہر آگئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

عاصمہ ہاسپٹل سے گھر آگئی تھیں۔اور طبیعت بھی سنبھل گ ئی تھی۔وہ بالکونی سے کھڑی اپنی سوچوں میں الجھی ہوئی تھی۔عاصمہ دوائی لے کر سو رہی تھیں۔کتنی عجیب بات تھی۔جو اس کے نزدیک ناممکن تھا۔وہ ممکن ہو رہا تھا۔ابھی تو اس کے دل نے نئے انداز میں دھڑکنا شروع کیا تھا۔اسے بلکل سمجھ نہیں آرہا تھا اسے خوش ہونا چاہیے یا نہیں۔اور عارش۔کیا وہ یہ فیصلہ قبول کرلے گا۔اس نے تو اس سے کبھی بات بھی نہیں کی۔کبھی اس نے خود بھی کوشش نہیں کی۔ایک تو وہ اس کے وجاہت سے مرعوب بھی تھی اور اس کی فطرت میں بھی جھجک تھی۔اس کے اندر اعتماد کی بہت کمی تھی۔اور گرلز اسکول اور کالج لینے کی وجہ سے بھی مردوں سے بات کرنے کی عادت نہیں تھی اور عارش۔وہ اس سے بات کیوں کرتا۔وہ تو عانیہ جیسی لڑکیوں کے ساتھ ہی اچھا لگتا ہے۔عانیہ بھی شفاف رنگت کی حسین لڑکی تھی۔جب کہ وہ خود۔۔وہ یہ خیال آتے ہی وہ آئینے کے سامنے کھڑی ہوگئی۔گندمی رنگت پر سیاہ بڑی بڑی آنکھیں جس میں پلکوں کی جھالر گری ہوئی تھی۔کیا تھی وہ۔ایک عام سی لڑکی

All Rights Reserved by Novels lounge

اور عارش حسان جس کی خواہش نہ جانے کتنی لڑکیاں کرتی تھیں۔ ان ہی سوچوں میں غرق تھی کہ حسان کی آواز آئی۔ جلدی سے اپنا دوپٹہ درست کرتے ہوئے وہ کمرے سے نکل گئی۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

"جی پاپا! آپ نے بلایا۔" اسٹڈی روم میں وہ داخل ہوا جہاں حسان اور ناعمہ دونوں موجود تھے۔

"ہاں بیٹا! بیٹھو۔" اس وقت وہ ٹراؤزر اور وائٹ شرٹ میں ملبوس تھا۔ بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔ آنکھیں نیند اور تھکن کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں۔ ناعمہ اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھیں۔ کتنا مکمل تھا ان کا بیٹا۔ وجاہت سے بھرپور۔ کیا حسان صاحب جو فیصلہ کر رہے ہیں۔ وہ ٹھیک ہے۔ وہ یہی سوچ رہی تھیں کہ حسان بیٹے سے مخاطب ہوئے۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"عارش! یہ بتاؤ آج تک تم نے جو بھی فیصلہ لیا اپنے لیئے میں نے تمھیں منع کیا؟ تم جرنلزم لینا چاہتے تھے۔ میں نے کچھ نہیں کہا۔ جب کے میں چاہتا تھا۔ تم بزنس کی ڈگری لو۔ پھر تم نے میڈیا جوائن کر لیا میں نے کرنے دیا۔ جب کے مجھے اب بزنس سنمبھالنے کے لیئے بیٹے کی ضرورت تھی۔ لیکن میں چاہتا تھا میرا بیٹا اپنی مرضی سے زندگی گزارے۔ میں نے کوئی بھی فیصلہ تم پر زبردستی نہیں سونپا۔ لیکن میں اب تمھاری زندگی کا فیصلہ کرنا چاہتا ہوں۔ کیا تم میرا فیصلہ قبول کروگے؟" آخر میں وہ اپنے اکلوتے سپوت کو آس بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ جو خاموشی سے ان کی اس تمہید کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا اور دل ہی دل میں شرمندہ بھی تھا کہ واقعی اس نے ہمیشہ اپنے فیصلے خود لیئے ہیں اور باپ نے بھی کبھی مخالفت نہیں کی۔

"بابا! آپ جو بھی فیصلہ کرینگے مجھے منظور ہو گا میں آپ کی بات سے انحراف کیسے کر سکتا ہوں؟؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"بیٹا! پہلے پوری بات تو سن لو۔ جذبات میں فیصلہ نہ کرو۔" نائمہ جو اتنی دیر سے خاموش تھیں۔ بولیں۔ حسان صاحب ایک نظر ان کو دیکھ کر اپنی بات دوبارہ شروع کر چکے تھے۔ جبکہ نائمہ شوہر کی نظروں سے خائف ہو گئیں۔

"بیٹا! میں تمھاری شادی زرناش سے کروانا چاہتا ہوں۔" یہ ایک جملہ تھا لیکن اس جملے سے اس کے اندر دھماکے ہونے لگے۔ عجیب بے یقین نظروں سے باپ کو دیکھ رہا تھا۔

----☆------------------☆-------------------

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا جواب دے؟

والد صاحب نے اسے چاروں طرف سے ایسا گھیرا کہ اس کے پاس فرار کا کوئی راستہ نہیں بچا تھا۔ اور نافرمانی اس کی تربیت میں شامل نہیں تھی کہ باپ کے خلاف کھڑا ہو جاتا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سچ تھا کہ اس کے والدین نے کبھی اس سے کچھ نہیں مانگا اور آج پہلی بار وہ اس کی طرف آس سے دیکھ رہے تھے۔ وہ ان آنکھوں کو نا امید نہیں کر سکا۔ اس نے اپنی زندگی کا سب سے بڑا اور اہم فیصلہ باپ کی محبت میں کر دیا۔ اس کے پاس ہاں کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ اس کے اقرار کے بعد حسان صاحب نے خوشی سے بیٹے کو گلے سے لگا لیا۔

"یہ ہوئی نا بات۔ میرے بیٹے نے مجھے اپنا قرض دار کر دیا۔" وہ خاموشی سے لب بھینچے کھڑا تھا جبکہ ناعمہ حیران اور پریشان تھیں۔ انہوں نے شوہر سے احتجاج کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن ان کی شوہر کے آگے کبھی نہیں چلی۔ تو آج کیسے سن لیتے۔ حسان محبت کرنے والے شوہر ضرور تھے مگر اپنے فیصلوں میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرتے تھے۔

ناعمہ کو لگا شاید عارش نہ مانے مگر حسان صاحب نے بات اس انداز میں کی کہیں انکار کی گنجائش تھی ہی نہیں اس لیئے انہوں نے بھی چپ سادھ لی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وہ اپنی بہن کی بیٹی عانیہ سے عارش کی شادی کرنا چاہتی تھیں۔ کیونکہ عانیہ عارش کو پسند کرتی تھی۔ اور عارش کی بھی اچھی دوستی تھی مگر اس نے ایسی بات نہیں کی تھی کبھی۔ اب نائمہ اپنے شوہر کی مرضی میں راضی تھیں۔ انہیں زرناش سے کوئی ذاتی پرخاش نہیں تھا۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

زرناش اور عارش کا نکاح تھا۔ یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ زرناش کو سوچنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ گھر میں سادگی سے نکاح کا انتظام حسان صاحب کے لان میں کیا گیا تھا اور چھوٹا سا اسٹیج بھی بنایا تھا۔ جہاں زرناش اسٹائلش اور تھوڑے سے کام والے پنک کلر کی فراک میں بیٹھی تھی اور دل انجانی سی خوشی سے دھڑک رہا تھا۔

نکاح کے بعد تھوڑی دیر کے لیئے عارش کو بلوا گیا۔ ساتھ تصویریں لی گئیں پھر وہ اٹھ کر چلا گیا۔ اس کے شو کا ٹائم ہو رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

زرناش کی سماعتیں کسی سرگوشی کی منتظر رہیں مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔ساری خوشی پہ اوس پڑ گئی۔اس کو لگا تھا کہ عارش کی مرضی اور خوشی شامل ہے مگر عارش کا اجنبی روّیے نے خوش فہمی سے نکال دیا۔اچانک وہ اپنی سوچوں سے باہر آئی۔وقت دیکھا تو آدھے سے زیادہ رات بیت چکی تھی۔ابھی بھی وہ کھڑکی سے ٹیک لگائے کھڑی تھی۔ پھر وہ بستر میں آ تو گئی مگر بہت سی سوچوں نے اسے سونے نہیں دیا۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

رات جتنی رونق والی تھی۔ صبح اتنی بھیانک۔عاصمہ شاید اپنی بیٹی کی خوشی دیکھنے کے لیئے رُکی ہوئی تھیں۔اپنی بیٹی کے فرض سے سبکدوش ہوتے ہی انہوں نے ہمیشہ کے لیئے آنکھیں موند لیں۔

زرناش کی لیئے گہرا صدمہ تھا۔ابھی تو وہ عارش کی بے رخی کا غم نہیں منا پائی تھی کہ زندگی نے ایک اور اتنا پڑا غم دے دیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

آج عاصمہ کی موت کو ہوئے چوتھا دن تھا۔زرناش کی تین دن کی بے ہوشی کے بعد آج حالت بہتر تھی۔کمرے میں لیٹے ہوئے اپنے گزرے ہوئے ماہ وسال کو سوچ رہی تھی۔

کیا میری طرح کوئی بدقسمت ہو گا؟بچپن سے بھائی بہن جیسی نعمت سے محروم رہی۔پھر باپ بھی چلا گیا۔توماں نے بھی جلدی کی جانے میں اور اسے اس شخص کے ساتھ باندھا گیا۔جس نے اسے تسلّی کے دو لفظ بھی نہیں بولے تھے۔وہ اس سے اور کیا امید کر سکتی تھی۔دو آنسوں اس کی آنکھوں سے نکل کر دوپٹّے میں جزب ہو گئے۔اچانک اسے محسوس ہوا کوئی پاس کھڑا ہے تو دیکھا حسان صاحب تھے۔وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھی اور آنسو پونچھے۔

"بیٹا اپنا سامان رکھ لو۔اب ہمارے ساتھ تمہیں رہنا ہو گا۔یہاں اکیلی کیسے رہو گی۔" حسان صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور چلے گئے۔نیا ٹھکانا نئی۔آزمائش۔وہ گہری سانس لے کر انکے پیچھے چل دی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کہاں غائب ہو میرے یار؟ آج کل تو نظر ہی نہیں آ رہے"؟ عارش بہت دنوں بعد جم گیا تھا تو تینوں نے اسے گھیر لیا۔

عانیہ، عارش، زبیر اور بلال چاروں یونی فیلو تھے اچھے دوست بھی۔ جبکہ عانیہ سے کزن کا رشتہ بھی تھا۔ تبھی اس کی بنتی تھی اور اس میں عانیہ کا زیادہ ہاتھ تھا ہر جگہ اور ہر وقت عارش کے ساتھ رہتی۔ عارش کو شش کی بے پناہ وجاہت نے تھوڑا مغرور بھی بنا دیا تھا۔ اسی لیئے کسی کو کم ہی لفٹ کرواتا۔

عانیہ عارش کے نکاح سے بے خبر تھی۔ وہ اپنی بہن کے پاس دبئی گئی ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے اس کو نکاح کا علم نہ ہو سکا۔ عانیہ کی ماما نے بھی نہیں بتایا کیونکہ وہ جانتی تھیں بیٹی کو تکلیف ہو گی۔ بلکہ عارش کے کسی دوست کو معلوم نہ ہو سکا صرف زبیر کو پتا تھا کیونکہ وہ اس کے بچپن کا گہرا دوست تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"عارش!واقعی میں کل سے آئی ہوں اور تم نے مجھے ایک کال بھی نہیں کی۔" اپنے شولڈر کٹ بالوں کو ایک ہاتھ سے جھٹکتے ہوئے وہ ایک ادا سے بولی۔

"busy تو پہلے کون سا تمہارے ساتھ روز کال پر رہتا تھا"

زبیر نے بول کر بلال کے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔ جبکہ عارش وہی قاتلانہ بے نیاز مسکراہٹ چہرے پر سجائی ئے کھڑا تھا اور بائیں گال پر ڈمپل گہرا تھا۔ عانیہ کا چہرا غصّے اور خفت سے سرخ ہو گیا۔

"مجھے لگا شاید میں دور تھی تو تم نے مجھے مس کیا ہو"

ہاں وہ اب اپنا رخ دوسری طرف پھیر چکی تھی۔ جبکہ عارش کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ "یار سنا تھا۔ تمہاری پھپھو کی ڈیتھ ہو گئی ہے۔" بلال نے بات بدلی کہ ماحول نہ خراب ہو۔

"ہاں مجھے بھی مما نے بتایا تھا۔ افسوس ہوا بہت۔" عانیہ نے جیسے تعزیت کر کے جان چھڑائی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تمھیں اور کچھ نہیں بتایا تمہاری مما نے؟"زبیر نے طنزیہ لہجے میں عانیہ سے کہا۔وہ عانیہ کو کوئی خاص پسند نہیں کرتا تھا۔جو بلاوجہ عارش کے گلے کا ہار بننے کی کوشش کرتی تھی۔

"کیا کیا بتانا تھا ان کو؟"عانیہ نے چونک کر زبیر اور عارش کی طرف دیکھا۔جب کہ بلال بھی تجسس سے ان کی طرف متوجہ ہوا۔اور عارش بے نیازی سے ٹیبل پر پڑا گلاس گھما رہا تھا۔جیسے کسی اور کے بارے میں بات ہو رہی ہو۔

"یہی کہ عارش کا نکاح ہو گیا ہے۔اس کی کزن سے۔"زبیر نے جیسے دھماکہ ہی تو کیا تھا۔اور عانیہ بے یقین نظروں سے عارش کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"تم۔۔تم مزاق کر رہے ہو؟عارش یہ کیا کہ رہا ہے؟تم کیوں چپ ہو؟۔"عانیہ اپنے آنسو روکنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔

"سچ کہہ رہا ہے یہ۔پاپا نے مجھ سے پہلی دفعہ کچھ مانگا تھا اور میں انکار نہیں کر سکا۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

عانیہ سے اس کو محبت نہیں تھی لیکن وہ جانتا تھا عانیہ اس کے لیئے پاگل ہے۔کچھ بھی ہو۔اسے افسوس ہو رہا تھا۔عانیہ کی حالت پر مگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔اور اس نے عانیہ سے ایسی کوئی بات نہیں کی تھی۔جو وہ لڑکی اتنی امیدیں لگا بیٹھی تھی۔عانیہ فوراً وہاں سے اٹھ کر چلی گئ۔جبکہ زبیر کو خوشی ہوئی اس کے خیال میں عارش کے لیئے عانیہ جیسی لڑکی نامناسب تھی۔

وہ گئ تو بلال فوراً آگے آیا۔

"ارے واہ!کیا نیوز ہے چلو عارش!تم مجازی خدا کے عہدے پر فائز ہوئے ہو۔ٹریٹ تو بنتی ہے۔"بلال لاابالی سا لڑکا تھا وہ بس لائف کو انجائے کرنا جانتا تھا۔

"یہ تم کیا آج اردو دان بنے ہوئے ہو۔اتنی خالص اردو۔مجازی خدا،عہدہ،فائز۔ واہ،واہ"۔زبیر اپنا سر دھن رہا تھا۔اس کی اردو میں۔

بلال نے منہ کا زاویہ بگاڑ کے کہا۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کل داداجان کے پاس گیا تو ان کے پاس کوئی کتاب تھی۔ کہنے لگے پڑھ کر سناؤ۔ تو بس دو گھنٹے تک پڑھا۔ الفاظ ذہن میں رہ گئے"۔ بلال کے کہنے کا انداز اتنا معصومانہ تھا کہ زبیر اور عارش کا قہقہ بے ساختہ نکلا۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

زرناش کو یہاں آئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔ اس دوران عارش سے اس کی ملاقات نہیں ہوئی۔ وہ مصروف رہتا اور جب بھی گھر آتا تو زرناش خود کو مصروف کر لیتی۔

یہ ٹھیک ہے کہ پہلی بار عارش کے لیئے اس کا دل ضرور دھڑکا تھا۔

مگر یہ سوچ کہ عارش نے زبردستی نکاح کیا۔ وہ راضی نہیں تھا۔ زرناش کو ذلت میں دھکیل دیتیں۔ ٹھیک ہے وہ خوبصورت نہیں تھی۔ مگر اتنی بری نہیں تھی کہ کوئی زبردستی اس سے رشتے پر راضی ہو۔ اگر اسے مجھ سے کوئی فرق نہیں پڑتا تو میں بھی اتنی گری ہوئی نہیں ہوں کہ اس کے آگے پیچھے پھیروں۔ اس کی انا آگے آگ ئی اور محبت کہیں پیچھے رہ گ ئی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

آج ناشتے کی ٹیبل پر آئی تو وہ نظر آیا۔

"لگتا ہے ٹام کروز کے چھوٹے بھائی کو آج کوئی کام نہیں۔ جو گھر پر نظر آرہے ہیں۔"

"آؤ بیٹا! کھڑی کیوں ہو۔" حسان صاحب کی نظر پڑی تو فوراً اسے بلایا۔ وہ چونکی اور جلدی سے اندر آئی۔ کیونکہ فرار اب ناممکن تھا۔

سب ہی اس کی جانب متوجہ ہو گئے۔ عارش ایک نظر دیکھنے کے بعد دوبارہ ناشتے میں مصروف ہو گیا۔ جبکہ ناعمہ زرناش کو ناشتے کے لوازمات دینے لگیں۔ ناعمہ کا روّیہ اس کے ساتھ بہتر تھ۔ نہ زیادہ اچھا نہ برا۔ اس کی ضرورت کا خیال رکھتیں مگر کبھی بیٹھ کر بات نہیں کی۔ اور وہ خود بھی سوشل ورک میں مصروف رہتیں۔

"زرناش بیٹا! آج آپ کا یونی میں پہلا دن ہے۔ گھبرانا نہیں اور تمہیں عارش چھوڑ دے گا۔ عارش اس کو ڈیپارٹمینٹ تک چھوڑ کر آنا۔ اور صحیح سے گائیڈ کر دینا۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

عارش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔اس کا یونی میں ایڈمیشن ہو گیا تھا۔اب وہ اپنے موبائل میں مصروف ہو چکا تھا۔ مطلب کے اس کے اٹھنے کا انتظار کر رہا تھا۔

"او تو موصوف کو پہلے سے پتا تھا کہ میرے ساتھ جانا ہے۔ تبھی گھر پر نظر آ رہے تھے۔"یہی سوچتے ہوئے وہ بھی اٹھ گئی۔

"اچھا ماموں،مامی چلتی ہوں۔"۔زرناش خدا حافظ کہتی ہوئی آگے نکل گئی۔عارش جو موبائل پر مصروف تھا۔چونک کر کھڑا ہوا۔کیا لڑکی ہے۔اس کے ساتھ جانا ہے۔ اسے ہی بغیر اطلاع دیئے نکل گئی۔وہ کھڑا سوچ رہا تھا۔

"جاؤ بیٹا!باہر انتظار کر رہی ہے وہ۔"حسان صاحب اسے ہوش میں لے کر آئے۔ جب وہ پورچ میں پہنچا تو محترمہ وہیں کھڑی تھیں۔

لیمن کلر کی گھٹنوں تک آتی فراک اور سر پر لیمن کلر سے ہی سلیقے سے اسٹائلش طریقے سے اسکارف سجائے چہرے پر ہلکی سی نیچرل کلر کی لپ سٹک لگائے کھڑی تھی۔گندمی رنگت پر سادگی اور معصومیت اسے جاذب نظر بنا رہی تھی۔عارش حیران تھا۔وہ تو

All Rights Reserved by Novels lounge

سمجھتا تھا کہ زرناش مڈل کلاس کی ہر اسٹائل سے عاری۔ بے وقوف سی ڈری سہمی سی لڑکی ہوگی۔ مگر زرناش کا ہر انداز عارش کو غلط ثابت کر رہا تھا۔ اس کے اعتماد میں کمی تھی مگر حسان صاحب نے اس کا اعتماد بحال کرنے میں کافی مدد کی اور کچھ اس نئے رشتے کا اعزاز تھا کہ عارش سے اسے کوئی جھجک محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ وہ پر اعتماد سے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر بیٹھنے لگی۔۔

"میڈم! میں آپ کا ڈرائیور نہیں ہوں۔ آگے آ کے بیٹھیں۔" یہ کہتے ہی اس نے آگے کا دروازہ کھولا اور اپنی سیٹ پر بیٹھا۔ اس کا حکم سنتے ہی بغیر کچھ بولے وہ بھی آ کر بیٹھ گئی۔

گاڑی سٹارٹ ہو چکی تھی۔ دونوں نے ہی شاید نہ بولنے کی قسم کھائی تھی۔

" سمجھتا کیا ہے خود کو؟ اگر شکل اچھی دے دی اللہ نے تو اس کا کیا مطلب ہے کہ دوسروں پر رعب چلائے گا۔" زرناش غصّے میں دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میرا خیال ہے اگر آپ زور سے بولینگی تو میں بھی اپنی تعریف سے مستفید ہو جاؤ نگا۔" عارش کی آواز سے وہ چونک کر مڑی۔ بظاہر سامنے دیکھتے ہوئے اور اسٹرینگ میں ہاتھ جمائے اس سے مخاطب تھا۔ وہ گڑبڑا گئی۔

"ہائے اللہ! اسے کیسے پتا چلا کہ میں اس کی برائی کر رہی۔"

"آپ کے بڑبڑانے کے انداز سے۔" اب بھی وہ دل میں سوچ رہی تھی کہ عارش کا جواب موصول ہوا۔

وہ حقیقت میں ڈر گئی۔

"کیسے سن رہا ہے یہ؟" بے ساختہ اس نے اپنے ہاتھ منہ پر جمالیئے تا کہ اب وہ سمجھ نہ سکے۔ یہ دیکھتے ہی عارش کا قہقہ بے ساختہ تھا۔ اس کی ہنسی سے خفت زدہ ہو کر جلدی سے ہاتھ ہٹالیئے اور اپنی مسکراہٹ چھپانے کے لیئے شیشے کی طرف منہ کر لیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اس کے بعد دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی۔یونی پہنچ کر دونوں ہی ساتھ چلنے لگے۔بہت سی نظریں ان کی طرف گھمی۔کچھ کی رشک زدہ اور کچھ کی حیرت زدہ۔پھر کچھ لڑکیوں کے ٹولوں نے اسے گھیر لیا۔

"ارے یہ تو عارش حسان ہے۔مشہور نیوز اینکر جو ٹالک شو کرتا ہے "ٹائم ٹو اپ ڈیٹ"

"لڑکیاں سیلفی لینے کھڑی ہو گئیں۔وہ بمشکل جان چھڑا کر ان کے نرغے سے باہر آیا۔زرناش دور کھڑی دانت پیس رہی تھی۔

"لڑکیاں بھی پاگل ہیں۔پتا نہیں کیسے ٹی وی میں دیکھ کر فدا ہو جاتی ہیں "تب وہ آیا۔

"کون ساڈیپارٹمنٹ ہے تمھارا؟ "

"اسلامک"

"ٹھیک ہے۔چلو۔"وہ اس کے ساتھ ہی رہا۔تمام کام کر کے اسے کلاس کے پاس چھوڑا کیونکہ بابا کا حکم تھا اور بابا کا حکم وہ نہیں ٹال سکتا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

آج کا دن یونی میں بہت تھکا دینے والا تھا مگر دل بہت خوش تھا۔

صبح کے خوش گوار اثرات اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر رہے تھے۔پہلی ملاقات کافی خوش گوار رہی۔

جتنے مغرور لگتے ہیں اتنے ہیں نہیں موصوف۔چلو نئے رشتے سے نہ صحیح مگر بات تو ہوئی

وہ بالکونی میں کھڑی مسلسل عارش کو سوچ رہی تھی۔

مگر سچ تو یہی ہے کہ عارش حسان نے اس رشتے کو قبول نہیں کیا اور کر بھی کیسے سکتے ہیں۔وہ تو عانیہ جیسی لڑکی کو پسند کرتے ہونگے۔میں ان کے معیار پر اترتی نہیں۔یہ سوچ آتے ہی اداسی نے اسے گھیر لیا۔اب سونا مشکل تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

آج عارش گھر آیا۔ تو سیل آف تھا۔ جب چارج پر لگا کر آن کیا تو مسیجز کے نوٹیفیکیشن آنے لگے۔ چیک کیا تو عانیہ کا نام اسکرین پر چمک رہا تھا۔

"اوہ!! اس کو کیا ہوا۔ اچھا خاصا دو دن سکون سے گزرے تھے۔" عارش کو کوفت ہوئی۔ اس دن کے بعد سے عانیہ نے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔ آج اتنے میسج ریڈ کیئے بغیر ہی موبائل رکھ کر فریش ہونے چلا گیا۔

رات میں سونے کے لیئے بستر پر آیا تو اچانک سوچوں کا رخ زرناش کی جانب مڑ گیا اور آج کی یاد آتے ہی چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی مگر دوسرے پل اس سے جڑا رشتہ یاد آیا تو لب بھینچ لیئے اور چہرہ اچانک ہی سنجیدہ ہو گیا۔ عارش نے اپنی لائف پارٹنر کا ایک خاکہ بنایا ہوا تھا۔ اسے مڈل کلاس کی گھیر یلو لڑکیاں بلکل پسند نہیں تھیں۔ جن میں اعتماد کی کمی ہو۔ دس لوگوں کو دیکھ کر گھبرا جائے۔ اسے سخت کوفت ہوتی تھی۔ ایسی لڑکیوں کو دیکھ کر اور زرناش کو اس نے ایسا ہی دیکھا۔ آج یونی میں بھی کتنا گھبرا رہی تھی۔ لوگوں کو دیکھ کر۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"پتا نہیں پاپا نے کیا دیکھ کر اس کو میرے لیئے پسند کیا۔ مجھے ایسی لڑکی سے شادی کرنی تھی جو میرے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلے نہ کہ میں اسے سنبھالتا پھروں۔"

اچانک اس کے موبائل کی رنگ ٹون بجنے لگی اسکرین کو دیکھ کر اس کے منہ کا زاویہ بگڑ گیا۔

ابھی اس کا بلکل دل نہیں تھا عانیہ سے بات کرنے کا مگر کچھ سوچنے کے بعد کال ریسیو کرلی۔

"نہیں مصروف تھا۔۔۔ نہیں ایسی بات نہیں ہے۔" وہ اب اس کی بات کا جواب دے رہا تھا؟ دوسری طرف عانیہ کہہ رہی تھی۔

"مجھے ممانے بتایا ہے کہ یہ نکاح تمھاری مرضی کے بغیر ہوا ہے اور میں جانتی ہوں تم زرناش جیسی لڑکیوں کے لیئے مناسب نہیں ہو وہ کس طرح تمہارے ساتھ سوسائٹی میں موو کریگی۔" عانیہ اسکے دل کی بات کر رہی تھی۔ کچھ بھی تھا مگر وہ اس کو بہتر

All Rights Reserved by Novels lounge

جانتی تھی۔عارش کی مغروریت میں اضافہ ہوا۔اب اس کا موڈ بھی ٹھیک ہو چکا تھا۔وہ عانیہ کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گیا۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

عانیہ اور عارش کی دوستی دوبارہ سے ویسی جاری تھی۔دو دن کے سوگ کے بعد عانیہ دوبارہ عارش کے ساتھ نظر آنے لگی۔

آج بھی زرناش یونی سے واپس آکر شام میں ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی کہ عانیہ اندر آئی۔شولڈر کٹ بال بغیر آستین کی شارٹ شرٹ اور تنگ جینز کے ساتھ چہرے پر میک اپ کی تہ جمائے ادائے بے نیازی کے ساتھ صوفے پر بیٹھ چکی تھی۔زرناش کو مکمل نظر انداز کیئے وہ اپنے موبائل پر مصروف ہو چکی تھی۔

زرناش بھی ایک نظر دیکھ کر ریموٹ سے چینل بدلنے لگی۔

"ہنہ پلاسٹیک کی چھپکلی پتا نہیں خود کو صبا قمر سمجھ رہی ہے خیر مجھے کیا۔"زرناش دل ہی دل میں اس کی شان میں قصیدے پڑھ چکی تھی۔اسی وقت ناعمہ اندر آئیں۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ارے میری بیٹی آئی ہے۔ساڑی کا پلّو سنبھالے وہ اب عانیہ سے گلے مل رہی تھیں۔زرناش کا دل خراب ہوا تو وہ وہاں سے چلی گئی۔اب وہ لان میں چہل قدمی کر رہی تھی۔دل بہت برا ہو رہا تھا اسکا دل چاہا ڈھیر سارا روئے۔عارش سے بھی اس دن کے بعد دوبارہ بات نہیں ہوئی۔

ایک دو دفعہ ساتھ یونی گئی بھی تو دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی۔وہ دوبارہ اپنے خول میں بند ہو چکا تھا۔زرناش بھی مکمل نظر انداز کر رہی تھی۔آج عانیہ کو دیکھ کر برداشت نہیں ہوا۔وہ سوچوں میں غرق تھی کہ حسان صاحب کی آواز آئی۔۔

"کیا سوچ رہی ہے میری بیٹی؟"اب وہ بھی اس کے ساتھ چل رہے تھے۔پھر دونوں لان میں رکھی کرسی پر بیٹھ چکے تھے۔

"کچھ نہیں ماموں ایسے ہی۔"حسان سٹڈی روم میں تھے کھڑکی سے زرناش کو پریشان دیکھا تو چلے آئے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کچھ تو ہے بیٹا! اب اپنے ماموں سے بھی چھپاؤ گی؟" میں بتاؤں کہ تمہاری پریشانی کی وجہ عانیہ ہے"۔ حسان صاحب نے کہا۔

کیونکہ کچھ دیر پہلے عارش کے ساتھ باہر گئی تھی اور تب سے زرناش کی بے چینی حد سے زیادہ تھی۔

اتنے صحیح اندازے پر وہ شرمندہ ہوگئی اور کچھ بولے بغیر نظریں جھکالی۔

"بیٹا مجھے معاف کر دینا۔ شاید میں نے فیصلہ کرنے میں جلد بازی کی۔ عارش کا روّیہ میری نظروں کے سامنے ہے۔ میں بہت شرمندہ ہوں۔"

"نہیں ماموں آپ کیوں شرمندہ ہیں۔ میری قسمت میں عارش کا نام تھا۔ وہ تو ہونا ہی تھا۔ کسی طرح بھی۔ آپ کا کوئی بھی پچھتاوا اس کو بدل نہیں سکتا تھا۔" زرناش نے دھیمے سے لہجے میں کہا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بیٹا پھر بھی میں نے سوچا ہے تم لوگوں کی رخصتی کر دوں اور عارش کو سمجھاؤں رشتہ بنایا ہے تو اسے نبھائے بھی تاکہ عارش کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہو اور عانیہ اس کا پیچھا چھوڑ دے۔" حسان صاحب نے کہا تبھی زرناش جلدی سے بولی۔

"نہیں ماموں! آپ مجھ سے وعدہ کریں۔ آپ عارش سے کوئی بات نہیں کرینگے۔"

"لیکن بیٹا! اس طرح کب تک چلے گا۔ وہ اور تم سے دور ہو جائے گا "

"نہیں ماموں میں نہیں چاہتی عارش زبردستی مجھ سے رشتہ نبھائیں۔ اور مجھے اللہ پر یقین ہے۔ جس نے مجھے جس کا نام دیا ہے۔ ایک دن اسکا دل بھی ضرور بدلے گا۔ جس کا نام میرے ساتھ لکھا ہے۔ اس کا ساتھ بھی ضرور لکھا ہو گا۔ میں نے ہمیشہ اللہ سے اس چیز کا شکوہ کیا۔ جو میرے پاس تھا ہی نہیں۔ مجھے اللہ سے شکوہ رہتا ہے کہ اس نے مجھے اکلوتا کیوں پیدا کیا۔ بھائی بہن کیوں نہیں ہیں میرے۔ پھر ابو کے جانے کے بعد یہی شکوہ کرتی کہ میرے ابو کیوں چلے گئے؟ اللہ کو میرا شکوہ برا لگا ماموں۔ میرے پاس ماں بھی نہیں رہی اب میں کوئی ی رشتہ کھونا نہیں چاہتی ماموں۔ میرے

All Rights Reserved by Novels lounge

پاس آپ ہیں۔ میرے لیئے کافی ہے۔ میں نے کبھی اللہ کی نعمتوں کا شکر نہیں کیا۔ اب سوچتی ہوں تو بہت شرمندگی ہوتی ہے اللہ کے سامنے۔ سب کچھ تھا میرے پاس اور عارش کا نام میرے لیئے کافی ہے ماموں۔ ان کا نام میرے ساتھ ہے۔ یہ میرے لیئے بہت ہے۔ دیکھیئے گا میں اللہ سے مانگونگی تو وہ ضرور میرے پاس ہی آئینگے۔" بولتے ہوئے اس کی آواز میں نمی تھی۔ واقعی اس نے بہت کچھ کھو دیا تھا۔ اب کچھ بھی کھونے کی ہمت نہیں تھی اس میں۔

"ارے میری بیٹی کہتی ہے تو میں نہیں کرونگا ابھی رخصتی کی بات۔ ویسے خوشی ہوئی تمھاری آنکھوں میں اس کے لیئے محبت دیکھ کر اور میں جانتا ہوں میری بیٹی کی محبت ضرور جیتے گی۔ میری دعائیں تمھارے ساتھ ہے۔ وہ نالائق خود آئے گا تمہارے پاس۔" یہ کہتے ہی انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور چلے گئے۔ وہ جو شرمندہ تھے کہ شاید انہوں نے غلط فیصلہ کر لیا۔ اب زرناش کے دل میں عارش کے لیئے محبت دیکھ کر مطمئین تھے کہ ان کا فیصلہ درست تھا۔ زرناش کی محبت ایک دن ضرور عارش کو جیت لے گی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

----☆-------------------☆-------------------

ناعمہ کی ایک میٹینگ سے واپسی پر ان کی گاڑی ڈرائیور کی غفلت کی بنا پر سامنے آتی گاڑی سے ٹکرا گئی تھی۔ اس حادثے نے سب کو پریشان کر دیا تھا۔ اس دوران عارش اور حسان کے ہسپتال کے چکر لگ رہے تھے۔ جب کہ زرناش پر گھر کی ذمہ داری آگئی.. ہسپتال کھانا بھجوانا پھر حسان صاحب اور اور عارش کے کام اپنی نگرانی میں کروانا۔ سب اس کی ذمہ داری تھی۔ یہ تمام کام ناعمہ کرتی تھیں۔ ملازم کے ہونے کے باوجود وہ اپنے شوہر اور بیٹے کے کام خود بھی کرتیں۔ اور ملازمہ سے اپنی نگرانی میں کرواتیں تھیں۔ جو اب زرناش بخوبی تمام کام انجام دے رہی تھی۔ اس دوران ایک اچھی بات یہ بھی ہوئی کہ عارش سے بھی اس کو رسمی بات ہو جاتی۔ دونوں ضرورت کے وقت ایک دوسرے کو مخاطب کر لیتے۔

جیسے ابھی وہ آفس سے گھر آیا کیونکہ ناعمہ کے لیئے پرہیزی کھانا لے کر جانا تھا۔ فریش ہو کر کچن میں آیا۔ جہاں زرناش یخنی تیار کر رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"زرناش اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو ایک کپ چائے مل سکتی ہے؟" جانے کیا تھا اس کی آواز کا اثر یا پھر پہلی بار زرناش اپنا نام اس سنگ دل شخص سے سن کر گھبرا گئی تھی۔ اور یخنی پیالے میں ڈالتے ہوئے چھلک پڑی اور اس کے ہاتھ میں گر گئی۔

"سی۔۔" وہ تڑپ ہی تو گئی تھی۔ تکلیف سے اپنا ہاتھ دھونے کے لیئے واش بیسن کی جانب مڑی کہ عارش جو لاؤنج کی طرف مڑ رہا تھا۔ آواز سن کر فورن اس کی طرف آیا۔ جلدی سے اس کا ہاتھ پکڑا۔ "پاگل ہو گئی ہو لڑکی۔ کیا کر رہی ہو یہ۔ دماغ درست ہے تمھارا؟" اس کا ہاتھ پکڑے ہی وہ کیبنیٹ سے برنال نکالنے لگا۔ اب وہ نرمی سے مرہم لگا رہا تھا۔ وائٹ شرٹ کے ساتھ جینز پہنے براؤن آنکھیں میں غصّہ اور فکر مندی جھلک رہی تھی۔ مغرور چہرے پر سجی داڑھی اور بال اب تک نم تھے شاید نہا کر آیا تھا۔ پرفیوم کی خوشبو زرناش پر حاوی ہونے لگی۔ وہ اسکے بہت قریب تھا اتنا کہ وہ ہاتھ بڑھا کر اسے چھو سکتی تھی۔ اس کی تکلیف تو کب کی ختم ہو چکی تھی۔ اب وہ اپنا ہاتھ دھو رہا تھا۔ جب کے زرناش بت بنی اس کی پشت تک رہی تھی۔ کتنا خوب رو اور وجاہت سے بھرپور شخص تھا یہ۔ ہر طرح سے مکمل شخص۔ جو اس کی قسمت میں لکھا

All Rights Reserved by Novels lounge

جا چکا تھا۔ پتہ نہیں اس شخص کا ساتھ بھی لکھا تھا یا ساری زندگی اس کی بے رخی برداشت کرتے ہوئے گزرے گی۔ اس کی آنکھوں میں نمی چھلکنے لگی۔ اب وہ ہاتھ دھو کر خود کھانا پیک کرنے لگا اور اپنے لیے چائے کا پانی چڑھایا۔

"لائیں میں کر دیتی ہوں۔" بہت منمنا کر آہستہ آواز میں کہا زرناش کی آواز کہیں دب گئی تھی۔ اس کی قربت کا اثر تھا یا اس کی شخصیت کا سحر ہی ایسا تھا۔

"محترمہ آپ کا بہت بہت شکریہ۔ جتنا آپ کر چکی ہیں وہ کافی ہے۔" طنزیہ لہجے میں اس کے جلنے پر چوٹ کر رہا تھا۔ "چلو وہاں بیٹھ جاؤ۔" ڈائینگ ہال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔

"چائے پیو گی؟" کہتے ہوئے آخر میں لہجہ نرم ہو گیا۔

اف کیا چیز ہے یہ شخص۔ ہر روپ میں غضب ڈھاتا ہے۔ وہ سوچوں میں محو ڈائینگ ہال میں رکھی کرسی پر بیٹھ چکی تھی۔ جہاں سے کچن کا منظر صاف نظر آ رہا تھا۔ عارش کہنی تک آستین موڑے نفاست سے کام میں مصروف تھا۔ وہ چوڑی پشت کو حیرت

All Rights Reserved by Novels lounge

سے تک رہی تھی۔ مکمل وجاہت سے بھرپور لڑکا۔ جس کی وجاہت پر ہزاروں لڑکیاں فدا تھیں۔ ایک ایسا اینکر جس سے بڑے بڑے سیاست دان بھی بات کرتے ہوئے گھبراتے۔ جس کی ذہانت پورے ملک میں مشہور تھی۔

"ویسے نفیسہ کہاں ہے؟" اب وہ اپنا اور اس کا چائے کا کپ ٹیبل میں رکھ رہا تھا۔

"وہ۔۔وہ کوارٹر میں گئی ہے۔اس کی بیٹی کو بخار تھا تو میں نے بھیج دیا تھ۔" اس نے گھگیا کر جواب دیا۔

"یا اللہ! اس شخص کے سامنے میری بولتی کیوں بند ہو جاتی ہے۔" وہ دل ہی دل میں بول رہی تھی۔

"ٹھیک ہے۔میں جا رہا ہوں۔ پھر پاپا کو بھیجتا ہوں۔ کوئی پرابلم ہو تو ملازمہ کو بلوا لینا۔" اس کی آواز سے وہ ہوش کی دنیا میں آئی۔

"جی۔۔جی ٹھیک ہے۔" ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ایک بات تو بتاؤ ؟" وہ جاتے ہوئے اچانک مڑا اور اس کی آنکھوں میں جھانک کر پوچھنے لگا۔ "کیا میں اتنا خوف ناک ہوں ؟" وہ جو اس کی آواز سن کر ہی گھبرا گئی تھی۔ اب تو واقعی اس کی آواز بند ہو گئی تھی۔

"نن۔۔ نہیں تو۔" اس نے ہکلا کر جواب دیا۔ عارش نے مسکراہٹ ہونٹوں پر دبائے زرناش کو دیکھا۔ ہلکے نیلے کلر کا جدید تراش خراش سوٹ پہنے اور سر پر ہم رنگ دوپٹہ اوڑھے گندمی رنگت خوف اور شرم سے سرخ ہو رہی تھی۔ گلابی لب دانتوں میں دبائے وہ واقعی کسی بھی حسین لڑکی سے کم نہیں لگ رہی تھی۔ عارش کے دل نے اس بات کی گواہی دی۔ اسے خود اپنے احساسات پر حیرت ہوئی وہ مسلسل اس کو دیکھ رہا تھا ۔ موبائل کی رنگ ٹون بجتے ہی وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔ جلدی سے اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے وہ وہاں سے نکل چکا تھا۔

"اففف" زرناش کی جان میں جان آئی۔ کیسے دیکھ رہے تھے۔ کیا ہو گیا تھا آج۔ وہ یہی سوچتے ہوئے اپنے روم میں آ گئی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہیلو۔" موبائل کان سے لگائے گاڑی کا دروازہ کھول رہا تھا۔

"عارش کہاں رہتے ہو تم؟ جب سے تمہارا نکاح ہوا ہے اس سو کالڈ کزن سے۔ تم تو بہت مصروف رہنے لگے ہو۔" دوسری طرف عانیہ طنزیے لہجے میں اس سے مخاطب تھی۔

"اوہ شٹ اپ عانیہ! اگر تم نے یہی کہنے کے لیئے کال کی ہے تو میں کٹ کر رہا ہوں۔" بے رخی سے کہتا وہ گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔ "نہیں فون مت کاٹنا پلیز۔ میں تو مزاق کر رہی تھی۔ سیریس مت ہو۔" وہ اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

"میں اس وقت ہاسپٹل جا رہا ہوں اور میرے پاس تمہاری فضول باتوں کا وقت بلکل نہیں ہے۔" یہ کہہ کر اس نے کال کاٹ دی کہ دوبارہ کال آئی۔

"تمھیں بات سمجھ نہیں آتی؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"عارش مجھے بھی ہاسپٹل جانا تھا اسی لیئے میں کال کر رہی تھی۔ کیونکہ میری گاڑی خراب ہے۔ مجھے بھی پک کر لیتے؟" عانیہ نے فورن جھوٹ کہا جب کہ سچ تو یہ ہے وہ ناعمہ کا بھول ہی گئی تھی۔۔ وہ ایک خود غرض لڑکی تھی۔ اسے اپنے علاوہ کسی کی فکر نہیں تھی۔

"سوری عانیہ۔ میں اس وقت آل ریڈی لیٹ ہو چکا ہوں اور تمہیں یہ خیال جلدی نہیں آگیا؟" وہ طنزیہ لہجے میں کہتے ہی کال کاٹ چکا تھا۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

ناعمہ ہاسپٹل سے آچکی تھی۔ تو عانیہ ملنے آئی۔

"ہیلو آنٹی۔" دور سے ہی وہ ان سے مل کر کافی فاصلے پر بیٹھ چکی تھی۔ سوری آنٹی۔ آپ کو تو پتا ہے مجھے ہاسپٹل کا ماحول بلکل پسند نہیں اسی لیے ملنے نہیں آسکی۔ اچھا چلتی ہوں۔ گیٹ ویل سون۔" مصنوعی مسکراہٹ اچھالتی وہ جا چکی تھی۔ اس دوران انہوں نے ایک لفظ نہیں کہا۔ ناعمہ کو واقعی افسوس ہوا۔ اس حادثے نے انہیں

All Rights Reserved by Novels lounge

بہت حساس بنا دیا تھا۔ موت کو قریب سے دیکھا تھا۔ اگر کچھ ہو جاتا تو اس سوچ سے ہی ان کے اندر پھریری دوڑ گئی۔

یہ سچ تھا وہ اپنی اکلوتی بہن اور بھانجی سے بے حد محبت کر رہی تھیں۔ کیونکہ ان کے پاس میکے کا یہی رشتہ بچا تھا۔ وہ ہاسپیٹل میں ان دونوں کی منتظر رہیں۔ انہیں حقیقتاً افسوس ہوا تھا کہ ان کی جان سے پیاری بہن اور بھانجی نے ان کو اس مصیبت میں کتنا اکیلا چھوڑ دیا تھا۔

"مامی آپ کا سوپ۔" وہ سوچوں سے باہر آئیں تو سامنے زرناش سوپ کا پیالہ لیئے کھڑی تھی۔ سی گرین کلر کا سوٹ پہنے اور ہم رنگ کا دوپٹہ سر پر ٹکائے چہرے پر ازلی معصومیت اور بڑی بڑی آنکھوں میں اپنے لیئے فکر مندی دیکھ کر بے ساختہ وہ زرناش کا عانیہ سے موازنہ کرنے لگیں۔

عانیہ کی رنگت بے شک شفاف تھی اور اوپر سے اس میں سلیقے سے کیا ہوا میک اپ اس کو حسین تو بناتا تھا مگر زرناش کی معصومیت اسے جاذب نظر بنا رہی تھی۔ وہ اٹھنے لگیں

All Rights Reserved by Novels lounge

تو زرناش جلدی سے سوپ رکھ کر ان کو اٹھانے میں مدد کرنے لگی۔ پھر چمچ سے خود پلانے لگی۔

"بیٹا بس۔ بلکل دل نہیں چاہ رہا۔" ناعمہ نے کہا۔

"آنٹی بس تھوڑا سا پی لیں۔ پھر دوائی بھی لینی ہے۔" ناعمہ کو شرمندگی ہوئی۔ انہوں نے اب تک کے زرناش کے ساتھ کوئی اچھا سلوک نہیں کیا تھا۔ ان کے رویّے کی وجہ سے ایک اجنبیت کی دیوار تھی۔ جو ان دونوں کے درمیان حائل تھی اور آج وقت نے ان کو زرناش کا ہی محتاج کر دیا تھا۔ دو مہینے تک ڈاکٹر نے آرام کا کہا تھا۔ ان کے تمام کام زرناش ہی کرتی اور ناعمہ کو اپنے پچھلے سلوک پر شرمندگی ہو رہی تھیں۔ ان کی سگی بھانجی ہی کس طرح ان سے مل رہی تھی۔ یہ کام تو دور کی بات ہے۔ پتا نہیں زرناش نہ ہوتی تو میرا کیا ہوتا۔ کسی ملازمہ کے رحم و کرم پر ہی جی رہی ہوتی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بیٹا جاؤ تم بھی آرام کرو۔ صبح سے لگی ہوئی ہو۔" محبت بھرے لہجے میں انہوں نے اس کو مخاطب کیا تو زرناش حیرت زدہ ان کی شکل دیکھ رہی تھی۔ تو ناعمہ کو شرمندگی ہوئی۔

"حیرت سے کیا دیکھ رہی ہو بیٹا۔ مجھے معاف کر دو۔ میں نے تمہارے ساتھ بہت اجنبی سا روّیہ رکھا جب کہ تم تو صرف اور صرف محبت کے قابل ہو۔" وہ پیار سے اس کو چہرے کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بولیں زرناش آج حقیقتاً بہت خوش ہوئی۔ اس نے تو سارے کام اپنا فرض سمجھ کے کیئے تھے مگر اس کے بدلے اسے اتنا بڑا انعام ملا تھا۔ امّی کے جانے کے بعد وہ واقعی محبت کے لیئے ترس گئی تھی۔ آج ناعمہ کی آنکھوں میں اپنے لیئے محبت دیکھ کر بے ساختہ تشکر کے آنسو نکل گۓ۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

"عانیہ میں پریشان ہو چکی ہوں تمھاری بے جا ضد سے۔ عارش کا نکاح ہو چکا ہے اب۔ کیوں خوار کرتی ہو خود اس کے لیئے۔ وہ تمھارا کبھی تھا ہی نہیں عانیہ بیٹا۔ سمجھ جاؤ۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

اب عانیہ کی ماں ثمرین اس کو سمجھا رہی تھیں۔ جو اس وقت صوفے پر بیٹھی موبائل میں مصروف تھی۔

"عانیہ میں تم سے بات کر رہی ہوں۔" اب کے وہ غصّے سے بولیں۔ "کیا ہے مما! آپ کو پتا ہے کہ میں نہیں سمجھونگی پھر کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہیں۔" وہ بیزاری سے بولتے ہوئے دوبارہ موبائل میں مصروف ہو چکی تھی۔

"تمھیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کسی اور کا ہو چکا ہے؟" اب کی بار ثمرین کا لہجہ عاجزانہ ہو گیا تھا۔

"مما وہ کسی کا نہیں ہوا ہے۔ عارش حسان عانیہ کا تھا۔ عانیہ کا ہی رہے گا۔ اس کے ڈیڈ نے زبردستی اس کا نکاح کیا ہے اور دونوں کے درمیان محبت تو دور کی بات کزنز والی دوستی بھی نہیں اور میں اپنی خواہش سے اتنی جلدی دستبردار نہیں ہو سکتی مما۔" اب کے وہ جھنجلا کر بولی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"عانیہ بس۔ میرے لاڈ نے ہی تمہیں اتنا خود سر بنا دیا ہے۔ میں تمھاری اب ایک نہیں سنو نگی۔ مسز ندیم نے اپنے بیٹے زوہاب کے لیئے تمھاری بات کی ہے۔ میں ان کو کل ڈنر پر بلا رہی ہوں تم تیار رہنا۔" عانیہ حیرت اور دکھ سے ماں کو دیکھ رہی تھی۔ کتنے آرام سے کہ کر چلی گئیں۔ "تیار رہنا۔"

میں نے بچپن سے صرف اور صرف عارش کو سوچا ہے۔ میں اتنی آسانی سے ہار نہیں مانو نگی۔ عانیہ غصّے سے سوچ رہی تھی۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

ناعمہ کی طبیعت اب بہتری کی جانب جا رہی تھی اور زرناش سے ان کی کافی دوستی ہو چکی تھی۔ اب وہ دونوں ہر جگہ ساتھ نظر آتیں۔ ان کو روز فزیو تھراپی کروانا، لان میں واک کرنا ہو۔ زرناش ہی کرواتی۔ حسان صاحب بہت خوش تھے۔ آج بھی وہ ان کو وہیل چیئر میں لان میں لے کر آئی اور ساتھ ساتھ اپنے بچپن کا کوئی قصہ سنا رہی تھی۔ وہ بہت خود میں رہنے والی تھیں اور تھوڑی مغرور بھی۔ شاید عارش ان پر ہی گیا تھا مگر

All Rights Reserved by Novels lounge

اس حادثے کے بعد ان میں مثبت تبدیلی آئی تھی۔ حسان اور عارش جاگنگ سے واپس آئے تو ان کو اس طرح ہنستے ہوئے دیکھ کر خوشگوار حیرت کا شکار ہوئے۔ آج اتوار کا دن تھا۔ اسی لئیے عارش اور حسان گھر پر تھے۔ عارش نے بھی کبھی اپنی ماں کو اس طرح ہنستا ہوا نہیں دیکھا تھا۔

"واہ بیگم! ہمارے ساتھ تو کبھی آپ اتنا نہیں ہنسیں اور بہو کی باتوں میں بڑی ہنسی آرہی ہے۔" حسان صاحب شوخ سے کہتے ہوئے لان میں رکھی کرسی پر بیٹھ چکے تھے جب کہ عارش کے سامنے بہو کہنے پر زرناش بلش کر گئی تھی۔ جس کو عارش نے دلچسپی سے دیکھا۔

"آپ بھی کیا بچوں کے سامنے شروع ہو گئے۔" نائمہ حسان کی باتوں پر جھینپ گئیں۔ اتنے سال گزر جانے کے باوجود دونوں میں محبت اول دن جیسی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"واہ مما! آپ شرماتی اچھا ہیں۔" عارش حسان کی برابر والی کرسی پر بیٹھا تھا۔ وجیہ چہرے پر پسینے کے قطرے نمودار تھے۔ ایک آنکھ کو دبا کر ناعمہ سے شوخ لہجے میں کہا۔ زرناش ان لوگوں کی باتوں سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔

"لو تم بھی شروع ہو گئے اپنے باپ کے ساتھ دونوں باپ بیٹے ایک ساتھ ہو جاتے ہو۔ مجھے اکیلا چھوڑ کر۔ اب میری بھی پارٹنر آ گئی ہے۔ میں اکیلی نہیں ہوں۔" ناعم نے زرناش کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔ حسان صاحب نے اس بات پر قہقہہ لگایا۔

جب کہ عارش ہونٹ کو گولائی میں سکیڑے آنکھوں میں شرارت بھر کر اس کو دیکھ رہا تھا۔

"اوہ اتنی ڈرپوک سی پارٹنر۔ جو آواز سے بھی ڈر جاتی ہے۔ مما بہت ویک ہے آپکا پارٹنر۔ آپ ہار جائینگی۔ کیوں ڈیڈ؟" عارش کے اس طرح کہنے پر ناعمہ اور حسان کو خوش گوار حیرت ہوئی جب کہ زرناش سب کے سامنے خود کو موضوع گفتگو بنتے ہوئے جھینپ گئی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یا اللہ! کیسا میسنا ہے۔ سب یاد رکھتا ہے۔ ٹام کروز کا بھائی نہ ہو تو۔ کیسے اس دن کی بات کا طعنہ دے رہا ہے۔ میسنا، گھنا، نمونہ" وہ دانت پیستی ہوئی غصّے سے دل میں اس کو بہت سے القبات سے نواز چکی تھی۔

"چلو میری بیٹی کو تنگ نہ کرو۔ بہت بہادر ہے میری بیٹی۔"

ناعمہ پیار سے اس کو دیکھتی ہوئی کہہ رہی تھیں۔

"بلکل۔ ہماری بیٹی بہت بہادر ہے اور ناشتہ بھی بہت مزے کا بناتی ہے۔ بیٹا کچھ کھانے کا بھی انتظام کر دو۔ ورنہ یہ ماں بیٹے تو باتوں سے ہی پیٹ بھر لیں گے۔" حسان بہت عاجزی سی شکل بنائے زرناش سے کہہ رہے تھے۔ بے ساختہ زرناش کو ہنسی آ گئی۔

"جی ماموں۔ ابھی بناتی ہوں۔" ہنستے ہوئے کہہ کر وہ کچن کی جانب مڑ گئی۔ عارش نے اس کی ہنسی کو فرصت سے ملاحظہ کیا۔ ابھی بھی وہ اس کی پشت کو تک رہا تھا۔ جہاں کمر تک آتی لمبی سی چوٹی نظر آ رہی تھی اور لال آنچل پھر کچن کی جانب غائب ہو گیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اہم اہم! چلی گئی ہے بیٹا وہ۔ واپس آجاؤ یا ساتھ کچن میں چلے جاؤ۔" حسان اپنے بیٹے کو شرارت سے دیکھتے ہوئے کہہ رہے تھے۔ جو اپنی چوری پکڑے جانے پر خجل سا اپنا ہاتھ کندھے پر کھجاتا ہوا مسکرا رہا تھا۔ وجیہ چہرے پر گڑھا گہرا تھا۔ ناعمہ اور حسان دونوں ایک دوسرے کو مسکرا کر عارش کی طرف اشارہ کر کے دیکھ رہے تھے۔

"تو برخوردار کیا خیال ہے آپ کا؟"

"کس بارے میں؟" عارش اب بھی ترچھا سا مسکرا کر ان سے پوچھ رہا تھا۔

"اسی بارے میں جس کو آپ بڑی بے شرمی سے ماں باپ کے سامنے دیکھنے میں مگن تھے۔"

"ہاہاہا" عارش کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"اوہ ڈیڈ آپ بھول چکے ہیں اجازت نامہ ہے میرے پاس دیکھنے کا اور اس اجازت نامے پر آپ نے ہی دستخط کروائے تھے۔" عارش کہاں چپ رہنے والا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"دونوں باپ بیٹے مزاق چھوڑو اور واقعی اب سیریسلی بات کرو۔ زرناش کا ایم اے بھی مکمل ہو جائے گا اس سال۔ میں چاہتی ہوں اب تمھاری خوشی دیکھوں۔" ناعمہ نے کہا۔

" بلکل بیگم صاحبہ! آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ عارش اب میں تم سے کوئی زبردستی نہیں کرونگا۔ جو بھی فیصلہ کرو سوچ سمجھ کے کرنا اور دل سے کرنا۔ میں تم دونوں کے ساتھ کوئی زیادتی کرنا نہیں چاہتا۔ تم جو بھی فیصلہ کرو گے میں تمھارے ساتھ ہوں۔ تم صیح سے سوچ لو۔" حسان صاحب سنجیدگی سے اپنے اکلوتے بیٹے کو سمجھا رہے تھے۔ حقیقتاً اب وہ چاہتے تھے عارش دل سے فیصلہ کرے۔

" آجائیں سب۔ ناشتہ لگ گیا ہے۔" زرناش کی آواز آتے ہی سب ڈائینگ ہال میں آگئے جہاں مزید ار سے ناشتے کے لوازمات سجے ہوئے تھے۔

"واہ میری بیٹی! دل خوش کر دیا۔" آج پراٹھا آملیٹ پوری اور چنے کا سالن اور حلو کی خوش بو پورے ہال میں چکرا رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اوہ نو اتنا ہیوی ناشتہ مجھے صرف اورنج جوس دے دو۔"

"برخوردار! ایک دن کھانے سے کچھ نہیں ہوتا۔ بچی نے اتنے پیار اور محنت سے بنائے ہیں۔ چکھ تو لو۔" حسان صاحب نے کہا۔

"ہاں عارش واقعی بہت ٹیسٹی ہیں۔" ناعمہ بھی شوق سے کھا رہی تھیں جب کہ وہ بہت ڈایٹ کانشیس تھیں۔

"ارے ممی آپ بھی کھا رہی ہیں؟" عارش کو حیرت ہوئی۔

"ماموں نے خاص فرمائیش کی تھی اس لیئے بنالیا۔ میں ٹوسٹ بنا کے لے آتی ہوں۔" زرناش کو افسوس ہوا اتنی محنت سے بنائے ہوئے ناشتے کو عارش کے یوں چھوڑتے ہوئے بنا اس کو مخاطب کیئے کہہ کر وہ اٹھنے لگی کہ عارش نے فوراً پراٹھا اٹھا لیا۔

"واؤ بہت کرسپی ہیں۔" نجانے کیا ہوا تھا کہ زرناش کو یوں افسردہ دیکھ کر اسے اچھا نہیں لگا اور یہ حقیقت تھی کہ ناشتہ واقعی مزیدار تھا کہ اچھا خاصا ڈٹ کر کھا لیا اور خود بھی حیرت زدہ تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ دیکھو ابھی کیا کہہ رہے تھے محترم۔ ہیوی ڈائٹ اور ہم سے زیادہ یہی محترم کھا چکے ہیں۔" حسان صاحب کے کہنے پر عارش خجل سا ہو کر مسکرا دیا۔ بہت خوشگوار ماحول میں آج کا پورا دن یوں ہی نوک جھوک میں گزر گیا۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

عارش آج کل اپنی ٹیم کی مدد سے ایک منشیات فروغ کے خلاف کام کر رہا تھا۔ اسے اطلاع ملی تھی کہ یہ کام کسی بڑے سیاست دان کی نگرانی میں ہو رہا ہے۔ وہ اسی کام کے سلسلے میں بہت سی معلومات جمع کر رہا تھا اور اس میں مختلف پروگرام کر رہا تھا۔

جیسے کہ ابھی وہ ایک پروگرام لائیو کر رہا تھا۔ جس میں اسی سیاست دان کا چیلہ موجود تھا۔ وہ اس نے اس انداز سے بات کی کہ اسے شک بھی نہ ہو۔

"آپ کیا سمجھتے ہیں ان سب معاملات کا ذمّہ دار کون ہے؟" اپنے مخصوص بھاری لہجے میں کہتے ہوئے وہ مخاطب تھا۔ جس سے سیٹ پر بیٹھا شخص جزبز ہو کر رہ گیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"دیکھیں یہ تو حکومت کا کام ہے کہ ایسے منشیات فروش کو رُکے۔ان کے خلاف اقدامات کرے جب کہ حکومت کو مہنگائی سے فرصت نہیں۔"وہ موصوف اپنا دامن بچا کر حکومت کے بخیے ادھیڑنے لگے۔تاکہ عوام کی توجہ اس طرف مبذول ہو جائے۔

"دیکھیئے آپ بات کو دوسرے رخ میں لے کر جا رہے ہیں۔یہ صرف کسی ایک کا کام نہیں ہوتا۔ہر انسان اس ملک کی حفاظت کا ذمّہ دار ہے۔کچھ با اثر افراد خود اس میں شامل ہوتے ہیں۔"عارش غصّے سے اب بول رہا تھا۔وہ شخص اچھا خاصہ سٹپٹا گیا تھا۔

اف یہ شخص خود کو ہیرو کیوں سمجھتا ہے۔پتا بھی اتنے با اثر لوگ ہیں پھر بھی ان کے پیچھے پڑ گیا ہے۔زرناش یہ پروگرام لائیو دیکھ رہی تھی۔کل ہی یہ کیس عارش حسان صاحب کو بتا رہا تھا۔وہ بھی موجود تھی۔

"کیا دیکھ رہی ہو؟عارش کا شو ہے۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"جی۔۔"وہ چینل چینج کر رہی تھی تو بس وہ خجل سی ہو گئی۔ناعمہ بھی وہیں بیٹھ گئیں۔اب وہ کافی چلنے لگی تھیں۔

"عارش کو تو شروع سے اس طرح کے لوگ سخت ناپسند ہے۔اسے اپنے ملک سے بہت محبت ہے۔کہتا ہے میں ایسے لوگوں کو انجام تک پہنچا کر رہونگا۔"

"لیکن مامی اس طرح تو یہ لوگ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ان کی تو دشمنی بھی خطرناک ہوتی ہیں۔"اس کی آواز میں فکر تھی۔پروگرام تو کب کا ختم ہو چکا تھا۔وہ جو گھر آچکا تھا اس کی آواز سن کر لاؤنج میں ہی رک گیا۔

اوہ تو محترمہ کو میری فکر ہے۔

"تو کیا ہوء امجھے ایک دو گولی لگے گی اور میں شہید کہلاؤ نگا۔"اس کی آواز میں شرارت کا عنصر شامل تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اللہ نہ کرے۔ کیا فضول بول رہے ہو لڑکے؟" وہ دونوں جو اس کی آواز سن کر چونکی تھیں۔ اس کی بات سن کر دہل گئیں تھیں۔ دونوں نے ایک ساتھ کہا تھا۔ زرناش بھی گھبرا گئی تھی۔

"ہاہاہا" بے ساختہ قہقہ لگایا تھا عارش نے زرناش کی شکل دیکھ کر۔ ناعمہ بھی اس کی شرارت سمجھ کر مسکرا دیں۔ وہ اپنی حرکت پر خائف سی ہو کر لاؤنج سے چلی گئی۔

"بہت بری بات ہے۔ بہت تنگ کرتے ہو۔" اس کو کہتے ہوئے وہ بھی ہنستے ہوئے باہر چلی گئیں۔ جبکہ عارش کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ جو بہت تھکا ہوا اور پریشان تھا۔ اب خود کو بہت تر و تازہ محسوس کر رہا تھا جانے اس رشتے میں کشش تھی یا زرناش کی دعائیں قبول ہو رہی تھیں۔ کہ عارش کا دل اس کی جانب کھچا جا رہا تھا۔ وہ صوفے سے ٹیک لگائے مسلسل آنکھیں بند کیئے اسی کو سوچ رہا تھا

--☆--------------------☆----------------------

All Rights Reserved by Novels lounge

"عارش رکو میں کب سے کال کر رہی ہوں تم ریسیو کیں نہیں کر رہے" وہ اپنا پروگرام ختم کر کے نکل رہا تھا کہ عانیہ کی آواز سن کر مڑا تو وہ کھڑی کہہ رہی تھی۔

"کیا ہوا ہے؟ ڈویو نو عانیہ یہ میرے شو کا ٹائم ہے؟ فارغ نہیں رہتا میں ہر وقت کہ کال ریسیو کروں"۔۔بے زاری سے کہتے وہ اپنی کار کا دروازہ کھول رہا تھا۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ ضروری۔" عانیہ نے جلدی سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کل لنچ ٹائم میں فارغ ہوں میں۔" یہ کہہ کر وہ گاڑی سٹارٹ کر کے چلا گیا اور وہ وہیں کھڑی دور جاتی گاڑی کو دیکھتی رہ گئی۔

عانیہ فاروقی اتنی بڑی ڈریس ڈیزائنر۔ آج تک جو چاہا وہ حاصل بھی کیا۔ وہ بھی اب اپنی گاڑی سٹارٹ کر چکی تھی مگر ذہن میں صرف اور صرف عارش حسان تھا۔ ایسا پہلی دفعہ نہیں ہوا تھا۔ وہ تھا ہی ایسا۔ یہ تو عانیہ ہی تھی۔ جو زبردستی اس کے پیچھے پیچھے رہتی۔ وہ اگر ایک دن بھی کال نہ کرے تو شاید وہ بھول ہی جائے کہ کون عانیہ۔ اس کے لیئے صرف اپنی ذات اہم تھی۔ اس کے دل میں عانیہ کے لیئے کبھی محبت جاگی ہی

All Rights Reserved by Novels lounge

نہیں۔ہاں وہ اس کو اچھی دوست مانتا ہے مگر عانیہ اس سے بے پناہ محبت کرتی تھی۔ اسے لگتا وہ ایک دن بھی عارش کے بغیر نہیں رہ سکتی۔اچانک اسے اپنے ہاتھ میں کسی گرم چیز کا احساس ہوا تو دیکھا اس کے آنسو اس کے ہاتھ میں گر رہے تھے۔سامنے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا جو آنسو سے تر تھا۔

تو عانیہ فاروقی اسی کی کثر باقی تھی۔تم نے آج تک رونے والوں کا مزاق اڑایا تھا اور آج خود۔واہ!عانیہ نے بے دردی سے اپنے آنسو پوچھے اور ایک طنزیہ مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر بکھر گئی۔اب اسے کل کا انتظار تھا۔وہ حقیقتاً اب تھکنے لگی تھی۔یک طرفہ محبت کا بوجھ اس کو اب اندر سے توڑ رہا تھا۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

"بابا سائیں!یہ لڑکا اب برداشت سے باہر ہو رہا ہے۔آپ حکم دیں۔اس کا قصّہ ایک ہی دفعہ ختم کر دوں۔"میر شاہ اپنی مونچھ کو بل دیتے ہوئے دلاور شاہ سے مخاطب

All Rights Reserved by Novels lounge

تھا۔ جو اس وقت صوفے پر بیٹھے پر سوچ انداز میں ٹی وی دیکھ رہے تھے م۔ جہاں عارش انکے اہم کارکن سے مختلف سوال پوچھ کر سچ جاننے کی کوشش کر رہا تھا۔

"نہیں ابھی نہیں تم نوجوانوں کا مسئلہ یہی ہے۔ ہر فیصلہ جذبات میں آکر کرتے ہو۔" دلاور شاہ نے مسکرا کر کہا۔

"تو آپ کیا کرنے والے ہیں؟" پھر میر شاہ تھوڑا بے چین ہوا۔ "یہ تو پکّا ہے کہ یہ لڑکا سب جان چکا ہے یا جان لے گا۔ جس طرح دوسرے خاموش ہیں۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے۔ نیا نیا جوش ہے۔ اسی لئیے اڑ رہا ہے۔ ابھی ہم سے ملے گا تو جان جائے گا۔"

"متّھل، متّھل!" اب انہوں نے اپنے خاص ملازم کو آواز دی جو ایک منٹ میں حاضر تھا۔

"جی سائیں!" مؤدب سا ہاتھ باندھے کھڑا وہ حکم کا منتظر تھا۔ جب کہ میر شاہ اب پر سکون تھا۔ وہ جان چکا تھا کہ دلاور کا اگلا قدم کیا ہے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مٹھل ذرا اس اینکر کو ہمارے مہمان خانے میں آنے کا دعوت نامہ دے دو اور سنو "بہت اچھا انتظام ہونا چاہیئے۔ کسی چیز کی کمی نہ ہو۔"

"جی سائیں۔" وہ ویسے ہی نظر جھکائے وہاں سے جا چکا تھا۔

"بابا سائیں مجھے نہیں لگتا یہ اتنی آسانی سے خاموش ہو گا۔" میر اب بھی کچھ الجھن کا شکار تھا۔ کیونکہ وہ عارش کی تمام معلومات حاصل کر چکا تھا۔

"سانس بھی نہ لے سکے گا۔" اب کی بار وہ سفاکانہ لہجے اور کڑک آواز میں بولے۔ تب میر شاہ نے سکون کا سانس لیا۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

وہ گھر پر پہنچا ہی تھا کہ ایک کال آئی۔ وہ رک کر کال سننے لگا اور جب بات ختم کر کے فون رکھنے لگا تو چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

تو دلاور شاہ آخر صیاد اپنے دام میں آہی گیا۔ ابھی تو اس کی معلومات ادھوری تھی۔ لیکن آج اس کال نے اس بات پر مہر لگادی کہ یہ کام دلاور شاہ کے ہی نگرانی میں ہو رہا ہے کیونکہ کل انہوں نے عارش کو رات کے کھانے پر دعوت دی تھی۔ اور سیاست دان کبھی کوئی کام اپنے مفاد لے بغیر نہیں کرتا۔ اس دعوت کا پس منظر عارش جانے سے پہلے ہی واقف ہو چکا تھا۔ لیکن وہ پھر بھی جانا چاہتا تھا۔ وہ یہ سوچتے ہوئے اندر آیا لاؤنج میں آیا تو زرناش بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔

"السلام علیکم !" زرناش کی نظر پڑی تو فورن سلام کیا "وعلیکم السلام۔" وہ تھکا ہوا سا صوفے پر گرنے کے انداز سے بیٹھ گیا۔

"مما اور ڈیڈ کہاں ہے؟" عارش نے سوال پوچھا۔

"مما ڈیڈ کے ساتھ ان کے کسی دوست کی عیادت کرنے گ ئی ہیں۔" اس نے دھیمی سی آواز میں جواب دیا۔

"ٹھیک۔" عارش نے سر ہلایا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"پلیز ایک کپ چائے بھجوا دینا۔ میں اپنے روم میں جا رہا ہوں۔" "جی ٹھیک۔" وہ اس کے برابر سے گزر کر اوپر جا چکا تھا۔ مگر زرناش کی دل کے دھڑکن کی رفتار اب تک تیز تھی۔ یا اللہ! اس شخص کے سامنے مجھے کیا ہو جاتا ہے؟ وہ خود کو کو ڈانٹتی ہوئی کچن میں چلی گئی۔

وہ ٹراؤزر اور ہاف آستین کی شرٹ میں ملبوس وارڈروب میں گھسا ہوا تھا۔ جب وہ چائے لے کر اندر آئی۔

"چائے۔" وہ رکھ کر جانے لگی۔

"سنو!" کہ اچانک بھاری آواز سے وہ مخاطب ہوا۔

"جی۔" اس کی سانس خشک ہو گئی منمنا کر پوچھا۔ نم سے بال اور چوڑی پشت کئے اب بھی چہرہ ہنوز الماری میں تھا۔ مضبوط بازو ہاف آستین کی وجہ سے نظر آرہے تھے۔ اچانک زرناش کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔

اف اب بولے گا بھی یا یوں ہی مجھے پاگل کر دے گا۔ وہ دل میں سوچ رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ نیلی شرٹ نہیں مل رہی۔ کہیں دیکھی ہے تم نے؟" آج کل سارے کام زرناش کے ہی ذمّے تھے۔ ناعمہ ٹھیک ہوگئی تھی مگر اب ذمّہ داری زرناش نے ہی سنبھال لی تھی۔

"اوہ! وہ میں نے پریس کر کے ڈریسینگ روم میں رکھی تھی۔"۔

"وہاں نہیں ہے تبھی ڈھونڈ رہا ہوں۔" اب کی بار وہ جھنجلا کر بولا۔

توبہ ہے اتنی شرٹ ہے مگر محترم کو وہی پہننی ہے۔ وہ دل ہی دل میں غصّے سے بولی۔ ایک تو اس کی قربت پریشان کر رہی تھی۔

"ہٹیں میں ڈھونڈتی ہوں۔" آواز چاہنے کے باوجود بھی تیز نہیں نکلی۔ وہ ایک طرف ہو گیا اور اب وہ الماری میں منہ گھسا کر کھڑی ہو گئی۔

کیا آفت ہے؟ وہ دل ہی دل میں بڑبڑا رہی تھی۔ عارش اتنے قریب کھڑا تھا۔ گھبراہٹ سے اس کے ہاتھ کانپ رہے دل قابو میں نہیں آرہا تھا۔ اس کی خوشبو اس کے چاروں اطراف پھیل رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مل گئی۔" وہ خوشی سے پرجوش لہجے میں بولتی ہوئی مڑی اور اس کے کشادہ سینے سے ٹکرا گئی۔

"اف!" اپنے چکراتے سر کو وہ تکلیف سے سہلا رہی تھی۔ ایسا لگا کسی لوہے سے ٹکرا گئی۔ عارش اس کے دونوں بازو تھامے کھڑا تھا۔ اس کو گرنے سے بچانے کے لیے۔

"کیا ہوا؟ زیادہ لگی ہے؟" فکر مند سا اس کی پیشانی دیکھنے لگا۔

"نن۔۔ نہیں۔" ہکلا کر کہتی وہ جلدی سے جان چھڑاتی نیچے بھاگی۔ اف نیچے آکر دو گلاس پانی چڑھا گئی پیشانی پر پسینے کے قطرے تھے۔ دل تھا کہ لگ رہا تھا سینے سے باہر آجائے گا۔ اتنی قربت۔ یہ شخص کیا چیز تھا۔ پتا نہیں کیا کھاتا ہے۔ لوہے کا بنا ہوا ہے لگ رہا تھا۔ اب وہ خود پر قابو پا کر تکلیف سے دُہایاں دے رہی تھی۔

عارش اب اپنے لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔ مگر ذہن میں زرناش کی حرکت یاد آرہی تھی۔ کیا تھی وہ لڑکی مما ڈیڈ سے صحیح بات کرتی۔ مگر اس کے سامنے اس کی بولتی بند

All Rights Reserved by Novels lounge

ہو جاتی۔ شرٹ ملنے پر کیسے بچوں کی طرح خوش ہوئی تھی۔ عارش کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

اس نے اب تک لڑکیوں کو خود کے قریب آتے ہی دیکھا تھا مگر عارش نے ایک حد مقرر کی تھی کہ کوئی بھی لڑکی اس کے قریب نہیں آسکی مگر یہ لڑکی اس کا تو ایک پاکیزہ رشتہ بھی تھا۔ مگر اتنا گھبراتی پتا نہیں کیوں مگر عارش حسان جو یہ دعوہ کرتا تھا کہ زرناش جیسی لڑکی اس کے قابل نہیں۔ آج وہ اسی لڑکی کو سوچ رہا تھا۔ اس سے کام نہیں ہو سکا تو وہ نیچے لان میں آگیا۔

زرناش کھڑکی کے پاس کھڑی تھی۔ باہر بہت تیز ہوا تھی۔ وہ لان میں دیکھ رہی تھی کہ اچانک اس کی نظر پڑی نیچے لان میں عارش مضطرب سا ٹہلتا ہوا سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا۔ اف یہ سگریٹ بھی پیتا ہے۔ اسے سگریٹ پینے والوں سے سخت چڑ تھی اس کا دل خراب ہوا غصّے سے کھڑکی ہی بند کر دی۔ نیچے عارش مسلسل زرناش کو سوچ رہا تھا۔ کیا اس کو اپنی بیوی سے ہی محبت ہو گئی ہے نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے دماغ دل کی بات ماننے پر تیار نہیں تھا وہ میرے ساتھ نہیں چل سکتی۔ ہم

All Rights Reserved by Novels lounge

دونوں بہت مختلف ہیں ایک دوسرے سے۔مجھے ایسی لڑکی سے کیسے محبت ہو سکتی ہے؟ مجھے تو پر اعتماد لڑکیاں پسند تھیں۔دل اور دماغ میں عجیب سی جنگ جاری تھی۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

"تمھاری سٹوری مجھے کسی فلم کی طرح لگتی ہے۔واؤزرناش ایک روڈ سا کزن جس سے تمہارا نکاح ہو چکا ہے۔ تمھیں اس سے محبت ہے مگر اسے نہیں ہے اور پھر ایک دن تمھاری محبت کا رنگ اس کے اوپر چڑھ جائے گا۔"فائزہ پر جوش سی بول رہی تھی کہ زرناش نے ٹوکا۔

"زیادہ فضول مت بولو فائزہ۔"زرناش کی بہترین دوست تھی دونوں کلاس لینے کے بعد کینٹین میں بیٹھی تھیں۔فائزہ بہت اچھی لڑکی تھی۔اس کی ہی وجہ سے زرناش اتنی پر اعتماد ہو گ ئی تھی۔مگر عارش کے سامنے نجانے کیا ہو جاتا کہ سارا اعتماد ختم ہو جاتا تھا۔

"لڑکی کیا سوچ رہی ہو؟ آج تم نے وعدہ کیا تھا مجھے ٹریٹ دو گی۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

زرناش کے دوسرے سیمیسٹر کا رزلٹ بہت اچھا آیا تھا۔ جس کی وجہ سے فائزہ اس سے ٹریٹ مانگ رہی تھی۔

"ہاں چلو۔ مال چلو۔ شاپنگ بھی کرلینگے اور کچھ کھا بھی لینگے۔" زرناش نے منصوبہ بتایا۔

"کچھ نہیں کھانا مجھے۔ اچھا خاصا کھانا ہے۔" فائزہ نے کچھ پر زور دے کر کہا۔

"ہاں موٹی! اچھا خاصا کھالینا۔" اب وہ ڈرائیور کو کال کر رہی تھی۔ ماموں سے تو اجازت لے لی تھی۔ اور ناعمہ بھی خوش ہوئی اچھا ہے باہر جائے گی تو تھوڑا دل بہل جائے گا کہیں جانا تو ہوتا نہیں تھا گھر پر ہی رہتی ناعمہ بھی جب سے حادثہ ہوا تھا کہیں نہیں جاتیں۔ ڈرایور آچکا تھا وہ دونوں اب مال میں گھم رہی تھیں۔ یونی میں فیرویل پارٹی تھی۔ دونوں کو کوئی لباس پسند ہی نہیں آرہا تھا۔

"اف کیا ہے یار۔ کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا۔" اب وہ تھک کر ایک بوتیک میں رک گئی تھیں کہ اچانک زرناش کو عارش اور عانیہ نظر آئے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ دیکھو یہ کیسا ہے؟" فائزہ نے بت بنی زرناش کو مخاطب کیا زرناش نے کوئی جواب نہیں دیا تو فائزہ نے اس کے تعاقب میں دیکھا۔ جہاں عارش اور عانیہ ایک گفٹ سینٹر میں کھڑے تھے۔

"زرناش آؤ ان کے پاس چلتے ہیں۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچنے لگی۔

"پاگل ہو گئی ہو؟" زرناش نے اس کو ڈپٹا۔

"پاگل میں نہیں۔ تم ہو۔ تم بیوی ہو اس کی۔ وہ اس چڑیل کے ساتھ کیا کر رہا ہے؟" زرناش اس کی بات پر مسکرا دی۔ اچھی خاصی حسین لڑکی کو وہ اس کی محبت میں چڑیل کہہ رہی تھی۔ پتا نہیں ان دونوں کی نظر تھا کہ عارش کی اچانک نظر پڑی تو وہ فوراً ان کے پاس آ گیا۔ زرناش کی تو اس کو دیکھ کر حالت خراب ہو چکی تھی۔ وہی نیلی شرٹ جینز کے ساتھ پہنے وہ نک سک سے تیار غضب ڈھا رہا تھا۔

"خیریت تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" وہ اتنے اپنایت سے اس سے مخاطب تھا جیسے روز ان میں بات ہوتی ہو اور وہ اس کے معمول سے واقف ہو۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ۔۔وہ"زرناش ہکلا ہی رہی تھی کہ فائزہ بول پڑی۔

"ہم ڈریس لینے آئے تھے۔"یونی میں پارٹی ہے نا لیکن زرناش کو تو کچھ پسند ہی نہیں آرہا۔ آپ ہماری مدد کروادیں۔" فائزہ بے چارگی سی شکل بنائے عارش کی مدد مانگ رہی تھی۔ جب کے زرناش مسلسل اس کو گھور رہی تھی۔ اس کے پاؤں پر اپنی سینڈل بھی رکھ چکی تھی۔

"آہ!"فائزہ تکلیف سے کراہ گئی مگر یہ منظر عارش کی نظروں سے مخفی نہیں رہ سکا۔ اس کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ آگئی۔

"جی شیور۔"لب اب بھی مسکرا رہے تھے اور ڈمپل گہرا ہو گیا۔

"عارش تم یہاں کھڑے ہو۔ میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں" عانیہ بھی ان لوگوں کے پاس پہنچ گئی اور زرناش کو دیکھ کر ایک ناگواری کا احساس ہوا جبکہ فائزہ نے بھی اس کو دیکھ کر اچھا خاصا منہ بنالیا۔ البتہ زرناش یوں ہی کھڑی تھی۔ وہ نہیں چاہتی

All Rights Reserved by Novels lounge

تھی عارش کو زبردستی اسکو شاپنگ کروانی پڑے۔ جبکہ عانیہ کی پیشانی پر بل وہ دیکھ چکی تھی اور دل بجھ چکا تھا۔

"عانیہ تم فوڈ کورٹ پرویٹ کرو یا پھر اپنی شاپنگ مکمل کرو۔ میں دس منٹ میں آتا ہوں تمہیں کال کردونگا۔" عانیہ بیزاری سی شکل بنائے وہاں سے جاچکی تھی۔

" آؤ " وہ ان دونوں کو لے کر ایک بوتیک میں گیا۔

"شکر ہے اس چڑیل سے جان چھوٹی۔" فائزہ زرناش کے کان میں گھسی کہ رہی تھی۔

"یہ پیک کروادیتا ہوں۔" عارش کی آواز سے وہ دونوں چونکی۔ انگوری کلر کی گھٹنوں تک آتی اسٹائیلش سی فراک تھی۔ وہ جس پر مہرون کلر کا ہلکا کام تھا۔

" واہ کیا چوائس ہے آپ کی عارش بھائی"

All Rights Reserved by Novels lounge

اف کتنی جلدی رشتہ بنالیا۔ بلکل آنکھیں بدل لی۔اس کو دیکھ کر مجھے پہچان ہی نہیں رہی۔ بیٹاتم چلو تمہیں بتاتی ہوں۔زرناش آنکھوں سے ہی اس کو دھمکی دے رہی تھی۔فائزہ جس کو بڑے مزے سے نظر انداز کر رہی تھی۔

یہ ہیوی ہو جائیگا۔"زرناش منمنائی عارش اسکو نظر انداز کیئے سوٹ پیک کرواچکا تھا۔"

واہ عجیب آدمی ہے۔اپنی مرضی چلارہاہے۔جس کو پہننا ہے۔اس سے پوچھا ہی نہیں۔

فائزہ اور عارش آرام سے سوٹ پیک کرواکر آگے بڑھ چکے تھے۔اور پیچھے چلتی ہوئی دانت پیس رہی تھی۔

اس طوطا چشم لڑکی کو تو میں بتاتی ہوں۔آئی بڑی بھائی کی بہن۔ چچی۔فائزہ عارش سے اچھاخاصا گھل مل چکی تھی۔وہ اس سے زرناش کا ہی کوئی قصّہ سنارہی تھی جس پر وہ مسکرارہاتھا۔زرناش کا غصّے سے براحال تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"جاؤ اب تم اپنے بھائی کے ساتھ میں نہیں لے کر جاؤ نگی تمہیں۔" عارش ان دونوں کو گاڑی کے پاس چھوڑ کر جا چکا تھا۔ زرناش فائزہ پر غصّہ اتار رہی تھی۔

"یار کتنی کیوٹ لگ رہی ہو تم غصّے میں۔ کاش عارش بھائی تمہیں اس وقت دیکھ لیں فدا ہو جائینگے۔" فائزہ مزے سے کہتی اس کے برابر میں بیٹھ چکی تھی۔

"دفعہ ہو تم۔" وہ غصّے سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔

"ہاہاہا! قدر کرو لڑکی میری۔ تمہیں تو شکر گزار ہونا چاہیئے۔ تمہیں تو کچھ پسند نہیں آرہا تھا۔" عارش بھائی نہیں ہوتے تو ہم کچھ نہیں لے پاتے۔

"تمھارے عارش بھائی نے صرف جان چھڑانے کے لیئے جو نظر آیا وہ لے لیا۔ تاکہ اس پلاسٹک کی چھپکلی کے پاس جا سکے۔" زرناش ہنوز خفا سی شکل بنائے بیٹھی تھی۔

جب کہ فائزہ نے قہقہ لگایا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"واہ! کیا نام دیا ہے میڈم نے۔ لیکن ایسا نہیں ہے میں نے عارش بھائی کی آنکھوں میں چمک دیکھی ہے۔ جو تمھیں دیکھ کر آئی۔ وہ چڑیل خود پیچھے پڑی ہو گی ان کے۔ وہ مجھے ایسے نہیں لگتے۔" فائزہ مسلسل عارش کی حمایت کر رہی تھی۔

"اور وہ ڈریس۔ وہ اتنا حسین تھا دیکھنا مغلیہ شہزادی لگو گی پہن کر۔" اب وہ اسے بچوں کی برح بہلا رہی تھی۔ زرناش کو بھی اپنا موڈ صحیح کرنا پڑا اور یہ سچ تھا۔ وہ ڈریس واقعی حسین تھا اور بہت مہنگا بھی تھا۔ زرناش خود کبھی نہیں لیتی کیونکہ اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ اتنا مہنگا ڈریس لے۔ پتا نہیں سب کیا سوچینگے۔ کچھ بھی ہو۔ وہ اس گھر کی چیزوں کو اپنا حق نہیں سمجھتی تھی۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

"عارش دیکھو میں بچپن سے صرف تمہیں چاہتی ہوں۔ میں نے ہمیشہ تمہیں اپنے ساتھ دیکھا ہے۔ مما میری کہیں اور شادی کروانا چاہتی ہیں مگر میں تمھارے علاوہ کسی کو نہیں سوچ سکتی۔" وہ دونوں ایک ریسٹیورینٹ میں بیٹھے تھے۔ عانیہ بول رہی تھی

All Rights Reserved by Novels lounge

اور ڈر بھی رہی تھی کچھ بھی تھا۔ عارش کی شخصیت سے وہ بھی خائف رہتی تھی۔ تب ہی آج تک اس سے اظہار نہیں کر سکی۔ ورنہ وہ آزاد خیال کی لڑکی تھی جبکہ عارش پر سکون سا بیٹھا اسٹرا گھماتے ہوئے اسے سن رہا تھا۔ "میں جانتی ہوں اس نکاح میں تمہاری کوئی مرضی شامل نہیں تھی۔ تم بہت جلد اسے طلاق دے دو گے۔"

"بسس۔" وہ بولا نہیں دھاڑا تھا۔ "ایک لفظ نہیں۔ وہ بیوی ہے میری آئندہ ایسی بات میں تم سے نہیں سنوں۔" عانیہ جیسی لڑکی بھی اس کی آواز سن کر سہم گئی تھی۔ آگے پیچھے لوگ بھی بیٹھے مڑ کر دیکھنے لگے۔ "دیکھو عانیہ۔" اب کے آواز دھیمی تھی۔ "میں نے مانا کہ زرناش میرا آئیڈیل نہیں تھی۔ مگر یہ بھی سچ ہے کہ میں نے تمہیں بھی کبھی اس لحاظ سے نہیں دیکھا۔ تم میری اچھی دوست ہو۔ جس طرح بلال اور زوہاب۔ جب میں نے دیکھا کہ تم کچھ اور سوچ رہی ہو تب میں نے تمہیں سمجھانے کی اور رکنے کی بہت کوشش کی۔ مگر تم نے خود ہی سب کچھ فرض کر لیا تھا۔ جس میں میرا کوئی قصور نہیں میں زوہاب کو جانتا ہوں اچھا لڑکا ہے۔ تمہیں پسند بھی کرتا ہے۔ ہم زبردستی کسی کو اپنا نہیں بنا سکتے۔ جو ہماری قسمت میں ہو گا وہ ہمیں

All Rights Reserved by Novels lounge

مل کر رہتا ہے۔ ضروری نہیں ہم جو چیز کی خواہش کریں وہ ہمیں حاصل بھی ہو۔"

عارش اسے نرم لہجے میں سمجھا رہا تھا۔

"ہاں صحیح کہ رہے ہو کچھ خواہشیں ہمارے دل میں حسرت بن کر رہ جاتی ہیں۔"

ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہتی وہ وہاں سے چلی گ ئی۔ عارش نے ایک گہری سانس بھری۔

عانیہ جیسے ہی گاڑی میں بیٹھی اس کا فون بجا۔ کال ریسیو کی تو دوسری طرف زوہاب تھا۔

"عانیہ کیسی ہو؟ ہم کہیں مل سکتے ہیں؟ "

"ٹھیک ہے۔۔ کل۔" عانیہ نے کچھ سوچتے ہوئے ٹائمنگ اور جگہ بتائی۔ دل خون کے آنسو رو رہا تھا م۔ اتنے سالوں کا غم تھا یوں تو نہیں بھرتا۔ خود تو خالی ہاتھ رہ گئی مگر زوہاب کو خالی ہاتھ نہیں لوٹانا چاہتی تھی۔ زوہاب کافی سالوں سے اس کے پیچھے پڑا تھا اور عانیہ کے جھڑکنے پر بھی اس کے مستقل مزاجی میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔ وہ گھر آچکی تھی اور آج اسے عارش کا غم منانا تھا۔ اپنی ادھوری محبت کا غم۔ یہ غم تو کبھی

All Rights Reserved by Novels lounge

نہیں بھرتا مگر وہ سمجھ چکی تھی۔ ہر انسان کی قسمت میں جو لکھا جاچکا ہے۔ وہی ملنا ہے انسان جتنی بھی کوشش کرلے۔

-----------☆-------------☆---------------

عارش جیسے ہی دلاور شاہ کی حویلی پہنچا مٹھل گیٹ پر ہی اس کے استقبال کے لیئے کھڑا تھا۔ پھر اس کو اپنی معیت میں بیٹھک میں لے جاکر بیٹھا دیا۔ اور دلاور کو پیغام دینے کے لیئے چلا گیا۔ جب تک عارش اس وسیع و عریض بیٹھک کو تفصیل سے دیکھ رہا تھا۔ کمرہ واقعی کسی سیاست دان کا ہی پس منظر ثابت کر رہا تھا۔ چاروں اطراف دیوار میں بڑی بڑی سی دلاور شاہ کی تصویر لگی تھیں۔ کسی میں وہ شکار کرتے ہوئے تھے۔ تو کسی میں گاؤں کے مجبور لوگوں کو لفافے تقسیم کرتے ہوئے۔ عارش کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ بکھر گئی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"خوش آمدید۔خوش آمدید۔" دلاور شاہ اندر آئے اور پر جوش طریقے سے عارش سے مصافحہ کیا

"اور برخوردار بہت اونچا اڑ رہے ہو۔ہاہا۔ بلکل ایسے ہی پر جوش جوانوں کی ضرورت ہے اس قوم کو۔" عارش طنزیہ مسکراہٹ سجائے ان کی بات سن رہا تھا۔وہ کافی دیر اس سے ذاتی سوالات پوچھ رہے تھے. جس کا وہ تحمل سے جواب دے رہا تھا پھر کھانے کا دور چلا. جہاں مختلف قسم کے کھانے موجود تھے. عارش کھانے نے کو صرف برائے نام چکھا۔کھانے کے بعد دلاور شاہ نے کہا۔

"ارے وہ تحفہ تو لاؤ مٹھل۔جو مہمان کو دینے کے لیئے رکھے ہیں۔" کچھ دیر میں میر شاہ بھی آگیا۔دونوں ہی ایک دوسرے کو ناپسند کرتے تھے۔عارش اسکو ذاتی طور پر بھی جانتا تھا۔میر شاہ کی شہرت کچھ اچھی نہیں تھی۔وہ اپنے باب کی شہرت اور سے فائدہ اٹھا کر ہر ناجائز کام دھڑلے سے کرتا تھا۔

مٹھل ایک بیگ کے ساتھ واپس آیا۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہم جانتے ہیں۔ تم آگے تک جاؤ گے۔ بہت جوش ہے تم میں تمام کام کرو۔ دیکھو ملک میں بہت سے مسائل ہیں۔ اس پر کام کرو بلکہ میں تو کہتا ہوں۔ سیاست میں آجاؤ۔ ہمیں ایسے بھی تم جیسے نوجوانوں کی بہت ضرورت ہے۔"

"بہتر ہے شاہ صاحب اب کام کی بات کرلیں۔ جس کی وجہ سے آپ نے اپنا اتنا قیمتی وقت برباد کرکے مجھے بلایا۔ مجھے ایسی سیاست سے معاف رکھیں شاہ صاحب۔ جہاں عوام کے خون سے اپنی سیاست چمکائی جائے اور سیاست دان کا لبادہ اوڑھ کر منشیات فروش جیسا گھناؤنا دھندا کیا جائے اور ملک کی معیشیت اور عوام کو نقصان پہنچا کر خود کو ملک کا وفادار ثابت کرے۔" عارش اب بیزار ہو گیا تھا۔ ان کی چاپلوسی جیسی باتوں اسلیئے اس نے کھُلے لفظوں میں بات کی تاکہ دلاور اب اسے کسی اور طریقے سے جال پھینکنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ صاف بات کریں میر شاہ تو اس کی بات سن کر غصّے سے آگ بگولہ ہو چکا تھا۔ اس سے پہلے وہ کچھ بولتا دلاور شاہ نے اپنا ہاتھ بیٹے کے کندھے پر رکھ کر ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔

"برخوردار! لگتا ہے بڑے جوش میں ہو۔ اتنا اونچا نہ اڑو کہ منہ کے بل گرو۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"گرتا تو وہ ہے شاہ صاحب۔ جس کی رسّی خدا نے دراز کی ہو اور اچانک جب وہ رسّی کھینچتا ہے تو سنبھلنے کا موقع بھی نہیں ملتا۔" "ہاہاہا۔" دلاور شاہ کا قہقہ فضا میں گونجا۔

"میں تو تم سے متاثر ہو چکا ہوں۔ چلو ایک ڈیل کرتے ہیں۔ تم یہ منشیات والے کیس پر تحقیقات کرنا چھوڑ دو اور میں تمہیں اس کے بدلے دوسری معلومات دے سکتا ہوں۔ جس سے نہ صرف تمہیں فائدہ ہو گا بلکہ تمہارے پوگرام کی ریٹینگ بھی بڑھے گی۔" وہ مونچھوں کو بل دیتے ہوئے سامنے بیٹھے عارش سے مخاطب تھے۔ جو سپاٹ سا چہرہ لیئے بیٹھا تھا جب کہ میر شاہ باہر جا چکا تھا۔ کچھ بھی تھا وہ عارش کی شخصیت کے رعب میں آ گیا تھا اور ایسے بھی اب اس کی عیاشی کا ٹائم ہو گیا تھا۔ وہ دوستوں کی طرف نکل گیا عارش نے گھڑی دیکھی اور کہا۔

"صاف سی بات ہے شاہ صاحب۔ میں جو کام ٹھان لوں۔ وہ کر کے رہتا ہوں۔ اب میں یہ کام کسی صورت نہیں روک سکتا اور برائی میں جہاں دیکھو نگا اس کو جڑ سے ختم کرونگا۔" اب وہ سامنے پڑے بیگ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جہاں ہرے اور نیلے نوٹ کی گڈی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اور ہاں! اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر کسی کو پیسے سے خرید اجا سکتا ہے۔ تو یہ آپ کی بھول ہے کچھ لوگوں کا ضمیر اب بھی زندہ ہے اور ملک سے محبت باقی ہے۔ جو آپ جیسے غدار لوگوں کے لیئے نقصان دہ ہو سکتی ہیں۔ اب اجازت دیں۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کا تمام وار کارگر ثابت نہیں ہو سکا۔" لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے وہاں سے جا چکا تھا۔ جب کے دلاور شاہ غصّے سے کھڑے آج تک کسی نے بھی ان کے کام کے بیچ میں آنے کی کوشش نہیں کی اور جو آئے ان کا منہ بند کروانا دلاور شاہ کو اچھے طریقے سے آتا تھا مگر یہ لڑکا ان کی توقع سے زیادہ ایمان دار اور زہین تھا۔ وہ کوئی بھی بات سننے کے لیئے تیار نہیں تھا۔

"لگتا ہے اس لڑکے کے پر کاٹنے پڑیں گے مٹھل۔"

"جی سائیں۔" وہ موؤدب سا کھڑا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اس لڑکے پر پوری نظر رکھو اور اس کی فیملی پر بھی۔کب آتا ہے۔کب جاتا ہے۔ کیا کرتا ہے۔روز کا معمول چاہیئے اور ہمارے حکم کے منتظر رہو۔ساری اکڑ نکل جائے گی اس کی۔ کرتا ہوں کچھ۔"

"جی سائیں۔جیسا آپ چاہتے ہیں بلکل ویسا ہی ہو گا۔ "

"ٹھیک ہے۔ گاڑی نکالو ذرا۔ "

"جی سائیں۔" وہ بہت کچھ سوچ بیٹھے تھے۔ابھی انہیں کسی دورے پر جانا تھا۔ منٹھل کے گاڑی نکالتے ہی دو تین مسلح گارڈز کی گاڑی کی معیت میں ان کی گاڑی دھول اڑاتی جا چکی تھی۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

جو کام وہ کر رہا تھا وہ خطرے سے خالی نہیں تھا۔وہ جانتا تھا اب ان کا اگلا قدم ضرور خطرناک ہو گا اب وہ خود کو ہر طریقے کے خطرے سے نبٹنے کے لیئے تیار کر رہا تھا۔اس نے گھر پر اس بات کا کسی سے ذکر نہیں کیا۔اسے پتا تھا نائمہ پریشان ہو جائنگی۔وہ

All Rights Reserved by Novels lounge

مسلسل کمرے سے ملحق ٹیریس میں کھڑا سوچ رہا تھا کہ اچانک نیچے لان میں نظر پڑی۔ نیلے رنگ کا آنچل بار بار نظر آرہا تھا۔ اور جھلک دکھا کے غاب ہو جا رہا تھا۔ زرناش کوئی کتاب لیے شاید پڑھ رہی تھی۔ اس کے فائنل ائیر کے امتحان ہونے والے تھے اب وہ نظر کم آتی تھی۔ اکثر کمرہ بند کر کے پڑھ رہی ہوتی یا لان میں ٹہل کر پڑھتی ہوئی نظر آتی۔ وہ اس طرف تھی۔ جہاں سے عارش کے بالکنی سے بمشکل نظر آتا ہے۔ صرف اچانک عارش کے دل میں اسکو سامنے سے دیکھنے کی خواہش ہوئی۔ وہ دل کی اس انوکھی فرمائش پر حیران تھا۔ یہ سوچ کے ہی مسکراہٹ اس کے سنجیدہ چہرے پر پھیل گئی کہ ابھی وہ اچانک اسے دیکھ کر گھبرا جائے گی اس سوچ نے اسے اور بے چین کر دیا۔ اس کا دل چاہا کہ جائے اور زرناش کا گھبرایا ہوا چہرہ دیکھے۔ وہ اپنے دل پر قابو نہیں پاسکا اور لبوں میں مسکراہٹ دبائے لان میں پہنچ گیا جہاں وہ اب بھی ٹہل رہی تھی مگر اب اسے اسکا چہرہ صاف نظر آرہا تھا۔ زرناش کی نظر اب تک اس پر نہیں پڑی تھی۔ وہ دور کھڑا کافی دیر تک اس کو دیکھتا رہا اور خود بھی نہیں جانتا تھا۔ وہ اس طرح کی بچکانہ حرکت کیوں کر رہا ہے۔ نظروں کا ارتکاز تھا کہ زرناش کی

All Rights Reserved by Novels lounge

نظر سامنے پڑی۔ دونوں ہاتھ ٹراؤزر کی جیب میں ڈالے وہ دلچسپی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ آنکھیں شرارت سے مسکرا رہی تھیں۔

ہائے اللہ یہ کب آئے اور مجھے ہی دیکھ رہے ہیں۔ زرناش نے ذرا سی نظر اٹھا کے دیکھا۔ پھر جھکا لیا۔ توبہ انسان کی آنکھ ہے یا روبوٹ کی۔ ذرا بھی پلکے نہیں جھپک رہیں۔ اب وہ ان نظروں سے خائف سی ہو گئی تھی۔ کچھ پڑھا بھی نہیں جا رہا تھا۔ ہائے یہ تو یہیں آ رہا ہے۔ جب سے عارش کے دیکھنے کا انداز بدلہ تھا زرناش اس سے دور بھاگتی تھی اور میں کیوں گھبرا رہی ہوں۔ نہیں زرناش تم بیوی ہو۔ کوئی ضرورت نہیں ہے گھبرانے کی۔ ریلیکس زرناش۔ ریلکس۔ وہ آنکھیں بند کر کے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"یہ آنکھیں بند کر کے کونسی پڑھائی ہو رہی ہے؟ "

"اف۔۔"وہ اچھل ہی تو گئی تھی آواز پر۔ پھر فوراً خود پر قابو پالیا وہ سنجیدہ سی شکل بنائے اس سے پوچھ رہا تھا لیکن آنکھیں ہنوز شرارت سے چمک رہی تھیں

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ میں دعا پڑھ رہی تھی۔ "

"وہ۔"عارش نے لبوں پر آتی مسکراہٹ کا گلا گھونٹا۔

"ویسے تم دونوں کی دوستی ہے۔لگ رہا ہے کافی دیر سے دونوں ساتھ ٹہل رہی ہو۔" وہ اب بھی مسکراہٹ دبائے اس سے مخاطب تھا

"کون ؟"زرناش کی آنکھیں پھیل چکی تھیں۔کیونکہ وہ کافی دیر سے اکیلے ہی تھی پھر کون تھا جس کی وہ بات کر رہا تھا۔

"وہ"عارش نے دیوار کی طرف اشارہ کیا۔جہاں موٹی سی چھپکلی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔خوف سے اس کی چیخ نکل گئی اور وہ اس جگہ سے دور بھاگ گئی۔لان میں لگی کرسی میں بیٹھ کر وہ اپنی سانس درست کر رہی تھی۔سوچ سوچ کر ہی خوف سے جھرجھری آرہی تھی۔چھپکلی اس کے ساتھ ٹہل رہی تھی۔وہ بھی اب کرسی پر بیٹھ چکا تھا لیکن مسکراہٹ اب بھی چہرے کا احاطہ کی ہوئے تھی۔زرناش اب اسے شک کی نظر سے دیکھ رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اوہ تو محترم مجھے نہیں چھپکلی کو دیکھ رہے تھے۔

"آپ کو پتا تھا وہاں چھپکلی ہے۔ بتایا کیوں نہیں مجھے اور انتظار میں تھے کی کب چھپکلی میرے سر میں گرے اور مجھے اپنا لقمہ اجل بنالے۔" اس کے کہتے ہی عارش کا قہقہ فضا میں گونجا جب کے زرناش نے بھی زبان دانتوں میں دبالی۔

"یہ میری معلومات اضافہ ہوا کے چھپکلی انسانوں کو لقمہ اجل بناتی ہیں۔ مجھے تو یہی لگا تھا کے یہ صرف لڑکیوں کو ڈرانے کے کام آتی ہیں۔" عارش کا قہقہ رکا نہیں گردن پیچھے کیے وہ مسلسل ہنس رہا تھا۔ ماتھے کے بال کچھ اور بکھر گئے تھے۔ زیادہ ہنسنے کی وجہ سے آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اور وہ بیٹھی اس وقت کو کوس رہی تھی جب اس کے منہ سے نکلا۔ پتا نہیں میری بولتی بند ہو جاتی ہے یا پھر الٹا سیدھا ہی نکلتا ہے زبان سے ان کے سامنے۔ اب یہ میرا مذاق اڑاتے رہینگے۔

"میں مزاق نہیں اڑاؤ نگا۔ نہ ہی کسی کو بتاؤ نگا۔ آئی سوئیر" سنجیدہ سا چہرہ بنائے وہ اسے کہہ رہا تھا مگر آنکھیں ہنوز شرارت سے مسکرا رہی تھیں۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اف یہ دل کی بات کیسے پڑھ لیتے ہیں۔ زرناش دل ہی دل میں تلملائی۔

"تمہیں کسی نے بتایا نہیں کہ تم بلند آواز میں سوچتی ہو۔" اب وہ مسکراہٹ دبائے کھڑا ہو گیا اور وہ خجل سی ہو گئی۔ واقعی اس کی بہت بری عادت تھی۔ دل ہی دل میں باتیں کرتی آواز بلند ہو جاتی تھی۔

"اچھا اب جا کے سو جاؤ۔ ایسا نہ ہو واقعی چھپکلی اڑتے ہوئے آئے اور تمہیں لقمہ اجل بنا لے۔" پہلے وہ واقعی ڈر کر جانے لگی مگر اچانک بات پر غور کیا تو اسے مڑ کر دیکھا۔ جسے پھر ہنسی کا دورہ پڑ چکا تھا۔ اب کی بار وہ بھی مسکرا دی۔ عارش کا یہ روپ وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔ ورنہ اتنا ہنستے ہوئے اس نے اسے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اور محبت کے اس رنگ سے روشناس ہو رہے تھے۔ جس سے دونوں ہی ناواقف تھے۔ زرناش ہی ہوش میں آئی اور جلدی سے اپنے کمرے کی طرف دوڑ لگا دی جبکہ عارش کے قہقہے نے اس کا تعاقب کیا تھا۔ عارش بھی کمرے میں آ گیا تھا اور اب پہلے والی پریشانی چہرے سے غائب تھی بلکہ ایک شوخ سی مسکراہٹ

All Rights Reserved by Novels lounge

نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا ہوا تھا۔وہ ساری دن بھر کی کثافت دھول چکی تھی۔وہ اب خود کو ترو تازہ محسوس کر رہا تھا۔

واہ عارش مان لو کے تمھیں اپنی ہی بیوی سے محبت ہو چکی ہے۔وہ سونے کے ل ئے لیٹ چکا تھا۔مگر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی اگر وہ جاگ رہا تھا۔

تو زرناش کو کونسا نیند آنی تھی۔عارش کی آنکھیں۔اف بار بار ان آنکھوں کو یاد کر رہی تھی۔جہاں آج پہلی بار اسے اپنے لی ئے محبت نظر آئی۔تو عارش حسان میری دعاؤ ں نے آپ کو جیت لیا۔میری محبت سرخرو ہوئی۔

ایک فاتح بنا سرشار تھا۔تو دوسرا اپنی ہار تسلیم کی ئے خوش تھا۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

عانیہ کی منگنی کا انویٹیشن کارڈ آیا تھا۔زرناش کو حیرت بھری خوشی ہوئی۔ناعمہ بیگم بھی خوش تھیں۔کچھ بھی تھا۔بھانجی سے ان کو اب بھی محبت تھی۔اس کا دکھ انہیں تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

۔ایک گلٹ کا شکار تھیں۔ جس سے آج وہ خود کو ہلکا محسوس کر رہی تھیں۔ عانیہ خود آئی تھی۔ ناعمہ سے بھی اچھے سے ملی اور معافی بھی مانگی۔

"آنٹی مجھے معاف کر دیں شاید میں خود غرض ہو گئی تھی۔ "

"کوئی بات نہیں بیٹا۔ اب پرانی باتیں دہرا کر اپنی خوشی مت خراب کرو۔ اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔" عانیہ کے لبوں پر ایک پھیکی مسکراہٹ آ کر گزر گئی۔

"آنٹی زرناش کہاں ہے؟" آج وہ پہلی بار خلوص سے زرناش کا پوچھ رہی تھی۔

"کچن میں ہے بیٹا۔ جاؤ جا کے مل لو۔" اب وہ زرناش کے پاس کھڑی تھی۔ زرناش کو بہت حیرت ہوئی۔ اسے اس طرح وہ جھجک رہی تھی جیسے کچھ کہنا چاہتی ہو۔ پہلے والی مغروریت چہرے پر بلکل نہیں تھی۔

"عانیہ آپ کی منگنی کا سن کر بہت خوشی ہوئی مجھے۔ مبارک ہو۔" زرناش نے ہی بات کا آغاز کیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تھینکیو۔ تم بہت اچھی لڑکی ہو زرناش۔" وہ اچانک اس کا ہاتھ تھام کر کہنے لگی ۔زرناش حیران پریشان اس کو دیکھ رہی تھی۔

"میں نے تمہارے ساتھ بلکل بھی اچھا نہیں کیا اور تم مجھ سے اتنی خوش دلی سے مبارک باد دے رہی ہو۔ میں بہت شرمندہ ہوں میں نے تو عارش سے تمہاری۔۔۔ خیر چھوڑو یہ بتاؤ منگنی میں تو آؤ گی نا؟" آخر میں اس کی آواز بھیگی سی ہو گئی۔

ارے۔۔ یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے۔ ضرور آؤ نگی اور آپ کو اب کچھ بھی بولنے " "کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بتائیں چائے پیئنگی۔ یا کافی؟"

"جو تم چاہو۔" عانیہ نے کہا اور دونوں قہقہ لگانے لگیں۔ عانیہ نے عارش کی آنکھوں میں زرناش کی محبت دیکھی تھی۔ وہ اب زرناش کو ناپسند نہیں کر سکتی تھی کیونکہ وہ تو اس کی محبت کی محبت تھی۔ دونوں کی آنکھوں میں نمی چمک رہی تھی۔ آج عانیہ نے کافی دیر زرناش کے ساتھ باتوں میں گزارا۔ دونوں میں اچھی خاصی دوستی ہو چکی تھی۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

All Rights Reserved by Novels lounge

آج عارش نیوز روم میں پہنچا تو اس چینل کے سی ای او نے اسے اپنے پاس بلایا۔

"عارش تم جانتے ہو یہ کام خطرے سے خالی نہیں ہے۔ تم جانتے ہو دلاور شاہ کے تعلقات کتنے زیادہ ہیں۔ وہ اتنی آسانی سے نہیں ہار مانے گا۔ بہت زیادہ تعلقات ہیں اس کے۔"

"میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ برائی ایک وقت تک حاوی رہتی ہے ایک نہ ایک دن اچھائی اس برائی کو ختم کر دیتی ہے۔ مجھے اس دن کا انتظار ہے۔"

عارش میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تم جیسے لوگوں کی وجہ سے یہ ملک بچا ہوا ہے۔ بس "میں چاہتا ہوں تم تھوڑا احتیاط کرو کوئی سیکیورٹی کی ضرورت ہو تو مجھ سے کہنا۔"

"جی جی بلکل۔ آپ کی وجہ سے تو میں ثابت قدم ہوں۔" اب وہ مسکراتا ہوا کھڑا ہوا تھا۔

عارش اپنا کام ختم کر کے سیدھا ہوا تھا کے ایک کال آئی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہیلو کون ؟ بکواس بند کرو اپنی۔ تمہاری ہمّت کیسے ہوئی میری بیوی کے بارے میں بات کرنے کی۔ شٹ اپ اپنی ناپاک زبان سے میری بیوی کا نام مت لو۔"

"ہاہاہا رومیو کو تو نام لینے سے ہی بڑی تکلیف ہو رہی ہے پھر اسے تکلیف میں دیکھ کر کتنی تکلیف ہو گی۔" میر شاہ قہقہ لگا رہا تھا جب کہ عارش کا بس نہیں چل رہا تھا وہ جا کے اس شخص کا گلا دبا دے۔

---------------☆-------------☆------------------

"تمھاری لڑائی مجھ سے ہے۔ تو بہتر ہے۔ مجھ تک رہو۔ میری فیملی میں سے کسی کو بھی کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کی تو میں زندہ نہیں چھوڑونگا۔ سمجھے تم۔" وہ دھاڑا تھا۔ دماغ کی رگیں تن گئی تھیں۔ اگر میر شاہ سامنے ہوتا تو شاید وہ زندہ نہیں رہتا۔

"نہیں۔ نہیں اینکر! تمہاری فیملی نہیں۔ صرف تمھاری بیوی۔ میں تمھیں وہاں سے نقصان پہنچاؤ نگا۔ جہاں تم تکلیف سے بلبلا جاؤ گے۔" میر شاہ فون میں شیر بنا بیٹھا تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

جبکہ میر شاہ نے تو اندھیرے میں تیر چلایا تھا مگر تیر صحیح نشانے پر لگا تھا۔ بلکہ اس کی توقع سے زیادہ عارش زرناش کا نام سن کر طیش میں آ گیا تھا۔

"اگر تم نے کچھ بھی کرنے کی کوشش کی تو مجھ سے زیادہ برا کوئی نہیں ہو گا۔ اگر تم یہ سمجھ رہے ہو تمہاری اس گھٹیا چال سے میں ڈر جاؤ نگا۔ تو یہ سوچ ہے تمہاری۔ جس کام کے لیئے تم روک رہے ہو۔ ٹھیک ہے نہیں کرتا میں صحیح۔ مگر جو چیز میرے پاس ہے وہ تمہاری منگیتر اور تمہارے باپ اور تمہارے خاندان والوں کو دکھانے کے لیے کافی ہے اور تم کسی کو منہ دیکھانے کے لائق نہیں رہو گے۔ میر دلاور شاہ میں چپ ہوں۔ صرف اس لیے تمہارے کسی بھی ذاتی فعل سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ میں صرف اپنے ملک کے لیے کام کرتا ہوں۔ لیکن اگر تم نے میری بیوی یا میرے گھر والوں میں سے کسی کو بھی نظر اٹھا کے بھی دیکھا۔۔ تو تم یاد رکھو گے کہ تم نے عارش حسان کے گھر میں نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔" دھیمے دھیمے لہجے میں غرا کر کہتا۔ وہ واقعی میر شاہ کی بولتی بند کروا چکا تھا۔ میر شاہ کی واقعی حالت خراب ہو گئی تھی۔ کیونکہ

All Rights Reserved by Novels lounge

میر شاہ ایک بگڑا ہوا لڑکا تھا اور اس کے بہت سے کارنامے عارش کو پتا تھا۔ میر شاہ پریشان ہو گیا تھا۔ اس کی چال الٹی پڑ گئی تھی۔

عارش دونوں ہاتھ سر پر رکھے بیٹھا تھا۔ چہرے پر سنجیدہ سے آثار تھے براؤن آنکھیں غم و غصّے سے سرخ ہو چکی تھیں۔ سوچ سوچ کے دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔ اسے اندازہ نہیں تھا کے دلاور شاہ اس حد تک گر جائے گا کہ اپنے بیٹے کو آگے کر دے گا اور زرناش تک پہنچ جائے گا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ جا کے اس کا منہ توڑ دے۔ زرناش کا نام اس کے منہ سے سن کر آگ بگولہ ہو چکا تھا۔ اچانک اسے یاد آیا آج زرناش کی فیرویل پارٹی تھی۔ فوراً گھڑی دیکھی اور گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکل گیا۔ اس نے اپنی طرف سے تو میر شاہ کو اچھی خاصی دھمکی دے دی تھی۔ جس سے میر واقعی پریشان ہو گیا تھا۔ مگر عارش کے پاس ایسا کوئی ثبوت نہیں تھا۔ اس نے ڈرانے کے لیے اسے کہا تھا۔ مگر میر شاہ واقعی بلبلا گیا تھا کیونکہ صرف دولت اور شہرت کی وجہ سے وہ اتنا اڑتا تھا۔ مگر اندر سے وہ ایک بزدل مرد تھا۔ عارش جانتا تھا کہ وہ صرف کہہ رہا تھا۔ کرنے کی ہمت اس کے اندر نہیں ہے مگر وہ اب ہر طرح سے سوچ رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وہ پھر بھی احتیاط کرنا چاہتا تھا۔ معاملے کی سنگینی کا احساس اسے اب ہوا تھا۔ وہ اب کسی کو کال ملا رہا تھا۔ ریش ڈرائیونگ کرتا ہوا۔ اب وہ کال پر مصروف تھا۔

"ہیلو! ہاں عثمان یار۔ کل مجھ سے ملو ہاں۔ ہاں وہی کیس ڈسکسکس کرنا ہے۔ ہاں اب دھمکی پر اتر آئے ہیں وہ لوگ۔ پتہ نہیں خود کو خدا سمجھ بیٹھے ہیں۔ بس میں چاہتا ہوں۔ اس کھیل کو اب ختم کر دوں۔ اب میں جلد از جلد ان کو انجام تک پہنچانا چاہتا ہوں۔" وہ اب کال رکھ چکا تھا۔ گاڑی کی رفتار بہت تیز تھی براؤن آنکھیں سنجیدہ سی سامنے مرر پر جمائے لب بھینچے وہ بار بار گھڑی دیکھ رہا تھا۔ بس وہ نکلی نہ ہو ایک ہی دعا اس کی زبان پر تھی۔

"ہاں فائزہ! ہاں میں بس نکل رہی ہوں۔" وہی اس دن والی فراک پہنے ہلکے سے میک اپ کے ساتھ وہ واقعی کوئی معصوم سی پری لگ رہی تھی۔ اب وہ آئینے میں خود کا جائزہ لے رہی تھی۔ اچانک دل نے خواہش کی کاش عارش اسے اس تیاری میں دیکھ لے۔ دل کی اس خواہش پر لبوں پر مسکراہٹ کھل گئی۔ ابھی تو بہت ٹائم

All Rights Reserved by Novels lounge

تھا۔عارش کے آنے میں مگر اسے جلدی نکلنا تھا۔وہ تیار ہو کے نیچے لاؤنج میں آگئی۔ناعمہ نے دیکھ کر دل ہی دل میں اسکی نظر اتاری۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔"پیار سے انسے دیکھتے ہوئے کہا۔اپنی تعریف پر وہ جھینپ گئی۔

"ڈرائیور کو کہہ دیا تھا نا؟جاؤ۔ "

"جی آنٹی!"وہ باہر نکل گئی۔عارش پورچ میں پہنچا تو دیکھا۔وہ تیار تھی۔اور جانے کے لیے نکل رہی تھی۔ایک منٹ کے لیے تو وہ دیکھتا رہ گیا۔یہ وہی زرناش تھی یا کوئی معصوم پری۔وہ نظر ہٹا نہیں پا رہا تھا۔بہت مشکل سے خود پر قابو پا کر وہ آگے بڑھا۔دل انجانے خوف سے لرز سا گیا۔

"کہاں جا رہی ہو؟"سختی سے پوچھا۔"کوئی ضرورت نہیں ہے کہیں جانے کی۔جاؤ اندر۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"مم۔۔ ممگر مم۔ ماموں سے کہا تھا میں نے۔" وہ حیران اور پریشان تھی۔ اسے کیا ہوا تھا۔ کل تک تو ٹھیک تھا۔ اب یہ۔ وہ ڈبڈبائی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"میں نے کہا نا۔ جاؤ اندر۔" اب کی بار وہ دھاڑا تھا۔ زرناش سہم گئی اور دوڑتی ہوئی اندر چلی گئی۔ وہ دور کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہا۔ جس لڑکی کو اس نے ڈانٹا تھا۔ وہ اسے کیسے بتائے کہ وہ لڑکی اس کے لیے کتنی اہم ہوگئی تھی۔ وہ اس نازک سی لڑکی کو کھونے سے ڈرتا ہے۔ اس کی ہر سانس میں اب صرف وہ ہی بستی ہے۔ اس کی تکلیف کا سوچ کے ہی اس کی جان نکلنے لگی تھی۔ اسی لیئے اسے سختی دکھانی پڑی۔ صرف اس لیئے کہ وہ اس کے لیۓ بہت اہم تھی۔ لیکن زرناش کے آنسو اسے تکلیف دے رہے تھے۔ کس طرح بے یقینی سے وہ اسے دیکھ رہی تھی۔ اور وہ خود کتنی حسین لگ رہی تھی۔ ڈری سہمی نازک سی دل چاہا اسے اپنے سینے میں چھپالے اور دنیا کی ظالم نظروں سے بہت دور لے جائے۔ وہ تھکا ہوا سا لاؤنج میں داخل ہوا۔ جہاں ناعمہ پریشان سی بیٹھی تھیں۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"عارش کیا ہوا ہے؟ تم نے کچھ کہا ہے زرناش کو؟ اچھا خاصا تیار تھی جانے کے لیئے۔ ابھی روتی ہوئے کمرے میں گ ئی ہے۔

"جی میں نے منع کر دیا ہے۔" سنجیدہ سے لہجے میں کہتا اپنا کوٹ اتارنے لگا۔ مگر لفظوں میں صدیوں کی تھکن تھی۔

"تم نے۔ مگر کیوں؟" ناعمہ اچھنبے کا شکار ہوئیں۔

"میں آپ کو سب بتا دونگا۔ مگر پلیز ابھی کوئی question نہیں مما پلیز!" ی

"کیا ہوا عارش! تم پریشان ہو؟" اب وہ فکرمندی سے اس سے پوچھنے لگیں۔

"کچھ نہیں امّی! بس میں نہیں چاہتا کہ وہ ایسی پارٹی میں جائے۔" وہ بولتا ہوا اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ ناعمہ حیران پریشان تھیں کہ عارش اتنا انسیکیور کب سے ہو گیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

عارش اب اپنی بالکونی کے پاس کھڑا سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا۔اس کال کے بعد ایک دن میں ہی اس کے چہرے پر تھکن کے آثار تھے۔جیسے کچھ کھونے کا ڈر تھا۔ مسئلہ یہ نہیں تھا کہ وہ ڈر گیا تھا۔وہ جانتا تھا میر شاہ اب کچھ نہیں کر سکتا مگر دلاور شاہ کے دماغ میں اگر یہ بات آگئی ہے۔تو پھر وہ کسی بھی زریعے سے اس کے کام کو روکنے کے لیئے وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔اور زرناش کا سوچ کر ہی اسے لگتا کوئی اس کی روح کو کھینچ رہا ہو۔اسے آج احساس ہوا یہ دو بولوں کا رشتہ اتنا بھی کمزور نہیں ہوتا۔نکاح بہت طاقت ور رشتہ ہے۔جس رشتے کو خدا نے بنایا ہو وہ کمزور کیسے ہو سکتا ہے۔واقعی یہ دو لوگوں کے بندھن کا نام ہے۔ایک کو تکلیف ہو۔دوسرا تڑپ جائے۔جہاں محبت کرنی نہیں پڑتی۔خود بہ خود ہو جاتی ہے کوئی کشش ہوتی ہے۔جو ایک دوسرے کے جانب کھینچتی ہے۔آج کی رات دونوں کے لیئے تکلیف دہ تھی۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

زرناش جب سے کمرے میں آئی تھی۔مسلسل رو رہی تھی۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا رونا کس بات پر آرہا ہے۔کیا پارٹی میں نہیں جانے کی وجہ سے؟؟نہیں بلکل

All Rights Reserved by Novels lounge

نہیں۔بلکہ عارش کی آنکھوں کی سختی اسے رلا رہی تھی۔اس کی بے اعتباری رلا رہی تھی۔اسے لگا شاید وہ اسے پارٹی میں جانے سے روک رہا ہے اور اس کا وہ غصّے سے دھاڑنا آخر ایسا کیا کیا تھا اسنے؟کس بات کا غصّہ تھا اسے؟فائزہ کی مسلسل کال آرہی تھی۔جسے وہ نظر انداز کررہی تھی مگر وہ مستقل مزاجی سے اسے کال کررہی تھی۔اس نے جھنجلا کے اسے کال اٹھانی پڑی۔

"فائزہ مجھے سمجھ نہیں آتا یہ شخص چاہتا کیا ہے۔"رو رو کے آواز بیٹھ چکی تھی۔

"کیا ہوا ہے؟زرناش تم رو رہی ہو؟عارش بھائی نے کچھ کہا؟"فائزہ کو اس کے رونے سے پریشانی ہو رہی تھی۔

"کبھی مجھے لگتا ہے ایک یہی شخص ہے جو میرا اپنا ہے۔جس کے ساتھ میں پوری دنیا کے سامنے اعتماد سے کھڑی ہو سکتی ہوں اور کبھی لگتا ہے۔وہ میرا کبھی تھا ہی نہیں۔کیا اس نکاح کے بولوں کا اثر صرف مجھ پر ہوا ہے؟کیا اسے احساس نہیں ہوتا کچھ؟"نم

All Rights Reserved by Novels lounge

آواز میں وہ اپنے اندر کی تمام بے چینی نکال رہی تھی۔فائزہ خاموشی سے سن رہی تھی۔وہ چاہتی تھی کہ وہ اپنا دل ہلکا کر لے۔اچھا ہے پھر پر سکون ہو جائے گی۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

صبح بہت بوجھل سی تھی۔ناشتے کے ٹیبل پر عارش کی نظریں بے چین رہیں مگر وہ نظر نہیں آئی۔

"عارش تمہاری مما کیا کہہ رہیں ہیں۔کل تم نے زرناش کو جانے سے منع کر دیا۔" حسان سنجیدہ لہجے میں اس سے مخاطب تھے۔جبکہ گہری نظریں بیٹے کا جائزہ لے رہی تھیں۔سرخ آنکھیں رات بھر جاگنے کا بھید کھول رہی تھیں۔ماتھے پر تفکر کا جال تھا اور پچھتاوے کا احساس۔اتنی نازک سی تو ہے وہ۔کیا ضرورت تھی اپنی پریشانی میں اس پر غصّہ دکھانے کی شاید وہ ضرورت سے زیادہ حساس اور جزباتی ہو گیا تھا۔

"کچھ پوچھ رہا ہوں میں عارش؟اور میں سچ سننا چاہتا ہوں۔" اب ان کے لہجے میں سختی تھی عارش ہاتھ میں ٹوسٹ لیئے گہری سوچ میں تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"جی ڈیڈ۔ اسے لگا شاید سچ بتا دینا چاہیئے۔ اس نے انہیں سچ سے آگاہ کر دیا۔

"عارش یہ کوئی پہلی بار تو نہیں ہے۔ تم پہلے بھی اس طرح کے معاملات کو سنبھال چکے ہو۔ بی بریو بیٹا۔ میں جانتا ہوں زرناش کو کھونے کے ڈر سے تمھارا یہ حال ہوا ہے۔" اب کی بار وہ مسکرائے تھے۔ جس پر عارش بھی خجل سا مسکرا دیا تھا۔ حسان صاحب بھی پریشان ہو گئے تھے۔ مگر بیٹے کے سامنے وہ ظاہر نہیں کر سکے۔

عارش اب پر سکون تھا مگر شرمندگی کا احساس بہت تنگ کر رہا تھا۔ لگتا ہے محترمہ کو منانا پڑے گا۔ چل بھئی عارش حسان اب تمھیں یہ کام بھی کرنا پڑے گا۔ وہ خود سے مخاطب تھا اور ایک مسکراہٹ لبوں پر دوڑ گئی۔ وہ ناشتہ چھوڑ کر اس کی تلاش میں ڈائننگ ہال سے باہر نکل گیا۔ یہ تو وہ جانتا تھا کہ وہ یہیں کہیں ہے۔ کیونکہ صبح جلدی اٹھنے کی عادی تھی۔ وہ لان کے پیچھے پھولوں کی باڑھ کی طرف آیا۔ جہاں وہ اداس سی مرجھائے ہوئے کلیوں کو توڑ توڑ کر پھینک رہی تھی۔ ایک خوبصورت منظر تھا صبح کا۔ عارش کو لگا اس سے حسین صبح اس نے کبھی نہیں دیکھی۔ وہ خاموشی کے ساتھ اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ چکا تھا۔ جسے اس نے دیکھ کر بھی نظر انداز کیا۔ ہلکے لیمن کلر کی

All Rights Reserved by Novels lounge

قمیض ٹراؤ زر اور ہم رنگ کا دوپٹہ پہنے خفا خفا سی سرخ آنکھوں کے ساتھ دل میں اتر رہی تھی۔

"کیا تم مجھ سے لڑو گی نہیں؟" گھنبیر سی آواز میں اس سے مخاطب ہوا۔ اور اسکے دل کی دھڑکن کی رفتار بڑھا گیا۔

"مجھے کیا حق ہے۔ جو میں لڑوں آپ سے۔ یہ حق تو صرف آپ کے پاس ہے۔ جب مرضی ڈانٹ دیں۔" وہ خفا سی شکل بنا کر بولی۔

"اچھا کیا معاف نہیں کرو گی اب؟" وہ معصوم بنا اس سے سوال کر رہا تھا۔ زرناش نے چونک کر اس کی شکل دیکھی۔ کیا وہ رات والا عارش ہے؟ لیکن وہ تو مختلف سا عارش۔ آنکھوں میں محبت کا سمندر ٹھاٹیں مار رہا تھا۔ زرناش زیادہ دیر اس مقناطیسی آنکھوں کی تپش سہہ نہ سکی۔ فوراً نظروں کا زاویہ بدلا۔ اس کا گھبرا کے نظر چرانا عارش کو ہنسنے پر مجبور کر گیا۔ اسے آفس سے دیر ہو رہی تھی۔ اسی لیے وہ اب جانے لگا۔ پھر مڑ کر اسے مخاطب کیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"سنو!" وہ دور کھڑی سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"آج رات منگنی میں وہی ڈریس پہننا۔" یہ کہہ کر وہ جاچکا تھا اور زرناش اپنی بے ترتیب دھڑکنوں کو سنبھال رہی تھی۔ ان دونوں کے درمیان کوئی عہد و پیمان نہیں۔ اور نہ ہی کسی قسم کا اظہار کسی نے کیا تھا۔ بلکہ بغیر کچھ کہے دونوں کے درمیان محبت پروان چڑھ رہی تھی۔ جس سے وہ دونوں ہی واقف ہو چکے تھے۔ مگر اظہار میں دونوں ہی کنجوس تھے۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

"تم نے یہ حرکت کیوں کی میر؟ تم نے کس کی اجازت سے اس کو کال کی۔ یہ میرا مسئلہ تھا۔ میں حل کر لیتا۔ تم جانتے ہو تمہاری یہ بے وقوفی ہمارے کتنے خلاف جا سکتی ہے۔ ابھی ایسے ہی وہ نیا ڈی ایس پی پیچھے پڑا ہے۔ عارش کے ساتھ مل کر اور اب ایک تم نیا تماشہ کھڑا کروانا چاہتے ہو۔" دلاور شاہ غصّے سے پاگل ہو رہے تھے۔ اور پورے

All Rights Reserved by Novels lounge

کمرے کے چکر لگا رہے تھے۔ سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کریں۔ ان کے لاڈلے بیٹے نے جو حرکت کی اس کا خمیازہ ان کو ہی بھگتنا پڑے گا۔

دراصل میر شاہ نے خود عارش کو کال کی تھی۔ جس سے دلاور شاہ بے خبر تھے۔ ابھی مٹھل کے زریعے انہیں اس بے وقوفی کا علم ہوا۔ میر شاہ نیچے سر جھکائے کھڑا تھا مگر چہرے پر شرمندگی کے کوئی آثار نہیں تھے۔

"تو میں کیا کرتا؟ نہیں دیکھا جا رہا تھا مجھ سے۔ وہ حقیقت سے تو واقف ہو ہی چکا تھا۔ پھر کیا کرتے آپ؟ آپ کے ہی گھر میں وہ آپ کو سنا کر چلا گیا۔ تب تو کچھ نہیں کر سکے۔" وہ بدتمیزی سے کہتا سامنے پڑی کرسی کو ٹھوکر مار کر چلا گیا۔ پیچھے وہ دکھ سے بیٹے کو دیکھ رہے تھے۔ جو بویا تھا انہوں نے۔ وہ اب کاٹنا تھا۔ حرام کی کمائی کھانے والوں کی اولاد شاید اسی طرح ماں باپ کو رسوا کرتی ہے۔ مگر ان کی آنکھوں میں اب بھی دولت اور شہرت کی پٹّی تھی۔ جو آسانی سے نہیں کھلتی۔ تھوڑی دیر کا غم منا کر وہ اب کسی کو کال ملا رہے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"غور سے سنو۔ مجھے عارش حسان چاہیے۔ مردہ حالت میں۔ آج رات تک کا ٹائم ہے تمھارے پاس۔ کل صبح کے اخبار میں میں اس کے مرنے کی خبر دیکھوں اور ایک ثبوت نہیں چھوڑنا تاکہ دس سال تک عدالت میں کیس چلتا رہے۔" سفاکی سے کہتے وہ کال بند کر چکے تھے۔

-----☆--------------------☆------------------------------

عارش اپنے دوست ڈی ایس پی عثمان کے ساتھ بیٹھا تھا۔

"یار! یہ تو بڑے کام کی چیز ہے۔ بہت ویک پوائنٹ ہے۔ یہ دلاور شاہ کے پیچھے تو میں کب سے لگا ہوا ہوں۔ مگر کوئی ثبوت نہیں ان کے خلاف۔" عثمان میر شاہ کی کال ریکارڈنگ سن رہا تھا۔

"کوئی فائدہ نہیں ہوتا ان لوگوں کے پیچھے پڑنے کا۔ کچھ دن بعد ضمانت ہو جاتی ہے یا عدالت باعزت بری کر دیتی ہے۔ یہاں صرف پیسہ بولتا ہے۔ ہر کوئی جانتا ہے یہ کام

All Rights Reserved by Novels lounge

کون کر رہا مگر مجال ہے جو ایک لفظ نکال لے۔ چھوٹے عہدے سے لے کر بڑے عہدے تک صرف پیسہ بولتا ہے ان کے آگے۔" عارش مخصوص انداز میں چیئر پر بیٹھا غم و غصّے سے بول رہا تھا۔

"یہ تو دستور ہے میرے دوست۔ چلو آج تمھیں اچھا سا لنچ کرواؤں۔" عثمان اٹھتا ہوا کہنے لگا پھر عارش بھی اس کے ساتھ چلنے لگا۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

آج عارش نے عثمان کی مدد سے اپنی ٹیم کے ساتھ کسی اندورنی گاؤں میں چھاپا مارا تھا۔ جہاں لاکھوں کی تعداد میں منشیات کی مختلیف چیزیں برآمد ہوئیں لیکن کوئی بھی آدمی وہاں نہیں تھا۔ جس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہاں تک خبر پہلے مل چکی تھی۔ بہت سی تفتیش ہوئی مگر عارش جانتا تھا۔ کچھ دن بعد دوبارہ اسی جگہ پر یہی کام ہو گا۔ برائی کو ابھی بہت ڈھیل ملی ہوئی ہے۔ ایک ہی دفعہ خدا اپنی رسّی کھینچتا ہے۔ اس کے بعد انسان کی سب تدبیر دھری رہ جاتی لیکن حقیقتاً وہ بہت مایوس ہو گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

"بیگم میں سوچ رہا ہوں اب صاحبزادے کی رخصتی کر دوں۔"

"ہاں بلکل ٹھیک سوچا ہے آپ نے اور میں تو پریشان رہتی ہوں اس کے کام سے اور اس کو بھی کیا ضرورت ہے ہر کام میں بیچ میں آنے کی۔"

"السلام علیکم۔"

"لیجیے آپ کے صاحب زادے بھی آگ ئے۔" شام میں لان میں بیٹھے وہ لوگ چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ جب عارش بھی آگیا جب کہ زرناش اپنے کمرے میں تھی۔ اس کی نظریں زرناش کو تلاش کر رہی تھیں۔

"کہاں ہو؟" زرناش جو اپنی کتابیں سمیٹ رہی تھی۔ موبائل کی میسج ٹون پر میسج دیکھ کر ایک مسکراہٹ دوڑ گ ئی بالکنی سے نیچے دیکھا تو موصوف لان میں مما اور ڈیڈ کے ساتھ چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آپ کے دل میں۔" دھڑکتے دل کے ساتھ مسکراہٹ دبا کر جواب لکھا۔ایک ہارٹ والے ایموجی کے ساتھ جواب آیا۔

"یہاں تو بہت ساری رہتی ہیں۔ "

"ٹھیک ہے۔مجھے نکال دیں۔ایسی جگہ رہنے کی مجھے کوئی ضرورت نہیں جہاں بہت سی کی گنجائش ہو۔" غصّے والے ایموجی کے ساتھ جواب دیا۔عارش کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"تم تو اس دل کی ملکہ ہو۔یہ تمہاری جگہ ہے اور تمہاری ہی رہے گی۔" دھڑکتے دل کے ساتھ عارش کا میسج بار بار پڑھا مگر جواب نہیں دیا۔

"آ بھی جاؤ یار! پھر میں چلا جاؤ نگا۔پتا نہیں پھر کبھی دیکھ بھی سکوں یا نہیں۔"

"اللہ نہ کرے۔" وہ دہل کر لکھتی فوراً نیچے لان میں آئی۔ہلکے گلابی کلر کے پرنٹ کا سوٹ پہنے اور شیفون کے دوپٹّہ پہنے گلابی شام کا ہی حصّہ لگ رہی تھی۔عارش کو اس کو دیکھ کر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"بہت فکر ہے میری۔" میسج لکھا جبکہ زرناش نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"آؤ بیٹا! بیٹھو۔ شکر ہے تم آگئی ورنہ عارش تو انتظار میں بوڑھا ہو جاتا۔" حسان صاحب نے شرارت سے کہا۔

"عارش بیٹا! تمھاری مما تمھارے کام سے بہت پریشان ہیں۔ تم ہی اب انھیں اپنے لفظوں میں سمجھاؤ"

"کیا ہو گیا ہے مما! کیوں پریشان ہوتی ہیں۔" پیار سے وہ ناعمہ کے گرد باہیں ڈال کے کھڑا ہو گیا۔ اتنے اونچے بیٹے کے پیار کے انداز پر وہ مسکرا دیں۔ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

"بیٹا! میں چاہتی ہوں اب تم اپنی فیملی کے ساتھ خوش رہو اور ان سارے جھنجٹ میں رہنا آسان نہیں ہے۔ یہاں جنگل کا قانون ہے جس کے پاس پاور ہے۔ وہ سب کچھ ہے۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"مما! میں صرف ایک بات جانتا ہوں۔ برائی کبھی ہمیشہ نہیں رہتی۔ ان کا زوال لازمی ہے اور کسی کو تو اٹھنا پڑے گا نا۔ اگر ہر کوئی یہ کہہ کر چھوڑ دے کہ ہماری فیملی تو ٹھیک ہے نا۔ ہم اپنی فیملی کے ساتھ خوش ہیں۔ کافی ہے۔ یہ ملک بھی ہماری فیملی ہے۔ اس کو جو لوگ ختم کر رہے ہیں۔ ہمیں ان کے خلاف آواز اٹھانی چاہیئے۔ جب یہ ملک ہی خوشحال نہیں ہو گا۔ تو ہم کیسے خوش رہ سکتے ہیں۔ ہر فوجی اپنی فیملی کو دیکھے یا اپنی جان دیکھے۔ چھوڑ دے ملک کو کیا؟؟ آپ یا میں یا کوئی بھی سکون سے سو سکے گا؟ ان کی بھی تو فیملی ہے۔ ان کے بھی ماں باپ ہیں۔" اب کی بار اس کی آنکھیں نم تھیں۔ ناعمہ بھی شرمندہ سی بیٹھی تھیں۔ حسان صاحب کی گردن فخر سے اونچی تھی۔ وہ اپنے بیٹے کے تمام فیصلوں میں ساتھ تھے۔ انہیں یقین تھا۔ ان کا بیٹا کبھی غلط نہیں کر سکتا اور زرناش اس کا دل الگ بغاوت کر رہا تھا۔ جس شخص سے اسے محبت تھی اور جو اسکی قسمت میں تھا۔ وہ اتنے اچھے دل کا مالک بھی ہو گا۔ اس بات کا اندازہ اسے آج ہو رہا تھا۔ اتنا اچھی صورت کے ساتھ ساتھ نیک سیرت کا حامل اس کا شوہر تھا۔ مجازی خدا۔ اسے خود پر رشک آیا موبائل اٹھا کر فوراً میسج کیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آئم پراؤڈ آف یو۔"عارش کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ نظریں جھکائے مسکرا رہی تھی۔ دل جو بوجھل ہو گیا تھا۔اب پھر سے کھل اٹھا تھا۔عارش کو اب نیوز آفس پہنچنا تھا۔کیونکہ اس کے شو کا ٹائم شروع ہونے والا تھا۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

میر شاہ کلب میں اپنے جیسے ہی آوارہ اور اوباش دوستوں کے ساتھ بیٹھا تھا۔جہاں اسی کی طرح کے ایلیٹ کلاس کے چشم وچراغ بے شرمی کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے ہر ناجائز کام بخوشی کر رہے تھے۔بے شک گناہ میں لزت ہے۔یہ ان کہ ہی اولاد تھیں۔جنہوں نے حرام دولت کمانے کی چکر میں اولاد کو صرف پیسوں کے علاوہ کچھ نہیں دیا تھا اور وہ تربیت کی کمی ان کے ہر انداز سے جھلک رہی تھی۔ہاتوں میں مشروب تھامے ارد گرد لڑکیوں پر بے باکانہ نظریں جمائے کھڑا تھا۔

"میر شاہ!تو تو بہت بڑا نکلا۔اس اینکر کو دھمکی بھی دے ڈالی۔مان گئے تمہیں۔" اسی کی طرح کے ایک لڑکے نے ہنستے ہوئے اس کو اور بڑھوا دیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہاں ڈر گیا تھا وہ دو ٹکے کا اینکر۔ بھیگی بلی بن کہ معافی مانگ رہا تھا۔" وہ جھوٹ بولتا ہوا دوستوں میں اپنی دھاک بیٹھا رہا تھا۔ ایسی دلاور شاہ کی شہرت اور شخصیت کی وجہ سے سب اس سے دبتے بھی تھے۔ جس کا وہ بھرپور فائدہ بھی اٹھاتا تھا۔

"چلو نہ میر۔ کیوں بور کر رہے ہو۔" جینا جو ان کی باتوں سے بوریت کا شکار ہو رہی تھی۔ میر شاہ کو لے کر ڈانس فلور کی طرف جانے لگی۔ اب سب وہاں کے تمام افراد ہوش بھلائے گناہ میں مگن تھے۔ مشروب وافر مقدار میں پیا جا رہا تھا۔ میر شاہ بھی اب اپنا ہوش کھو چکا تھا۔ رات بہت ہو گ ئی تو وہ ڈگمگاتے قدم کے ساتھ وہاں سے نکل گیا اور اسی حالت میں گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

آج عانیہ کی منگنی تھی۔

"بیٹا جلدی تیار ہو جاؤ عارش بھی آنے والا ہو گا۔ "

All Rights Reserved by Novels lounge

"جی۔" زرناش اپنے کمرے میں آگ ئی۔اس نے اسی دن والی فراک نکالی جو فیرویل میں پہننا تھاکیونکہ عارش صبح بول کر گیا تھا۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔بہت دل لگا کر تیار ہوئی۔پہلی بار چہرے پر میک اپ کے تمام لوازمات استعمال کیے مگر بہت سلیقے سے بالوں کو ٹویسٹ بنا کر کھلا چھوڑا تھا۔آئینے میں اپنا عکس دیکھا تو خود حیران ہوگ ئی۔شاید عارش کی محبت نے اسے حسین بنادیا تھا۔اچانک گاڑی کے ہارن کی آواز آئی۔اس کے دل کی رفتار اچانک تیز ہوگ ئی۔اب اسے سب کے سامنے جانے میں عجیب سالگ رہا تھا۔پہلی دفعہ اتنا تیار ہوئی تھی۔اتنے میں ناعمہ آگئیں۔

"زرناش!تیار ہوگ ئی بیٹا؟سب انتظار کررہے ہیں۔ماشاءاللہ جیری بیٹی تو بہت پیاری لگ رہی ہے۔" وہ بلش ہوگ ئی۔ناعمہ کے ساتھ ہی لاؤنج میں آئی۔جہاں عارش اور حسان تیار ان ہی لوگوں کے انتظار میں کھڑے تھے۔عارش کی نظر پڑی تو نظریں ہٹانا مشکل ہوگیا۔سلیقے سے کھلے بال شاید وہ پہلی بار دیکھ رہا تھا۔بالوں کے لٹوں کو ہاتھ سے ہٹاتی وہ اس کی نظروں سے خائف ہورہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تمھاری ہی ہے بعد میں دیکھ لینا۔" حسان نے شرارت سے عارش کے کان میں کہا۔

وہ خجل سا مسکرا دیا۔ کم تو وہ بھی نہیں لگ رہا تھا۔ بلیک شلوار قمیض میں غضب ڈھا رہا تھا۔ چہرے پر قاتلانہ مسکراہٹ سجائے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"چلیں؟" آ کر اسے کہا۔

ناعمہ اور حسان آگے نکل چکے تھے۔ حسان صاحب کی کار میں۔ پیچھے عارش کے ساتھ زرناش۔ عارش نے پہلے اس کے لیۓ دروازہ کھولا۔ وہ کنفیوز سی بیٹھ گئی۔ اس کے پرفیوم کی خوشبو اسے پاگل کر رہی تھی۔ اس دن کے بعد آج اس کے ساتھ گاڑی میں سفر کر رہی تھی۔ مگر آج تو دل کے انداز ہی نرالے تھے دونوں کے ہلکی ہلکی میوزک اور بولتی خاموشی اور دل دھڑکا رہی تھی۔

"تھینکس۔" اچانک اس کی گھمبیر آواز نے خاموشی توڑی۔

"کس بات کے لیۓ؟" وہ اس کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔ اس کی براؤن آنکھوں میں محبت کی تپش اسے پگھلا رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میری بات ماننے کے لیے۔" اب وہ ماتھے پر آئے بال پیچھے کر رہا تھا۔ زرناش کا دل چاہا وہ منع کر دے انہیں پیچھے کرنے سے۔ اسے بہت اچھے لگتے تھے اس کے ماتھے پر آئے ہوئے بال۔

"کچھ کہنا ہے؟" اس کی آواز سے وہ خجل سی ہو گئی۔ اپنی بے اختیاری پر غصہ بھی آیا۔ کیا ضرورت تھی دیدے پھاڑ کے دیکھنے کی اور ہمیشہ کی طرح دل میں بولتے ہوئے آواز بلند ہو گئی۔ عارش کا قہقہہ فضا میں گونجا۔

"اوہ مائی گاڈ۔ دیدے۔ کہاں سے سیکھی ہے ایسی باتیں؟" اب وہ مسلسل ہنس رہا تھا۔ "ویسے ایک بات بتاؤ؟ میں اچھا تو لگ رہا ہوں نا؟" اب وہ اس کی طرف مڑا معصومیت چہرے پر بھر کر اس سے پوچھ رہا تھا۔ جیسے واقعی وہ پوچھنا چاہ رہا ہو۔ اس کی طرف دیکھ کر وہ کچھ کہنے والی تھی کہ آنکھوں میں شرارت دیکھ کر خفا سی ہو کر منہ موڑ گئی۔

"آپ مزاق کر رہے ہیں میرے ساتھ۔" منہ پھولا کر پوچھا ہلکی سی مسکراہٹ عارش کے چہرے پر در آئی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اف یہ معصومیت۔میری یہ مجال کے میں آپ کے ساتھ مزاق کروں۔" آنکھیں اب بھی شرارت سے مسکرا رہی تھیں جبکہ چہرے مسکراہٹ دبانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا۔وہ لوگ پہنچ چکے تھے۔اب وہ اتر کر اس کے سائیڈ کا دروازہ کھول رہا تھا۔وہ دونوں اندر جا رہے تھے۔دودھیا روشنی آنکھوں کو چندھیا رہی تھی۔بہت سی نظریں ان دونوں کے گرد اٹھیں۔کچھ رشک بھری تو کچھ حسد بھری۔پھر عانیہ کے پاس جب ساتھ پہنچے تو عانیہ دونوں کو ساتھ دیکھ کر خوشی سے کھل اٹھی۔عانیہ آف وائٹ کلر کی شرٹ پہنے واقعی پری لگ رہی تھی۔چہرے سے خوشی جھلک رہی تھی زوہاب کی محبت نے اسے اپنا بنالیا تھا۔

"بہت اچھی لگ رہی ہو۔عارش کی نظریں تو تم سے ہٹ نہیں رہیں۔دیکھو موصوف کو۔بات زوہاب سے کر رہا ہے اور دیکھ تمہیں رہا ہے۔" عنایہ نے زرناش کے کان میں سرگوشی کی۔زرناش نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو واقعی اپنی آنکھوں میں تمام تر محبتیں سموئے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔وہ ان نظروں کی تاب نہیں لا سکی اسی لیئے اسٹیج سے اتر گئی اور نائمہ کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

اب وہ لوگ واپسی کے لیئے نکل رہے تھے۔

لگتا ہے اب رخصتی کی بات کرنی پڑے گی ڈیڈ سے۔ وہ مسکرا رہا تھا۔ گاڑی میں اب بھی دھیمی سی میوزک لگی تھی۔ زرناش آج تقریب میں خود کو بہت خوش نصیب محسوس کر رہی تھی۔ اکثر لڑکیوں کی نظریں عارش کو دیکھ رہی تھیں۔ کچھ کو تو افسوس ہوا۔ جب اس کے زرناش سے نکاح کا علم ہوا۔ اتنی وجاہت اور ذہانت سے بھرپور شخص اس کا تھا اور آج وہ مکمل اس کا تھا۔ زرناش کو لگا اس سے زیادہ خوش نصیب کوئی نہیں ہو سکتا۔ جو اس کی قسمت میں لکھا تھا۔ وہ اسی کا تھا۔ جو اس نے چاہا۔ وہ اسے مل گیا تھا۔ عارش دھیمی سی مسکراہٹ سجائے آج بے باک نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اور وہ اپنے ہاتھ گود میں رکھے اس کی نظروں سے خائف ہو رہی تھی۔

"سامنے دیکھ کر گاڑی چلائیں۔" منمنا کر اسے کہنا ہی پڑا۔

"ہاہاہا" عارش کا قہقہ فضا میں گونجا۔ "تو تم مجھ سے ڈر رہی ہو۔" مسکراہٹ دبا کر بھنویں اچکا کہ سوال کیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"نن۔۔نہیں تو۔میں کیوں ڈرونگی۔" ایک ہاتھ سے بالوں کو کان کے پیچھے کرتی ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔ایک بار پھر گاڑی میں عارش کا قہقہ گونج رہا تھا۔اچانک ہی اس کے لب بھینچے اور چہرہ سنجیدہ ہوگیا۔گاڑی کی رفتار تیز کرلی۔اتنی تیز کہ زرناش ڈر گ ئی۔

"کیا ہوگیا آپ کو؟ کیا کررہے ہیں؟" وہ پریشان سی کبھی اس کو دیکھتی کبھی اس کی نظروں کے تعاقب میں عارش بغیر کچھ کہے کبھی آگے دیکھتا کبھی پیچھے اور ماتھے پر بل واضح تھے۔لب بھینچے وہ ڈرائیو کررہا تھا۔پھر ڈش بورڈ کھول کر اپنی گن لوڈ کی۔

"یہ کیا ہے؟" زرناش کی آنکھیں پھٹنے والی ہوگئیں۔

"سنو!اپنا سر نیچے کرو۔"

"کیا ہے یہ سب؟" وہ رو دینے والی ہوگ ئی۔ایک بلیک کلر کی کار ان کی گاڑی کے پاس ہی آگئی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں نے کہا نیچے کرو اپنا سر۔" اب کی بار وہ دھاڑا تھا۔وہ نیچے ہو رہی تھی کہ اچانک فضا گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھی۔ تبھی عارش نے بھی اپنی گن اٹھا لی اور دفاع میں فائر کیا۔تب تک زرناش کی چیخ نے اس کے دل کی دنیا کو تہہ وبالا کر دیا تھا۔

"زرناش۔۔" عارش کی چینخ سے زمین لرز گئی تھی۔

------------☆-----------------☆-------------

--

"زرناش آنکھیں کھولو۔" وہ چیخ رہا تھا۔اچانک ایک اور گولی آئی اور اس کے بازو کو چیرتی نکل گ ئی۔وہ اپنی تکلیف محسوس نہیں کر سکا۔وہ صرف زرناش کے بے جان ہوتے وجود کو دیکھ رہا تھا۔باہر نکل کے فائر گیا مگر وہ گاڑی زن سے آگے بڑھ چکی تھی۔عارش ہوش سے بیگانہ زرناش کو تھپتپا رہا تھا۔اس کے جسم سے بہتا خون عارش کو مسلسل اذیت دے رہا تھا۔اسے لگا اس کے جسم سے کسی نے اس کے روح کو تکلیف پہنچائی ہو۔ایک ہاتھ سے ریش ڈرائیو کرتا اور دوسرے ہاتھ سے زرناش کے زخمی

All Rights Reserved by Novels lounge

وجود کو اپنے ہاتھ سے سنبھالے ہوئے تھا۔اس کی آنکھیں تکلیف سے بند ہو رہی تھیں۔اسی ہاتھ سے کال ملائی۔آنکھ سرخ ہو رہی تھی۔اپنی نہیں زرناش کی تکلیف سے اسے اپنے سامنے تڑپتے دیکھنا ایک تکلیف دہ عمل تھا۔

"ہاں عثمان!اٹیک ہوا ہے ہم پر۔ہاں میں ٹھیک ہوں مگر۔۔"ایک نظر زرناش پر ڈالی۔بولنے میں دقت ہو رہی تھی۔"زرناش۔۔زرناش ٹھیک نہیں ہے۔تم ڈیڈ کو بتا دینا۔مجھ میں ہمت نہیں ہے۔ہاں میں ہاسپٹل جا رہا ہوں۔"کال بند کر کے اب وہ تیزی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔اپنا نہیں بتایا اس نے کیونکہ اپنی تکلیف کا احساس کب تھا اسے۔اس کی تو جان زرناش میں اٹکی تھی۔وہ جیسے ہی ہاسپٹل پہنچا زرناش کو باہوں بھر لیا۔جب کے خود کا ہاتھ خون سے لپٹا ہوا تھا۔

عثمان ناعمہ اور حسان بھی پہنچ چکے تھے۔

"عارش!پاگل ہو گئے ہو۔اپنی حالت دیکھو۔"وہ بغیر کسی کو کچھ کہے ہاسپٹل سے باہر جا رہا تھا۔اس کا بہت خون بہ چکا تھا۔وہ بھی روم میں ایڈمیٹ تھا۔مگر سب کچھ

All Rights Reserved by Novels lounge

نکال کے وہ ہاسپٹل سے باہر تھا۔ عثمان اس کے پیچھے تھا مگر وہ کب کسی کی سن رہا تھا۔ عجیب سا ہی روّیہ تھا بلکل چپ۔ ناعمہ اور حسان نے بہت کچھ پوچھا۔ کہا۔ مگر وہ سن کب رہا تھا۔ وہ تو بس انتہائی نگہداشت میں موت اور زندگی سے جنگ لڑتی زرناش کو ہی دیکھ رہا تھا۔ اس کی آتی جاتی سانسیں سن رہا تھا۔ کچھ یاد نہیں رہا تھا۔ یاد تھا تو بس اتنا کہ زرناش موت کے قریب تھی۔ وہ اب گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔ عثمان نے بھی اس کے پیچھے گاڑی نکالی مگر وہ آج سب کو مات دیتا ہوا آگے نکل گیا اور اسی کلب کے پاس پہنچا جہاں میر شاہ جاتا تھا۔ عارش کو علم تھا کہ وہ یہیں ہو گا۔ اس نے گاڑی روکی ہی تھی کہ میر شاہ ڈگمگاتا ہوا وہاں سے نکل رہا تھا۔ عارش نے اپنی گن اٹھائی اور جب چیک کیا تو وہ خالی تھی۔ "شٹ۔۔" لب بھینچے گاڑی سٹارٹ کی۔ میر شاہ کی گاڑی بھی سٹارٹ ہو چکی تھی مگر وہ اس وقت ہوش میں نہیں تھا۔ اسے عارش نظر نہیں آیا۔ عثمان نے اسے گاڑی سٹارٹ کرتا دیکھ کر سکون کا سانس لیا مگر آگے دیکھ کر اس کی جان نکل گ ئی عارش نے میر شاہ کی گاڑی کو بری طرح ہٹ کیا تھا۔ میر شاہ جو پہلے ہی ہوش میں نہیں تھا ایک خطرناک ٹکر سے اس کے ہاتھ سے سٹرینگ چھوٹا اور گاڑی اڑتی ہوئی بہت دور جا کے گری۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"شٹ۔۔" عثمان باہر نکلا۔ عارش کو باہر نکالا۔ اپنے ساتھی کو اس کی گاڑی پکڑائی اور اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنی گاڑی میں بیٹھا۔ وہ اپنے ہوش میں نہیں تھا۔ اسے صرف زرناش کا خون نظر آ رہا تھا۔ ہر جگہ۔۔

"آر یو میڈ؟؟ تم جانتے ہو۔ تم نے کیا کیا ہے؟؟" عثمان چیخ رہا تھا۔ مگر عارش کون سا سن رہا تھا۔ اچانک اس کی نظر پڑی۔ تو وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

اوہ شاید اس نے اپنی ساری طاقت صرف کر دی تھی۔ بہت خون بہ چکا تھا مگر اس نے خود کو ہوش میں رکھا۔ صرف بدلہ لینے کے لیے۔

عثمان افسوس سے اسے دیکھ رہا تھا۔ جانے دلاور شاہ کیا کرتے اپنے بیٹے کی حالت دیکھ کر۔ اس سے حقیقتاً اپنے دوست کی حالت رلا رہی تھی۔ اس کی دیوانگی نے اسے ہولا دیا تھا۔ اگر زرناش کو واقعی کچھ ہو گیا تو۔۔۔ عثمان اس سے زیادہ نہیں سوچ سکا۔ جلدی سے ہاسپیٹل پہنچایا۔ جہاں ناعمہ کی حالت الگ خراب تھی۔ ایک طرف بیٹی جیسی بہو زندگی موت کے درمیان تھی اور دوسری طرف اکلوتا بیٹا جانے کہاں چلا گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

عارش کو بے ہوشی کی حالت میں دیکھ کر ان کی چیخیں نکل گ ئی۔ حسان صاحب نے انہیں سنمبھالا۔ وہ ہی تھے جنہوں نے خود پر قابو پایا تھا۔ عارش کو فوری طبی امداد دی گ ئی۔ زیادہ خطرناک بات نہیں تھی۔ صرف خون زیادہ بہنے کی وجہ سے بے ہوشی ہوئی تھی۔ اس کی ڈریسینگ کر دی گ ئی تھی۔ اب وہ ہوش میں تھا مگر اب بھی کیفیت پہلے جیسی تھی۔ زرناش کے پاس جانا ہے۔ اسکے علاوہ کچھ نہیں۔ سپاٹ سا چہرہ بنا کے انتہائی نگہداشت کے پاس بیٹھا تھا۔ ہاتھ میں پٹی بندھی تھی۔ زرناش کا آپریشن ہو رہا تھا۔ سب دعامیں مصروف تھے۔ عارش سپاٹ سا بیٹھا ایک ٹک سامنے دیکھ رہا تھا۔۔ کہ ڈاکٹر باہر نکلے۔

"مریض کا آپریشن کامیاب ہو گیا مگر کمر میں لگنے والی گولی پیرالائز بھی کر سکتی ہے۔ ابھی کچھ کہہ نہیں سکتے۔ اگلے 24 گھنٹے بہت اہم ہیں۔"

زرناش کو ہوش ابھی نہیں آیا تھا۔ حسان اور ناعمہ کو سمجھ نہیں آیا۔ اس خبر پہ خوش ہوں یا دکھی۔ جب کہ عارش یوں ہی سپاٹ سا بیٹھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اللہ! میری بچی کو کچھ نہ ہو۔" حسان صاحب کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

اللہ اچانک عارش چونکا۔ ہاں اللہ۔ دور کہیں فجر کی اذان ہو رہی تھی۔ وہ اچانک اٹھا۔ عثمان پھر اسکے پیچھے مگر اسے مسجد میں جاتا دیکھ کر سکون کا سانس لیا۔ وہ اب تک وہیں تھا۔ اس نے ناعمہ اور حسان کو عارش کی حرکت کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ کیونکہ وہ پہلے ہی پریشان تھے۔ ناعمہ تو رو رو کے ہلکان ہو چکی تھیں۔ مسلسل جائے نماز بچھائے دعامیں مصروف تھیں۔

"کہاں گیا عارش؟" حسان صاحب نے تھکن زدہ لہجے میں پوچھا۔ "مسجد گیا ہے۔" عثمان نے دھیمے سے لہجے میں جواب دیا۔ حسان صاحب گہری سانس لی اور وہیں بیٹھ گئے۔ ایک طرف زرناش تو دوسری طرف عارش۔ اس کا روّیہ انہیں بہت خوف ناک لگ رہا تھا۔ بلکل سرد اور خاموش۔

"یا اللہ! رحم کرنا۔" وہ دعا گو تھے۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

All Rights Reserved by Novels lounge

"ایک کام کہا تھا۔وہ بھی ڈھنگ سے نہیں ہو سکا تم لوگوں سے۔" دلاور شاہ دھاڑ رہے تھے۔

"اس کی بیوی کو مار کے کونسا تیر مار لیا تم لوگوں نے۔وہ اور بھوکا شیر بن جائے گا۔اس کے سینے میں گولی اتارنے کا کہا تھا۔دفعہ ہو جاؤ۔چلے جاؤ یہاں سے۔تم سب کو گولیوں سے اڑادونگا۔ سمجھے تم لوگ۔" اب وہ پریشان سے کمرے کے گرد چکر لگا رہے تھے۔ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ خود جا کر عارش کو گولیوں سے اڑادیں۔اچانک ان کا فون بجا۔

"مٹّھل !کال اٹھاءواور جو بھی ہو کہہ دینا۔میں آرام کر رہا ہوں۔" مٹّھل نے کال اٹھالی۔اب مکمل بات کرنے کے بعد وہ دلاور شاہ کو دیکھ رہا تھا۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔اتنی روح فرسا خبر دلاور شاہ کو کیسے سنائے۔

"کیا ہوا؟ مٹّھل ؟کس کی کال تھی ؟تم ہاسپیٹل کا کیوں پوچھ رہے تھے ؟" ایک انجانے خوف سے ان کی آواز کانپ رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سائیں !میر شاہ کا ایکسیڈینٹ ہوا ہے۔ڈرنک کرنے کی وجہ سے۔"ہاسپٹل سے کال تھی۔دلاور شاہ کے پیروں سے زمین نکل گئی۔

"کہاں ہے میر ؟لے کے چلو مجھے۔"وہ اپنے ہوش میں نہیں تھے۔"سائیں سنمبھالیں خود۔"کو مٹّھل نے ان کو سنمبھالا۔

اب وہ ہاسپٹل میں تھے۔جہاں میر شاہ کو بہت بری حالت میں لایا گیا تھا۔سب یہی سمجھ رہے تھے کہ ڈرنک کرنے کی وجہ سے اس کی گاڑی ٹکرا گئی کیونکہ گاڑی کی حالت اتنی بری تھی کوئی بھی اندازہ لگانا مشکل تھا۔وہ انتہائی نگہداشت میں اکلوتے بیٹے کو مرتا ہوا دیکھ رہے تھے۔

انسان اپنے معاملے میں اتنا خود غرض کیوں ہو جاتا ہے کچھ دیر پہلے ہی وہ دوسرے کے بیٹے کو اسی جگہ دیکھنا چاہتے تھے۔جہاں آج انکا بیٹا ہے مگر اب تک انہیں اس بات کا احساس بھی نہیں ہوا تھا۔ہم انسان دوسروں پر ظلم کرتے وقت خدا کو کیوں بھول جاتے ہیں۔خدا کی لاٹھی بے آواز ہے۔جب انسان کو اللہ دولت شہرت اور طاقت

All Rights Reserved by Novels lounge

دیتا ہے۔ تو انسان خود کو خدا سمجھ بیٹھتا ہے۔ لیکن آج وہ بے بسی کی تصویر بنے اپنے اکلوتے بیٹے کو مشینوں سے جکڑا ہوا دیکھ رہے تھے۔ اور ان کی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہا تھا۔ جو دوسروں کو خون کے آنسو رلاتا تھا۔ وہ آج خود رو رہا تھا۔

اللہ میرے بیٹے کو بچا لے۔

کتنی عجیب بات ہے نا۔ جس نے پوری زندگی خدا کو نہیں مانا۔ وہ آج اسی خدا سے فریاد کر رہا تھا۔ کل تک وہ یہی سمجھتے تھے۔ یہ طاقت دولت ان کی محنت کی بدولت ہے اور انہوں نے خود حاصل کی اور آج وہ دولت اور طاقت کے ہوتے ہوئے بھی اپنے بیٹے کے لیے کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ صرف دعا کے۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

دعا تو عارش بھی مانگ رہا تھا۔ گڑ گڑا رہا تھا۔ رو رہا تھا۔ فریاد کر رہا تھا۔ وہ مسجد میں بیٹھا نماز پڑھ کر اب دعا کرنے بیٹھا تو اس کے آنسو نہیں رک رہے تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

یااللہ !میری زندگی لے لیں مگر اسے بچالیں۔اللہ پاک وہ تو معصوم تھی۔اس کا تو قصور بھی نہیں تھا۔میری وجہ سے وہ تکیف میں ہے۔یہی چھبن اسے رلا رہی تھی کہ عارش کی وجہ سے زرناش کو تکلیف سہنی پڑ رہی تھی۔اللہ اسے کچھ نہ ہو۔رو رو کر جب وہ تھک گیا۔تو اٹھ گیا مگر اب دل میں ایک سکون سا اتر گیا تھا۔پہلے والا سردپن ختم ہو چکا تھا۔رو کے دل ہلکا ہو چکا تھا۔اب وہ سکون محسوس کر رہا تھا اور اللہ سے مانگ کے دل مطمعین ہو چکا تھا۔اب وہ ہاسپیٹل جا رہا تھا۔صبح کی روشنی نکلنی شروع ہو چکی تھی۔اندھیری اور خوف ناک رات ڈھل چکی تھی۔

"ڈیڈ اب آپ اور مما جا کے آرام کر لیں۔میں ہوں یہاں پر۔"اب وہ حسان صاحب کے پاس تھا۔حسان صاحب نے بیٹے کو نارمل حالت میں دیکھ کر سکون کا سانس لیا۔وہ جانا نہیں چاہتے تھے مگر ناعمہ کی حالت دیکھ کر انہوں نے جانے کا فیصلہ کیا وہ بلکل نڈھال ہو چکی تھیں۔

وہ دونوں گھر جا چکے تھے۔عارش تھکا ہوا بینچ پر بیٹھ گیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"عارش حوصلہ کرو۔اب میں جارہاہوں۔دیکھتاہوں حالات کیسے ہیں۔پتانہیں میر شاہ زندہ بھی ہے یانہیں۔دلاور شاہ کو اگر کچھ بھی پتا چل گیاتو ہنگامہ کھڑا کردے گا۔"

عثمان کی بات سے رات کے تمام واقعات اسے یاد آگ ئے کہ کیسے اس نے میر شاہ کی گاڑی کو ہٹ کیا۔ایک کرب اس کے چہرے پر لہرا گیامیر اور دلاور کانام یاد کر کے۔ عثمان جاچکا تھا۔اب وہ اکیلا تھا۔ڈاکٹر نے آکر کہا۔

" آپ دیکھ سکتے ہیں ان کو مگر وہ ہوش میں نہیں ہیں۔"عارش اندر آگیا۔جہاں وہ مشینوں میں جکڑی سکون سے آنکھیں بند کی ئے تھی۔اس بات سے بے خبر کہ اس کی جان کسی کے لی ئے کتنی اہم ہے اسے اس حالت میں دیکھ کر عارش کی آنکھیں پھر برسنے لگی تھیں۔

"تم ایسا کیوں کر رہی ہو میرے ساتھ؟،ابھی تو مجھے تم سے اظہار کے خوبصورت الفاظ بھی کہنے تھے۔ابھی تو مجھے تم سے بہت سے وعدے کرنے تھے۔ابھی ہمیں ایک ساتھ بہت دور تک چلنا تھا۔اتنی جلدی ہار کیسے مان سکتی ہو تم؟میں تمھاراانتظار کر رہا ہوں۔مجھے پتاہے تم اٹھو گی۔"اسکااس طرح کہنا۔وہاں موجود نرس اورڈاکٹر کو اشک

All Rights Reserved by Novels lounge

بار کر رہا تھا۔ نرس حیران تھی اتنا خوب رو شخص کا اس عام سی لڑکی کے لیے رویہ اسے رشک میں مبتلا کر رہا تھا۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

دلاور شاہ جو صبح عارش کے مرنے کی خبر سننا چاہتے تھے۔ آج ہر نیوز چینل چیخ چیخ کے ایک ہی خبر سنا رہا تھا۔

"مشہور سیاست دان دلاور شاہ کے بیٹے کا ڈرنک کی حالت میں ایکسیڈینٹ۔ دلاور شاہ اکلوتے بیٹے کے غم میں نڈھال۔ ہم آپ کو بتاتے چلیں کہ اس بار میر شاہ بھی الیکشن میں حصّہ لے رہے تھے۔ کیا ان کی اس حالت کے بعد وہ دوبارہ سیاست میں ان ہو سکیں گے؟"

کسی کو بھی ان کے غم کی پرواہ نہیں تھی۔ ہر کوئی صرف یہ جاننے کے تجسس میں تھا کہ میر شاہ کو کچھ بھی ہوا تو دلاور شاہ کی سیاست کس حد تک متاثر ہو گی؟ دلاور شاہ کے

All Rights Reserved by Novels lounge

پاس میڈیا کا ایک جم غفیر تھا۔ سب کے ہاتھ ایک چٹ پٹی خبر آئی تھی کہ میر شاہ ڈرنک کرتا ہوا گاڑی چلا رہا تھا۔

دلاور شاہ کچھ گھنٹوں میں ہی نڈھال ہو چکے تھے۔ وہ کسی کے بھی سوال کے جواب دینے کی حالت میں نہیں تھے۔ میڈیا خود قیاس آرائی کرتا رہا۔۔ یہاں تک کے کچھ چینل میر شاہ کے کارنامے بھی دیکھانے لگا تھا۔ دلاور شاہ زبان میں قفل ڈالے بیٹھے تھے۔ انہیں ابھی کچھ ہوش نہیں تھا۔ میڈیا جو ان کے رعب سے ڈرتا تھا۔ آج ان کی خاموشی میں شیر بنا بیٹھا تھا۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

زبیر بلال عانیہ اور زوہاب بھی ہاسپٹل پہنچ چکے تھے اور عارش کا حوصلہ باندھ رہے تھے۔ عانیہ کی بھی زرناش کی یہ حالت دیکھ کر چیخ نکل گ ئی تھی۔ کل تک یہ معصوم لڑکی کتنی خوش تھی۔ زبیر بلال اور زوہاب عارش کے پاس تھے۔ ان کے پاس الفاظ

All Rights Reserved by Novels lounge

نہیں تھے مگر عارش کا ان کو دیکھ کر حوصلہ بڑھا تھا۔اس کے پاس بہت سے لوگ تھے۔جو اس کے اپنے تھے اس کے ساتھ کھڑے تھے۔

ایک طرف دلاور شاہ ہاسپیٹل میں تن تنہا اکیلے بیٹے کی بے بسی دیکھ رہے تھے۔کوئی بھی ان کو دلاسہ دینے نہیں آیا۔میڈیا بھی چیخ چیخ کر ہلکان ہو چکا تھا۔اب سب ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔کسی کو پرواہ نہیں تھی۔وہ سوچوں میں گھرے بیٹھے تھے کہ ڈاکٹر نے جان لیوا خبر سنائی۔

"معجزہ ہو گیا ہے دلاور شاہ۔جو آپ کا بیٹا زندہ ہے مگر سوری ہم ان کی ٹانگوں کو نہیں بچا سکے۔اب یہ اپنے پیروں پر کبھی کھڑے نہیں ہو سکیں گے۔"ڈاکٹر جا چکا تھا مگر دلاور شاہ کا ذہن وہیں اٹک چکا تھا۔کہ ان کا بیٹا ہمیشہ کے لیے معذور ہو چکا ہے۔

دوسروں کی اولادوں کو موت کے گھاٹ اتارنے والے کو آج اپنے ہی بیٹے کی تکلیف تڑپا رہی تھی۔دوسروں کے لیے پتھر جیسا شخص اپنے بیٹے کے لیے پگھلا ہوا موم بن گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

میر شاہ وہیں بیٹھ کر دھاڑے مار کے رونے لگے۔خود کو طاقت ور سمجھنے والا شخص بے بسی کی جیتی جاگتی تصویر بنا تھا۔اردگرد کے لوگ رحم کی نظر اس شخص پر ڈال کے آگے بڑھ رہے تھے۔جو دنیا کا کمزور ترین شخص لگ رہا تھا۔

-----------☆----------------☆----------------

عارش مسلسل ہاسپٹل میں موجود تھا۔جب کہ نائمہ اور حسان بھی آچکے تے۔

"کچھ کھالو عارش!کل سے کچھ نہیں کھایا تم نے۔"زبیر عارش کے لیئے سینڈوچ لے کر آیا تھا۔نائمہ اور حسان کو زبردستی کھلا کر اب اس کو کھلانے پر بضد تھا مگر عارش کے حلق سے کچھ نہیں اتر رہا تھا۔وہ کیسے کھالیتا۔اسے بولنا بے کار تھا۔اتنی ہی دیر میں۔۔ "ڈاکٹر"نرس زرناش کے روم سے بھاگتی ہوئی ڈاکٹر کو بلانے گ ئی یہ دیکھ کر سب کی جان اٹک گ ئی۔ڈاکٹر فوراً کمرے میں گ ئے لیکن جب واپس آئے تو ان کے جملے سے پہلے ہی پیشنٹ 24 hour سے سب کے چہروں پر خوشی دوڑ گ ئی"مبارک ہو۔

All Rights Reserved by Novels lounge

کو ہوش آگیا ہے۔اب ان کی جان خطرے سے باہر ہے۔ہاں مگر کمر میں گولی لگنے کی بنا پر ان کو چلنے میں ابھی تھوڑی مشکل ہوگی۔مگر یہ ان پر ہے اور فیملی پر کہ کتنی جلدی ریکور کرتی ہیں۔"وہ لوگ اجازت لے کر کمرے میں ملنے گۓ مگر عارش نہیں گیا۔ اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔وہ سیدھا مسجد گیا شکرانے بھی تو ادا کرنے تھے۔جس سے مانگا تھا۔جس نے اس کی سن لی تھی۔اب تشکر کے آنسو تھے جو نہیں رک رہے تھے۔

کمرے میں ہر فرد کے چہرے سے خوشی چھلک رہی تھی۔اتنی محبتیں دیکھ کر اس کی آنکھیں خوشی سے نم ہوگئیں لیکن نگاہیں کسی کو تلاش کر رہی تھیں۔سب جا چکے تھے رات ہونے کو آئی تھی۔ناعمہ بیگم اس کے پاس ہی تھیں۔ابھی بھی وہ سوپ لے کر آئی تھیں۔وہ عارش کا پوچھنا چاہتی تھی مگر ایک جھجک سامنے آرہی تھی۔دل الگ اداس ہورہا تھا۔سب تو کہہ رہے تھے عارش کے دل کی حالت بہت خراب تھی۔اسے یاد آرہا تھا۔زبیر کتنا تنگ کررہا تھا اسے۔"بھابھی آپ نے میرے دوست کو بلکل مجنوں بنا دیا۔"سب ہنس رہے تھے کہ عارش کس طرح پاگل ہورہا تھا اس کے لیۓ۔

All Rights Reserved by Novels lounge

وہ فخر محسوس کر رہی تھی مگر اب لگ رہا تھا کہ شاید سب اسے بہلا رہے تھے۔عارش کو تو اس کی فکر ہی نہیں تھی۔

"کیا سوچ رہی ہو بیٹا؟بس کچھ دن میں ہی تم گھر چلو گی۔" نائمہ بیگم پیار سے اس سے کہہ رہی تھیں اور اس کے آنسو تھے کہ نکلنے کے تیار تھے۔عارش کی بے رخی اسے رلا رہی تھی۔

"اچھا میں نماز پڑھ کے آتی ہوں۔" وہ جا چکی تھیں۔زرناش کی آنکھیں بند ہونے لگی۔وہ غنودگی میں چلی گئی۔کچھ ہی دیر میں اسے چاروں طرف خوشبو محسوس ہوئی۔اس نے آنکھیں کھولی تو دیکھا بیڈ کے چاروں طرف تازہ پھولوں کے گل دستے اور وش کارڈ تھے۔ہر پھول کے گل دستے میں کارڈ تھے۔پہلے اس نے چاروں طرف نگاہیں کی کہ کون آیا تھا یہاں۔اس نے کارڈ اٹھایا تو وہ کوئی لفافے کی شکل میں تھا مگر جب کھولنے لگی تو پرت در پرت وہ کھلتا گیا اور چاروں طرف چھوٹے چھوٹے لفافے بنے تھے۔جیسے ہی وہ جس لفافے کو کھولتی اس میں سے اس کی ہر موقعے پر لی گئی تصویر نکلتی۔اوہ!وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر خوشگوار حیرت سے ہر تصویر کو دیکھ رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

یہ تصویریں کب لی گئی۔ اسے پتا نہیں چلا ایک میں وہ لان میں کتاب پڑھ رہی تھی اور ایک اس کا مسیج پڑھ کر جب وہ مسکرائی تھی اور ایک وہ ٹی وی دیکھ رہی تھی۔ اداس سی اور کچھ عانیہ کی منگنی والے دن کی شرماتی ہوئی، دوپٹہ سیٹ کرتی ہوئی، اپنے بالوں کو پیچھے کرتی ہوئی۔ اف ہر ایک لمحے کی تصویر تھی۔ اس کے دل کے دھڑکن اچانک تیز ہوئی تھی۔ لبوں پر کھلتی کوئی مسکراہٹ تھی اور کارڈ کے پیچھے لکھا تھا۔

"میری زندگی اب جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ کیونکہ تمھارے بغیر تمھارا یہ پاگل شوہر اب نہیں رہ سکتا۔ سوری مائی ڈیئر وائف میں ملنے نہیں آ سکا۔ اب رخصتی میں ہی ملاقات ہوگی میونکہ میں جانتا ہوں اگر ابھی تم کو دیکھا تو میں اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکونگا۔ اپنا خیال رکھنا۔" اف وہ تحریر پڑھ کر گلنار ہو گئی اور کارڈ کو سینے سے لگا لیا۔ مسکراہٹ نے چہرے کا احاطہ کر لیا تھا۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

All Rights Reserved by Novels lounge

مثھل نے بہت مشکل سے دلاور شاہ کو سنبھالا۔ وہ میر شاہ سے ملنے گ ئے تو اس کی حالت بہت خراب تھی۔ سر بھی پٹّی سے مکمل جکڑا تھا۔ آنکھوں کے پاس بھی زخم تھے۔ خوبصورت چہرہ بگڑ کر ہیبت ناک منظر پیش کر رہا تھا۔ دلاور شاہ کے ایک بار پھر آنسو نکل گ ئے۔ جب کہ میر شاہ پر دورے پڑ رہے تھے۔ وہ خود کی اس حالت کو قبول نہیں کر پا رہا تھا۔ ہاتھوں سے ہر چیز اٹھا کر پھینکتا، چیختا کہ پورا اسٹاف جمع ہو جاتا۔ اسے قابو کرنا بہت مشکل ہوتا جا رہا تھا۔ ڈاکٹرز نے ہاسپٹل سے چھٹّی دے دی تھی کیونکہ وہ ہاسپٹل کے اسٹاف کو نقصان پہنچا رہا تھا۔ دلاور شاہ اکلوتے بیٹے کے اس غم میں نڈھال ہو چکے تھے۔ اب نہ سیاست میں حصّہ لیتے نہ کسی چیز میں۔ انہوں نے اپنے عہدے سے استعفیٰ لے لیا تھا۔ صرف بند کمرے میں پڑے رہتے اور میر شاہ ایک میل نرس کے رحم و کرم میں چیختا رہتا۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

زرناش ہاسپٹل سے عانیہ کے گھر آئی تھی۔ کیونکہ رخصتی کی تاریخ طے ہو چکی تھی۔ رخصت ہو کر وہ حسان کے گھر آتی۔ عارش سے اب تک ملاقات نہیں ہوئی تھی لیکن

All Rights Reserved by Novels lounge

روزوش کا رڈلازمی ملتا۔اس کو چلنے میں اب بھی مشکل ہوتی۔وہیل چیئر میں ہوتی یا کسی کے سہارے زرا کھڑی ہو جاتی۔زیادہ چلنا مشکل تھا اس کو۔اس بات کا کسی نے احساس ہونے ہی نہیں دیا۔بھلے سے یہ وقتی تھا مگر وہ پریشان ہوتی بھی تو کوئی نہ کوئی اس کے پاس ہوتا کہ اسے سوچنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔عانیہ تو اس کے پاس ہی تھی۔ بلال اور زبیر بھی دن کا زیادہ تر حصّہ اس کے ساتھ ہی گزارتے۔ کبھی تینوں کی لڑائی ہوتی۔ کبھی تینوں ماضی کو لے کر بیٹھ جاتے۔ کبھی کسی کی شامت آتی۔ کبھی کسی کی۔وہ ہنس ہنس کر پاگل ہو جاتی اور عانیہ اس کی مسکراہٹ کو موبائل کے کیمرے میں قید کر لیتی اور عارش کو واٹس ایپ پر بھیج دیتی تھی اور عارش کا اس کی ہر تصویر کو اپنے ذہن میں نقش کر لیتا۔اس طرح رخصتی کا دن آ پہنچا۔زرناش مہرون اور فان کلر کے لہنگے میں واقعی کوئی نازک سی پری لگ رہی تھی۔تو دوسری طرف عارش بھی ہلکی سرمئی کلر کی شیروانی میں غضب ڈھا رہا تھا۔جب زرناش کو سٹیج پر لے کر آیا گیا تو عارش لمحے کے لیۓ سب کچھ بھول گیا۔کتنے دن بعد دیکھ رہا تھا دشمن جاں کو اور اتنی حسین لگ رہی تھی کہ نظر ہٹانا مشکل تھا۔اس نے بڑھ کر زرناش کو تھاما۔کوئی نہیں پہچان سکا کہ زرناش کو چلنے میں مشکل ہو رہی ہے۔وہ سائے کی طرح ساتھ ساتھ تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

اس کے۔ آج لگ رہا تھا جیسے زرناش اور عارش بنے ہی ایک دوسرے کے لیے ہیں۔ دونوں ایک ساتھ اچھے لگ رہے تھے۔ دونوں ایک دوسرے کے بغیر ادھورے تھے۔

"میری زندگی بننے کا بہت شکریہ۔" اس کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا وہ سیدھا ہوا۔ زرناش کو لگ رہا تھا اس کی زندگی مکمل ہو گئی۔ شاید خدا نے بہت زیادہ نواز دیا تھا۔ وہ جتنا شکر ادا کرتی کم تھا۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

پانچ سال بعد

"مسز عارش! آپ کب تک فری ہو نگی؟" وہ کلاس لے کر باہر نکل رہی تھی کہ عارش کے میسج سے اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

"آپ کے لیے تو میں ہمیشہ فری ہوں مسٹر عارش۔" مسکراہٹ کے ساتھ جواب دے کر۔ وہ اب کالج سے نکل رہی تھی۔ جانتی تھی وہ گیٹ پر ہو گا۔ زرناش ایک کالج

All Rights Reserved by Novels lounge

میں لیکچرار تھی۔ ایسا صرف اس لیے کیا تھا تاکہ زرناش کے اندر اعتماد پیدا ہو۔ عارش چاہتا تھا اس کے غیر موجودگی میں بھی وہ ہر حالات کا سامنہ کر سکے۔ وہ گھبرائی سی لڑکی آج عارش کے ساتھ پر اعتماد سی پوری دنیا میں سر اٹھا کے جی رہی تھی۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم۔" سلام کرتی جیسے ہی اگلی سیٹ پر بیٹھی۔ ویسے ہی کسی نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے۔

"مجتبیٰ بیٹے! آپ ہیں۔ مما نے پہچان لیا۔" اب اس نے مسکرا کر اپنے چار سالہ بیٹے کے ہاتھ چومے۔

"پاپا! مما نے پھر پہچان لیا۔" اب وہ خفا سا بیٹھ چکا تھا۔ عارش اور زرناش اس کی حرکتوں پر مسکرا رہے تھے۔

"میری پرینسز کہاں ہے؟ "

"وہ اپنی دادی اور دادا کے ساتھ آپ کے لیے سرپرائز کیک بنا رہی ہے۔ "

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہاہاوہ میرے لیے کیک بنائے گی۔"زرناش ہنس رہی تھی۔

"پاپا! یہ سرپرائز تو نہیں ہوا۔ آپ نے بتادیا۔ "

"بلکل میرا اچا! تمھارے پاپا کا سرپرائز ایسا ہی ہوتا ہے۔"

"دونوں ماں بیٹے مل گ ئے۔ گھر چلو میری پر ینسز میرا ساتھ دے گی۔"تینوں ہنس رہے تھے۔ گھر آچکا تھا۔ جیسے ہی زرناش نے قدم رکھے چاروں طرف پھول کی بارش ہوگئی۔

"ہیپی برتھ ڈے ٹویو۔"عارش بھی ان کے ساتھ مل گیا زرناش کی آج برتھ ڈے تھی۔ عانیہ بھی زوہاب کے ساتھ موجود تھی۔ جب کے دوسالہ مسفرہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے کیک کھلا رہی تھی۔ ناعمہ اور حسان خوشی سے اپنی خوبصورت فیملی کو دیکھ رہے تھے۔ زرناش اور عارش ساتھ کھڑے تھے اور عارش کی سرگوشی آج بھی جاری تھی۔ گزرے وقتوں نے دونوں کی محبت کو اور بڑھادیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

سچ کہتے ہیں جو ہماری قسمت میں ہوتا ہے وہ ہمیں مل کے رہتا ہے۔ ہم کسی کو اپنی مرضی سے حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر انسان کو اس کے نصیب کا ملتا ہے۔ دولت بھی، شہرت بھی۔ سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ دیتا ہے تو واپس بھی لیتا ہے۔

تمام شد💔

All Rights Reserved by Novels lounge